



ISLAMIAH WOMEN'S ARTS AND SCIENCE COLLEGE

Permanently Affiliated to Thiruvalluvar University
Recognized by UGC under sections 2(f) and 12(B) of the UGC Act 1956
Accredited with "B" Grade by NAAC

Approved by the Government of Tamil Nadu
Phone: 04174-235266 Email: principalwcc@gmail.com
www.islamiahwomensartsandsciencecollege.com

3.3.3

**NUMBER OF BOOKS AND CHAPTERS IN
EDITED VOLUMES/BOOKS PUBLISHED
AND PAPERS PUBLISHED IN
NATIONAL/ INTERNATIONAL
CONFERENCE PROCEEDINGS PER
TEACHER DURING YEAR**



ISLAMIAH WOMEN'S ARTS AND SCIENCE COLLEGE

Permanently Affiliated to Thiruvalluvar University
Recognized by UGC under sections 2(f) and 12(B) of the UGC Act 1956
Accredited with "B" Grade by NAAC

Approved by the Government of Tamil Nadu
Phone: 04174-235266 Email: principalwsc@gmail.com
www.islamiyahwomensartsandsciencecollege.com

Books and chapters in edited volumes/books published and papers published in national/ international conference proceedings per teacher during year

S NO	NAME OF TEACHER	TITLE	NAME OF THE BOOK
1	NADHIRA BEGUM	URDU MEIN INSHAPARDAZI-MASAAIL O IMKANAAT	RASHEED AHMED SIDDIQUI KI MAZAH NIGARI
2	NADHIRA BEGUM	EAKKISWEEN SADI AUR FIKR-E-IQBAL	ALLAMA IQBAL KA TASA WUR MARD-E MOMIN
3	NADHIRA BEGUM	URDU ADAB KE FAROUG MAI MAZHABI ADAB KA KIRDAR	MUSSADASHALI KA MAZHABI TANAZUR
4	S.G.ANISA BEGUM	URDU MEIN INSHAPARDAZI-MASAAIL O IMKANAAT	KHAWAJA HASAN NIZAMIKI INSHA PARADAZI-EK JAYEZA
5	S.G.ANISA BEGUM	EAKKISWEEN SADI AUR FIKR-E-IQBAL	EAKKISWEEN SADI MEIN NAUJAWANO KE LIYE FIKR E IQBAL KI AHMIYAT O ZAROORAT
6	S.G.ANISA BEGUM	MAHNAMA KHAWATEEN DUNIYA	TAMIL ADAB KESHAKAR KAVI KO ABDULREHMAN
7	S.G.ANISA BEGUM	URDU ADAB KE FAROUG MAI MAZHABI ADAB KA KIRDAR	ALLAMA IQBAL KA ISLAMI FALSAFA EK MUKTHASAR JAYEZA
8	KAREEMUNISSA	EAKKISWEEN SADI AUR FIKR-E-IQBAL	ALLAMA IQBAL KA TASA WUR-E-TALEEM EAKKISWEEN SADI KE AAINE MEIN




Principal
Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

9	KAREEMUNISSA	URDU ADAB KE FAROUG MAI MAZHABI ADAB KA KIRDAR	NASEEM HIJAZI KE NAVOLOMEIN MAZHABI AQDAAR
10	SHAKILA BANU	EAKKISWEEN SADI AUR FIKR-E-IQBAL	ALLAMA IQBAL KA E QAUMIYAT EAKKISWEEN SADI KE TANAZUR MEIN
11	Dr.SUMATHI	MILLET'S FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS	SANGA ELAKKIYATHIL SIRU DHANIYATHIN PAYANPADUGAL
12	Dr.SUMATHI	MILLET'S IN WORLD LITERATURE	NALAM THARUM SIRU DHANIYANGAL
13	T.ANURADHA	MILLET'S FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS	AGANAANOOTRIL THINAI
14	E.MALA	MILLET'S FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS	SIRU DHANIYA SEIMURAI PAYIRCHI
15	DILSHATH	MILLET'S FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS	SIRU DHANIYANGAL PATTRIYA SANGACHITHIGAL
16	Dr.M.NAJMUN	MILLET'S FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS	NALMVAZHVIKURU SIRU DHANIYANGAL
17	HAJIRA BEGUM	MILLET'S FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS	ETTUTH THOGAIL SIRU DHANIYANGAL
18	T.KARPAGAM	MILLET'S FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS	SANGA ILAKKIYATHIL SIRU DHANIYANGAL
19	Dr.SHOBARANI G	APPLYING DEEP LEARNING AND TRANSFER LEARNING TECHNIQUES FOR IMPROVING ANIMAL INTRUSION DETECTION IN AGRICULTURE FARMS	2023 INTERNATIONAL CONFERENCE ON DATA SCIENCE, AGENTS & ARTIFICIAL INTELLIGENCE (ICDAAI)




Principal
Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

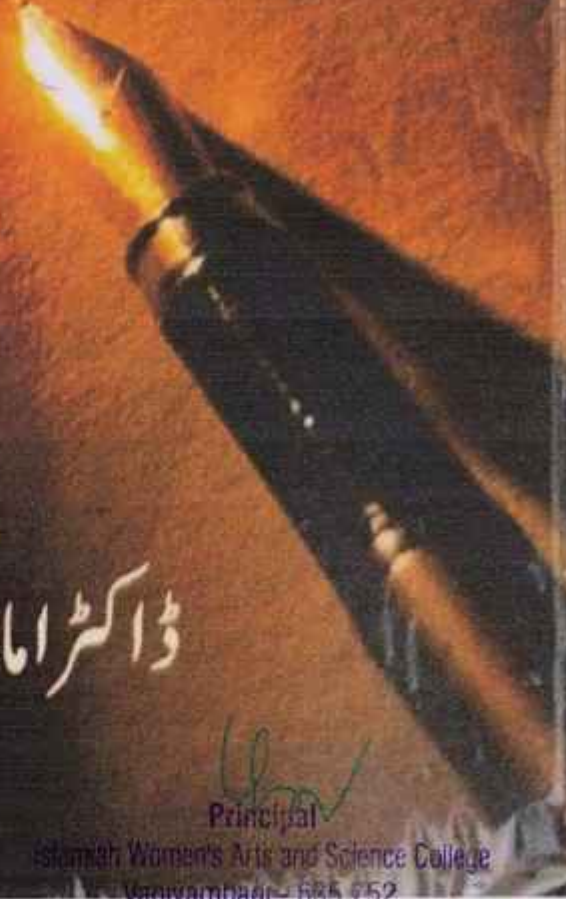
20	Dr.AAREIFA BASHEER	REVOLUTIONIZING THE ENGLISH CLASSROOM: THE IMPACT OF CONTEMPORARY TECHNOLOGIES	EXPLORING THE BOUNDLESS REALMS OF VIRTUAL REALITY : A GLIMSE INTO THE FUTURE
21	D.MAHALAKSHMI	PREPARING HR FOR THE FUTURE AI DRIVEN SKILLS DEVELOPMENT AND TRAINING INITIATIVES	A STUDY ON ORGANISATIONN CULTURE AND CLIMATE OF RUMANA LEATHER COMPANY IN AMBUR
22	D.MAHALAKSHMI	MODERN MANAGEMENT EQUIPPED WITH TECHNOLOGIES - MMET2K23	A STUDY ON EMPLOYEES SAFETY AND HEALTH HAZARDS OF LEATHER COMPANY WITH REFERENCE TO C.M.HUSSAIN MUBARAK& CO




 Principal
 Islamiah Women's Arts and Science College
 Vaniyambadi - 635 752.

اردو میں انشا پر دازی

روایت مسائل و امکانات



مرتب
ڈاکٹر امان اللہ ایم بی



Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 685 752.

© جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

Urdu Mein Inshapardazi : Masaail-o-Imkanaat

(Essay Writing in Urdu : Problems and Prospects)

by

Dr. Amanulla M.B.

E-mail: amaanmb@gmail.com

Year of Edition 2023

ISBN 978-81-19225-52-1

Price ₹ 400/-

اردو میں انشا پر دازی روایت مسائل وامکانات	:	نام کتاب
تحقیق	:	موضوع
ڈاکٹر امان اللہ ایم. بی	:	مرتب
۴۰۰ روپے	:	قیمت
۲۴۸	:	صفحات
۲۰۲۳ء	:	سنہ اشاعت
۵۰۰	:	تعداد اشاعت
روشان پرنٹرز، دہلی-۶	:	مطبع
	:	زیر اہتمام

Mohammad Basha Fathima Bi
Educational and Charitable Trust (MBFB Trust)
Chennai, Tamil nadu Email:mbfbtrust@gmail.com

ملنے کے پتے

☆ شعبہ عربی، فارسی و اردو، مدراس یونیورسٹی، مرینا کیسپس، چنئی-600005

☆ نذیر بک ڈپو، ٹریڈنگ ہائی روڈ، چنئی-600005

Published by

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

H.O. D1/16, Ansari Road, Darya Ganj, New Delhi-110002 (INDIA)

B.O. 3191, Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)

Ph: 41418204, 45678286, 45678203, 23216162

E-mail: info@ephbooks.com, ephindia@gmail.com

website: www.ephbooks.com



Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

- HOD
Zaidi
- اردو ادب میں انشاء پر دازی کا اجمالی جائزہ
- 127 ڈاکٹر سید تاج الہدیٰ -9
- 131 ڈاکٹر عبدالرحیم۔ اے۔ ملا -10 اردو میں انشاء پر دازی کی روایت
- 136 ڈاکٹر صالحہ صدیقی -11 صنف انشائیہ نگاری میں خواتین کی خدمات کا فکری و فنی مطالعہ
- 161 ڈاکٹر ناصرہ سلطانہ -12 انشائیہ نگاری فن اور اسلوب
- 165 محمد الیاس انصاری -13 مضمون نگاری فن اور اسلوب
- 169 مسرت حمزہ لون -14 مولانا ابوالکلام آزاد بحیثیت انشاء پرداز
- 176 بیس۔ جی۔ ایس۔ بیگم -15 خواجہ حسن نظامی کی انشاء پر دازی: مختصر جائزہ
- 181 ڈاکٹر شاہ جہاں بیگم -16 ڈاکٹر وحید کوثر کی انشاء پر دازی
- 190 ڈاکٹر محمد نصر اللہ خان -17 اردو انشاء پر دازی ایک جائزہ
- 194 نازیہ -18 ڈاکٹر فرزانه فرح کی انشاء پر دازی
- 199 شیخ سراج الدین -19 مولانا ابوالکلام آزاد کی غبار خاطر میں انشاء پر دازی
- 205 فوزیہ حبیب -20 اکبر زاہد کے افسانوں میں انشاء پر دازی
- 216 ڈاکٹر کے۔ ایچ۔ کلیم اللہ -21 اردو میں انشاء پر دازی کی روایات
- 223 ڈاکٹر شکیلہ گوری خان -22 خواجہ حسن نظامی بحیثیت انشاء پرداز
- 228 کے۔ نادرہ بیگم -23 رشید احمد صدیقی کی مزاح نگاری
- 232 محمد اشرف -24 ”نیرنگ خیال“ کا مختصر تعارف
- 235 اے۔ ایم۔ مسعودہ تسکین -25 علامہ شاکر ناظمی کی انشاء پر دازی
- 244 عائشہ صدیقہ جے -26 خطیب قادر بادشاہ۔ ایک منفرد انشاء پرداز



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

رشید احمد صدیقی کی مزاح نگاری

کے۔ نادرہ بیگم

صدر شعبہ اردو

اسلامیہ ویمنس آرٹس اینڈ سائنس کالج وانمباڑی

انشاپردازی کے ارتقا میں رشید احمد صدیقی کے اسلوب کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ان کی انشاپردازی اردو نثر کو نئی آب و تاب اور نیا رنگ و آہنگ عطا کیا۔ بالخصوص طنزیہ و مزاحیہ ادب میں رشید احمد صدیقی نے جو اسلوب اختیار کیا وہ اپنی فکری بصیرت اور فنی بصارت کے اعتبار سے غیر معمولی ہے۔ ان کی طنز و مزاح میں جتنی جدت و ندرت موجود ہے وہ کسی اور ادیب میں نہیں۔ لفظوں کا مزاج، آہنگ، جملوں کی ترتیب و ساخت اور صنعتوں کا فنکارانہ استعمال ان تمام باتوں کی نظیر طنز و مزاح کے اسالیب میں شاذ ہی ملتی ہے۔ رشید احمد صدیقی کے اسلوب کی عظمت اور وقار و تمکنت مسلم ہے۔ آج تک ان کی انشاپردازی سے متعلق بے شمار مضامین اور کتابیں سرعام آچکی ہیں۔

اردو نثر میں طنز و مزاح کے رنگارنگ اسالیب، تکلف و شیریں لب و لہجہ، خوشگوار اور دلبریز انداز بیان کی کمی نہیں۔ اس کا باضابطہ اور باقاعدہ شعور اور اظہار غالب کی ذات سے ہوتا ہے۔ بقول رشید احمد صدیقی جہاں تک اردو نثر کا تعلق ہے برجستہ اور بے تکلف ظرافت کے اولین نمونے ہم کو غالب کے رقعات میں ملتے ہیں۔ طنز و ظرافت کی داغ بیل اردو نثر میں غالب نے ڈالی۔... ظرافت غالب کی فطرتِ ثانیہ تھی۔

رشید احمد صدیقی کے عہد میں مزید وسعت اور توانائی ملی۔ اس عہد کے طنز و مزاح نگاروں نے فکر و فن کے گل بوٹے کھلائے۔ اس دور میں کئی اہم شخصیتیں طنز و مزاح کے افق پر نمودار ہوئیں مگر رشید احمد صدیقی ان سبھوں سے آگے نظر آتے ہیں۔ ان کی انفرادیت کو واضح کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد حسن نے لکھا ہے ”رشید احمد صدیقی کی طنز و مزاح صرف تہقہ لگانے پر مجبور نہیں کرتی بلکہ بہت کچھ سوچنے اور سمجھنے پر آمادہ




Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

کرتی ہے۔ وہ لفظوں کے رمز شناس ہیں اور ان کے سیاق و سباق کی تہذیبی سے طرح طرح کے لطیف پیرائے پیدا کر لیتے ہیں۔ اسی لئے شاید وہ اس دور کے تہا صاحب اسلوب انشا پرداز کہے جاسکتے ہیں۔

بلاشبہ رشید احمد صدیقی کا اسلوب ان کی فطری ذہانت اور کثافتہ طبیعت کی ایسی ایجاد ہے۔ جو منفرد رنگ و آہنگ رکھتا ہے۔ مظالمین ہوں یا خاک کے، مرقعہ ہو یا تنقید و تبصرہ ہر جگہ ان کی تحریر میں کثافتگی، ہینٹنگی، برجستگی اور روانی ملتی ہے۔ اردو نثر میں رشید احمد صدیقی نمائندہ طرز تحریر اور منفرد اسلوب کے مالک ہیں۔ وہ اپنے طرز کے آپ ہی موجد ہیں اور اپنے انداز کے آپ ہی خالق۔ اردو انشا پر دازی میں ان کا اسلوب ایک انجمن کی حیثیت رکھتا ہے جس سے آنے والی نسلیں بہت متاثر ہوئیں۔ ڈاکٹر سیدہ جعفر کا خیال ہے اپنے اس انداز تحریر سے انہوں نے نثر نگاروں کی ایک پوری نسل کو متاثر کیا ہے۔ رشید احمد صدیقی کے بلوغ اشاروں اور ان کے مخصوص مزاج سے پڑھا لکھا طبقہ پوری طرح لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ مظالمین کی ادبیت، ستم رے مزاق، برجستہ فقرہ اور خلقی ظرافت نے ان کی تحریروں کو ایسی انفرادیت عطا کر دی ہے جو اردو نثر میں ان کے اسلوب سے مخصوص ہو کر رہ گئی ہے۔

رشید احمد صدیقی کی زندگی، زندگی کے مشاہدے، خاندانی اور تہذیبی رکھ رکھاؤ، تعلیمی ادارے کی فضا، سیاسی اور معاشرتی شعور اور ان کی زندگی کے دلچسپ پہلو یہ سب کچھ ان کی تحریروں میں موجود ہیں بالخصوص مقامی رنگ جو ان کی تحریروں کی نمایاں خصوصیت ہے بہت ہی آب و تاب اور ہمہ گیری کے ساتھ جلوہ گر ہوئی ہے۔ بعض لوگوں کو ان کے اس رنگ پر اعتراض ہے اور کہتے ہیں کہ رشید احمد صدیقی نے اپنے فن کا دائرہ محدود کر لیا ہے۔ یہ دراصل علی گڑھ یونیورسٹی کا ماحول ہے۔ رشید احمد صدیقی علی گڑھ کے پروردہ اور دلدادہ ہیں۔ علی گڑھ کا علمی اور ادبی ماحول آداب اور طور طریقے، ہوٹل کی زندگی کی خوش فہلوں اور دیگر سرگرمیوں میں رشید احمد صدیقی نے اپنی بھرپور دلچسپی کا اظہار کیا۔ یہیں درس بھی لیا اور تدریس کے فرائض بھی انجام دئے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ جو چیز ان کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہو اس کا عکس ان کی تحریروں میں نظر نہ آئے۔ خود رشید احمد صدیقی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر فنکار اپنے سیاق و سباق کے ساتھ رشید صاحب اپنی تحریروں میں سامنے آتے ہیں اس سے ان کے فن نے جلا پائی ہے اور اردو ادب میں طنزیات مضحکات کو ایک خاص معیار و قار ملا۔ یہی سیاق و سباق ان کے اسلوب کی انفرادیت بھی ثابت ہوئی۔ ان کی تحریروں کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ انہوں نے ایک



Principal

Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

ایسا اندازِ تجرہ اپنایا جو قدیم سرمائے سے بالکل منفرد ہے۔ آنے والی نسلوں نے اس کی تقلید کی ہر ممکن کوشش کی مگر ناکام رہے۔

رشید احمد صدیقی جن ادیبوں سے متاثر رہے ہیں ان میں غالب، مرسید، سہلی، سجاد انصاری، شاہ نذیر غازی پوری اہم ہیں۔ ان ادیبوں کی تحریروں کو رشید احمد صدیقی نے بار بار پڑھا اور ان کے اسلوب سے متاثر بھی ہوئے اور ہر ایک کے امتیازی وصف کو انہوں نے اپنے اندر سمویا ہے مگر اس جدت و ندرت کے ساتھ کہ سب کے سب خود رشید صاحب کے امتیازات بن گئے ہیں۔

رشید احمد صدیقی کے طنز و مزاح کے دو مجموعے اہم ہیں ”مضامین رشید اور خنداں“۔ ان میں رشید احمد صدیقی نے طنز و مزاح کے خوبصورت گل بوٹے کھلائے ہیں۔ مضامین رشید ان کی پہلی تصنیف ہے اور ”خنداں“ ان کی ریڈیائی تقریروں کا مجموعہ۔ ڈاکٹر سلیمان، اطہر جاوید مضامین رشید پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”مضامین رشید میں رشید احمد صدیقی کے طنز و مزاح کی تخلیقی اور فطری صلاحیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کے شعور کی پختگی اور نظروں کی عقابانی صفت کا اظہار ہوتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے مضامین رشید جس دور میں لکھا تھا اس دور میں اردو ادب میں طنز و مزاح کا معیار بلند ہو چکا تھا۔ مضامین رشید نہ صرف یہ کہ رشید احمد صدیقی کا ایک اہم کارنامہ ہے بلکہ آج تک طنز و مزاح کے ادب میں اس کی حیثیت مسلم ہے۔“

اس کے برعکس خنداں میں رشید احمد صدیقی کا فن مجروح ہوا ہے۔ یہاں چند خامیوں کے ساتھ چند ایسے محاسن بھی ہیں جو خاص رنگ رکھتے ہیں۔ رشید احمد صدیقی کی دیگر تصنیفات میں طنز و مزاح کی گلکاری نظر آتی ہے۔ مثلاً خنداں۔ گنجائے گراں مایہ، آشفٹہ بیانی میری، ہم نفس رفتہ جو مختلف شخصیات کے مرقعوں اور خاکوں پر مشتمل ہے۔ ان تحریروں میں رشید صاحب کے اسلوب بیان کی جدت، رعنائی اور صلابت، نیرنگی اور شگفتہ نگاری کی جو جلوہ طرازیوں ہیں وہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

گنجائے گراں مایہ اور ہم نفس رفتہ میں رشید احمد صدیقی نے خاکہ نگاری اور مرقعہ نگاری کا کمال دکھایا ہے۔ اس کے علاوہ کئی طنزیہ و مزاحیہ مضامین جو انشا پر دازی کے اعلیٰ و عمدہ نمونے ہیں سب میں طنز و




Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

مزاح کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ رشید صاحب کے طنزیہ و مزاحیہ مضامین کا سوال ہے تو اس ضمن میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان میں موضوعات کا تنوع اور وسعت ہے۔ طنز و مزاح میں ایسی زبان استعمال کرتے ہیں جو عام متوسط طبقہ کے پڑھے لکھے لوگوں کی زبان ہوتی ہے۔ انھیں بات سے بات نکلنے کا فن معلوم ہے۔ وہ قدروں کے پاسدار ہیں۔ انہیں جہاں کہیں بھی اقدار مجروح ہوتے نظر آتے ہیں اور فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نظر آتی ہے اس پر بر محل اور معنویت سے بھرپور طنز کرتے ہیں۔ اپنے طنز و مزاح سے وہ معمولی کو غیر معمولی بنا دیتے ہیں۔ طنز کی آمیزش سے رشید احمد صدیقی کی خوش مذاقی اور شائستگی میں کسی قسم کی کڑواہٹ نہیں آتی۔

الغرض رشید احمد صدیقی نے طنز و ظرافت کے لئے جو اسلوب اپنایا اس میں جمالیاتی ذوق کی تسکین کا سامان بھی ہے اور خیالات و افکار کی گہرائی اور گیرائی بھی اور فن کی نیرنگیاں بھی بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اپنے مضامین میں مزاح کے لطف کو دو بالا کرنے کے لئے رشید احمد صدیقی صنعت ابہام کو استعمال کیا ہے اور جدید تشبیہوں سے سجایا ہے۔

○○○



Uth
Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

Urdu Mein Inshapardazi

Masaail o Imkanaat

(Essay Writing in Urdu : Problems and Prospects)

by

Dr. Amanulla M.B.



**EDUCATIONAL
PUBLISHING HOUSE**

New Delhi, INDIA



ISBN 978-81-19225-52-1



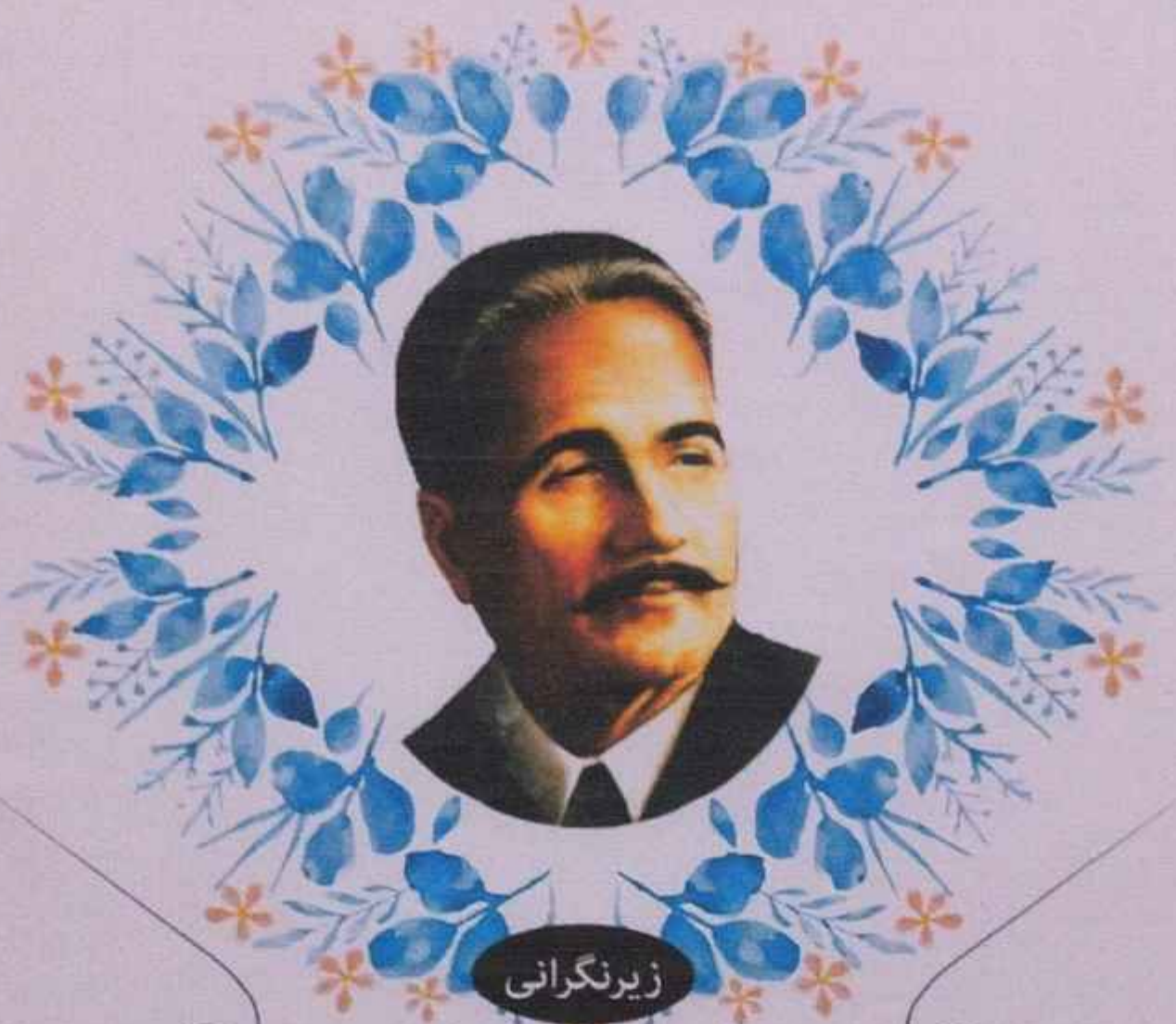
978-81-19225-52-1

www.ephbooks.com

Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

اکیسویں صدی اور فکرِ اقبال



زیرنگرانی

ڈاکٹر امان اللہ ایم بی

چیرمین شعبہ اردو مدراس یونیورسٹی، چنئی، بھارت، انڈیا

مرتب

ڈاکٹر تمیم احمد وی

چیرمین تنظیم فروغِ اردو، چنئی، بھارت، انڈیا

+919444192513



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi

تفصیلات

ISBN : **978-81-963783-7-0**
 Name of book : **Eakkisween Sadi Aur Fikr-e-Iqbal**
 By : **Dr.Thameem Ahmed V**
 Year Of Printing : **2023**
 Pages : **353**

اکیسویں صدی اور فکر اقبال : نام کتاب
 بین الاقوامی وینار میں پیش کئے گئے مقالہ جات کا مجموعہ : موضوع
 ڈاکٹر امان اللہ۔ ایم۔ بی [چیرمین شعبہ اردو مدراس یونیورسٹی] : زیر نگرانی
 ڈاکٹر مفتی تمیم احمد قاسمی [چیرمین۔ تنظیم فروغ اردو چینی ٹمبل ناڈو] : مرتب
 353 : صفحات
 2023 : سن اشاعت
 ایم، وائی، کے، ڈیزائنس وانمباڑی : کمپوزنگ
 شعبہ نشر و اشاعت انجمن قاسمیہ پیری میٹ چینی ٹمبل ناڈو انڈیا : زیر اہتمام

کتاب ملنے کا پتہ :

Anjuman-e-Qasimiyah(Regd) & Tanzeem Farogh-e-Urdu

21/25, E.K.Guru Street, Periamet, Chennai. 600003. Tamilnadu. India

drthameemahmed786@gmail.com, anjumanqasimiyah@gmail.com

9444192513, 9940251340

Not for sale



114	ڈاکٹر محمد نصر اللہ خان	بال جبرئیل کا مطالعہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	19
119	ڈاکٹر انوپما پول	عصر حاضر میں علامہ اقبال کا تصور زمان و مکان	20
123	ڈاکٹر تمیم احمد وی	اکیسویں صدی اور علامہ اقبال	21
131	ڈاکٹر عبدالرحیم۔ اے۔ ملا	اکیسویں صدی میں نوجوانوں کے لئے فکرِ اقبال کی اہمیت و ضرورت	22
136	مفتی محمد الیاس مظاہری	قرآن حکیم اور فکرِ اقبال اکیسویں صدی کے تناظر میں	23
147	ڈاکٹر رضیہ بی	اردو شاعری میں عہدِ اقبال کا مطالعہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	24
152	عائشہ صدیقہ۔ بے	اکیسویں صدی میں نظم ”مسجد قرطبہ“ کی معنویت	25
160	ڈاکٹر عرفات حسین شاہ	اکیسویں صدی میں قومی یکجہتی کی اہمیت اور فکرِ اقبال	26
164	محمد مجاہد خان ندوی	عصر حاضر میں امت مسلمہ کے لئے فکرِ اقبال کی اہمیت	27
172	میمونہ تحسین محمد اسماعیل	فکرِ اقبال میں عورت کا مقام اور اکیسویں صدی	28
178	ڈاکٹر صدیقی افروزہ خاتون	اقبال کا فلسفہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	29
181	یس۔ جی۔ انیسہ بیگم	اکیسویں صدی میں نوجوانوں کے لئے فکرِ اقبال کی اہمیت و ضرورت	30
186	ڈاکٹر عظمت اللہ	اقبال کا تصور حرکت و عمل اکیسویں صدی کے تناظر میں	31
190	ڈاکٹر نازنین سلطانی آصف احمد	فکرِ اقبال اور صوفیا کا تذکرہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	32
194	فوزیہ حبیب	اقبال کے تصور شاہین کی اہمیت اکیسویں صدی میں مسلم نوجوانوں کیلئے	33
199	ڈاکٹر یم۔ تزئین جمال	اقبال کا فلسفہ خودی ”اکیسویں صدی کے تناظر میں“	34
207	کے۔ نادرہ بیگم	اکیسویں صدی اور علامہ اقبال کا تصور مرد و من / انسان کامل	35
213	شکیلہ بانو	علامہ اقبال کا تصور قومیت اکیسویں صدی کے تناظر میں	36
218	کریم النساء	علامہ اقبال کا تصور تعلیم اکیسویں صدی کے آئینہ میں	37
222	ڈاکٹر عرفانہ بیگم	اقبال کا اسلوب فن عصر حاضر کے تناظر میں	38

اکیسویں صدی اور علامہ اقبال کا تصور مرد مومن / انسان کامل

K.NADIRA BEGUM. HOD & ASSISTANT PROFESSOR IN URDU,
ISLAMIAH WOMENS ARTS & SCIENCE COLLEGE ,VANIYAMBADI

علامہ اقبال نامور شاعر، صوفی بزرگ، عارف مفکر اور عاشق رسول ﷺ تھے۔ آپ کا کلام آفاقی ہے۔ ہر دور اور ہر زمانے میں لوگ آپ کے کلام سے مستفیض ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ کئی موضوعات کو آپ نے اپنے کلام کا حصہ بنایا لیکن ایک نقطہ جس کے گرد ان کا تمام کلام گردش کرتا نظر آتا ہے وہ ہے عشق مصطفیٰ اور آپ کے فکر کا ایک خاص موضوع ہے مرد مومن اس کو آپ نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔ مرد مومن کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے علامہ اقبال فرماتے ہیں

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
کوئی نڈاز کہ سکتا ہے اس کے دیار کا
اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی نہ ہو تو مرد مسلمان بھی کافر و زندیق
اپنے کلام کی ادبی خوبیوں کی وجہ سے علامہ اقبال جاذب توجہ ہوتے ہیں اور تحقیقی مطالعہ کا موضوع بنتے ہیں۔

تصویر مرد مومن

علامہ اقبال جب مومن کہتے ہیں تو ایمان کا سب سے بلند ترین درجہ ان کے پیش نظر ہوتا ہے۔ یعنی مقام دعوت و غزیمت۔ یہ مقام صرف اس مسلمان کو حاصل ہوتا ہے جس کو رسول پاک ﷺ سے بے پناہ عقیدت ہوتی ہے۔ مومن وہ کامل انسان ہے جو ایمان کے افضل ترین مقام پر فائز ہے، صاحب علم و عمل ہے، وارث ذکر و فکر ہے۔ اس کی بصیرت کی بنا پر رسول پاک ﷺ کا اسوہ حسنہ، اس کی فراست کی بنیاد پر رسول پاک ﷺ کے اعمال و افکار اور احادیث پر استوار ہے۔ مرد مومن کا تصور کرتے ہوئے علامہ اقبال کے الفاظ عقیدت میں سرشار ہو جاتے ہیں اور مرد مومن کی تعریف و توصیف بیان کرتے وقت ان کے سامنے وہ معیار انسانیت ہوتا ہے جسے تاریخ اور عقیدت سید، مکی، مدنی العربی کے نام سے یاد کرتی ہے۔ مرد مومن اخلاق عالیہ کا پابند ہوتا ہے اور توحید الہی سے محبت سردی رکھتا ہے۔ اس کو تسخیر فطرت کے ساتھ



ساتھ تسخیر نفس کی فکر بھی دامن گیر ہوتی ہے اور وہ بے راہ روی سے بچنے کے لئے خالق فطرت کے دئے ہوئے قوانین کے حصار میں خود کو محفوظ کر لیتا ہے اور نیابت الہی کو معیار حق اور اسوۂ حسنہ ٹھہراتا ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے نصب العین انسان کے لئے جتنی بھی اصطلاحیں استعمال کی ہیں اس میں ان کا مقصد انسان کامل کی صفات کو ہی اجاگر کرنا ہے۔ بعض اصطلاحیں مرد مومن کی آن بان کو واضح کرتی ہیں تو بعض اس کے مزاج کے کسی مخصوص گوشے کی عکاس ہیں۔ بعض میں اس کا ہنگامی تیور نظر آتا ہے تو بعض اس کی زندگی کے کسی مخصوص مرحلے کی غماض ہیں جیسے فقیری مومن کی شان ہے، قلندری اس کا انداز زیست ہے، آزادی اس کا پیدائشی حق ہے، نیابت اس کا مقدر ہے۔ اکملیت اس کا مقصد ہے، بزرگی اس کی شان ہے، فطرت کے اعتبار سے وہ رجائی اور جفاکش ہوتا ہے۔ خانقاہوں میں آرام کرنے کے بجائے اسے میدان جنگ کی سرگرمی زیادہ محبوب ہے۔ حیات نو کی تعمیر کے لئے وہ زندگی کی تمام فرسودہ قدروں کا انہدام کر دیتا ہے۔ وہ بے خود نہیں بلکہ خود دار ہوتا ہے۔ اپنی آرزوؤں کی آگ میں جلتا ہے اور باطل کو جلا کر رکھ کر دیتا ہے۔ فقر و استغنا کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے۔ خدا کے سوا کسی کے آگے جھکنا اسے منظور نہیں۔ وہ زن پرست، زر پرست اور زمین پرست نہیں ہوتا۔ اپنی اسی شان قلندری کے باعث وہ غالب کار کشا اور کار آفرین ہے۔

علامہ اقبال کے تصور مرد مومن کے مختلف مراحل :

علامہ اقبال کا مرد مومن حیات و کائنات کے قوانین کا اسیر نہیں بلکہ حیات و کائنات کو اسیر کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ اپنے عمل سے تجدید حیات کرتا ہے۔ اس کی تخلیق دوسروں کے لئے شمع ہدایت بنتی ہے۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہے آفاق

(ii) عشق :-

تسخیر ذات اور تسخیر کائنات کے لئے عشق اولین شرط ہے اور اعلیٰ ترین نصب العین کے لئے سچی لگن اور مقصد آفرینی ضروری ہے۔ اسی کے ذریعے اس کے اعمال صالح اور پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ یہی جذبہ عشق مسلمان کو کافر سے جدا کرتا ہے۔ سید وقار عظیم اپنی کتاب اقبال شاعر اور فلسفی میں اس کے متعلق لکھتے ہیں "اقبال نے اس اندرونی کیفیت، اس ولولہ انگیز محرک اور زبردست فعالی قوت کو عشق کا نام دیا ہے اور اسے انسانی زندگی کے ارتقا میں سب سے بڑا رہنما قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرد مومن کی عملی زندگی میں اس جذبہ محرک کو سب سے زیادہ جگہ دی گئی ہے۔"

عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام

مرد خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ

(iii) جہد و عمل:-

علامہ اقبال جیسے مسنی کردار کہتے ہیں وہ دراصل مسلسل جہد و جہد اور حرکت عمل ہے۔ مرد مومن کے لئے اس سے ایک لمحہ کافر بھی ممکن نہیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ غائی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

(iv) جمال و جلال:-

مرد مومن کی ذات میں جمالی اور جلالی دونوں کیفیات بیک وقت موجود ہوتی ہیں۔ مرد مومن کی زندگی ان دونوں صفات کی حامل ہوتی ہے۔ وہ بیک وقت درویشی و سلطانی، قہاری و غفاری و دلبری کی صفات رکھتا ہے۔ اس کی سیرت میں نرمی اور سختی کا امتزاج ہوتا ہے۔ اس کے مضبوط و قومی جسم کے پہلو میں ایک درد آشنا دل ہوتا ہے جو بے، غرض بے لوث، پاک اور نفسیات سے خالی ہوتا ہے۔

اس کی امید میں قلیل اس کے مقاصد جلیل اس کی ادا دلفریب اس کی نگہ دنواز

نرم دم گنگو گرم دم جستجو رزم ہو یا بزم ہو پاک دل پاکباز

(v) حق گوئی و بے باکی:-

مرد مومن جرأت مند، بے خوف اور حق گو ہوتا ہے۔ اسے نہ جابر و قاہر انسان خوف زدہ کر سکتے ہیں اور نہ موت اسے ڈرا سکتی ہے۔ وہ ایمان کی قوت سے حق و صداقت کا پرچم بلند کرتا ہے اور پوری قوت سے ڈٹ کر شرک کا مقابلہ کرتا ہے

(vi) فقر و استغنا:-

اقبال کے ہاں فقر کو اس قدر اہمیت ہے کہ وہ اسلام کو فقر غیور کی اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں۔ درویشی، فقر اور قلندری تکمیل خودی کے لئے لازم اور انتہائی اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ ان بڑی بڑی اور اہم صفات کے علاوہ اقبال کے مرد مومن میں عدل و انصاف، خوف خدا، قلب سلیم، قوت، صدق، قدوسی، جبروت، پاکبازی، کسمیری اور کلمہ پروازی



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

وغیرہ شامل ہیں۔

عام آدمی سے علامہ اقبال کے مردِ مومن کا موازنہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ علامہ اقبال نے اسلامی تعلیمات کو اپنے لئے معیار بنایا ہے۔ ان پر عمل کر کے مردِ مومن اخلاقِ فاضلہ کا نمونہ ثابت ہوتا ہے اور اس کا وجود اس عالم میں آفتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ حوادث، مصائب اور حالات کے سامنے سر جھکا دینا، قضا و قدر کا عذر پیش کرنا مردِ مومن کا کام نہیں۔ اس قسم کا عذر تو ضعیف الایمان اور ضعیف الاعتقاد والے لوگ کرتے ہیں۔

مٹ نہیں سکتا کبھی مردِ مسلمان کہ ہے اس کی اذنانوں سے فاش سرِ کلیم و خلیل

تاریخِ عالم کے صفحات شاہد ہیں کہ مومنین اور صادقین کی مٹھی بھر جماعت نے دشتِ ودریا اور کوہِ و صحرا کو اپنے قدموں اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند ڈالا تھا۔ اسلامی شہسواروں کے واقعات اور زندہ جاوید کارنامے تاریخِ عالم کے مطلع پر ہمیشہ روشن رہینگے۔

علامہ اقبال کے مردِ مومن کے مثال اس روشن آفتاب کی سی ہے جو غروب نہیں ہوتا ہمیشہ طلوع ہی رہتا ہے۔ اگر ایک طرف غروب ہوا تو دوسری جانب طلوع ہو گیا۔ تاریخِ گواہ ہے اس بات پر کہ جب کبھی عالمِ اسلام کے کسی حصے پر مسلمانوں کی کمزوری کے باعث کوئی افتاد پڑی تو فوراً ہی اس کی تلافی کسی دوسرے حصے میں ہو گئی۔ اگر اسلام کو دنیا کے کسی حصے میں کوئی نقصان پہنچا تو دوسرے حصے میں اسے ایک بڑی فتح حاصل ہوئی۔ اسلام کا ایک ستارہ اگر گردش میں آیا تو مطلعِ عالم پر ایک نیا ستارہ نمودار ہوا۔ اندلس کے خاتمے سے اگر ملتِ اسلامیہ کو غم اور رنج کا دھچکا لگا تو یورپ کے قلب پر حکومتِ ترکیہ کی ایک نئی اسلامی حکومت نمودار ہوئی۔ غرناطہ کا سقوط اور دولتِ عثمانیہ کا عروج ایک ہی زمانہ میں واقع ہوا۔ تاتاریوں کے ہاتھوں بغداد کی تباہی ہوئی لیکن اسی زمانے میں ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کی وسعت اور ترقی ہوئی۔ بیسویں صدی کے شروع میں یورپ کے ہاتھوں عالمِ اسلام کو سخت چڑ کے لگے تو سارا عالمِ اسلام جیسے جاگ اٹھا۔ آزادی کا سیاسی شعور پیدا ہوا۔ ذہنی بیداری عام ہوئی اور چاروں سمت مختلف اسلامی تحریکیں چل پڑیں۔

نتیجہ:-

آج اکیسویں صدی میں ایسا نظر آ رہا ہے جیسے سارا عالمِ اسلام ایک نئی کروٹ لینے کو ہے۔ اسلام کا آفتاب اگر ایک افق میں چھپتا ہے تو دوسرے افق سے اس کی تیز کرنیں نمودار ہوتی ہیں یہ اس لئے کہ اسلام ہی اللہ کا آخری پیغام ہے

اور مسلمان ہی آخری امت ہے اگر یہ ہلاک ہو گئے تو پھر وہ آخری پیغام ضائع ہو جائے گا اور انسانیت کی کشتی ہمیشہ کے لئے ڈوب جائے گی۔ آج ابلیس نظام کو سارا خوف و خطرہ اسلام ہی سے ہے۔ علامہ اقبال کی تمثیلی نظم "ابلیس کی مجلس شوریٰ" ابلیس کی زبان میں اس حقیقت کی اچھی طرح پردہ کشائی کرتی ہے۔

علامہ اقبال کی حقیقت شناس نگاہ دیکھتی ہے کہ کفر و باطل اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ دینی شعور سارے عالم میں کمزور ہو چکا ہے۔ ایمان کی چنگاریاں بجھ چکی ہیں۔ مادیت اور نفع پرستی کا دور دورہ ہے۔ مسلمانوں کی موجودہ زندگی اور ان کے انحرافات کا سوچ کر علامہ اقبال بے چین ہو جاتے ہیں ان کے نزدیک ان تمام خرابیوں کا باعث مومن کا وہ قلب ہے جو ایمان سے خالی ہو چکا ہے اس لئے وہ خدا سے دعا کرتے ہیں

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے	جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوتے حرم لے چل	اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے
مردم تماشا کو پھر دیدہ بینا دے	دیکھا ہے جو کچھ میں نے اور دل کو بھی دکھلا دے
میں بلبل نالاں ہوں ایک اجڑے گلستان کا	تاثر کا سائل ہوں محتاج کو دا تا دے

لیکن چونکہ علامہ اقبال یا اس وقت کے شاعر نہیں۔ بلکہ آس، امید، یقین اور ایمان کے پیغامبر ہیں اس لئے وہ مایوس نہیں بلکہ پُر امید ہیں۔ انہیں اس بات پر یقین ہے کہ عالم اسلام کو جو سیاسی تھپیڑے لگے ہیں اس نے عالم اسلام کے مسلمانوں کو بیدار کر دیا ہے۔ اپنی مشہور نظم طلوع اسلام میں علامہ اقبال کہتے ہیں

مسلمان کو مسلمان کر دیا طوفان مغرب نے	تلاطم ہائے دریای سے ہے گو ہر کی سیرابی
نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے	ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

اقبال کی نگاہیں یہ دیکھ رہی ہیں کہ مغربی تہذیب کی زندگی کے دن اب پورے ہو چکے ہیں۔ اس کے چہرے سے ضعف کے آثار نمایاں ہیں۔ بہت جلد یہ تہذیب ختم ہونے والی ہے۔ اس کی جگہ ایک نئی تہذیب جنم لینے والی ہے۔ مگر علامہ اقبال کو اس بات پر یقین ہے کہ جب تک اس جہاں نو کی امامت و قیادت مرد مومن کے ہاتھوں نہیں آتی اس وقت تک انسانیت ہلاکت و بربادی سے دوچار ہوتی رہے گی۔

آج اکیسویں صدی کے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اٹھے اور جہاں نو کے بانی کی حیثیت سے موجودہ بیمار انسانیت

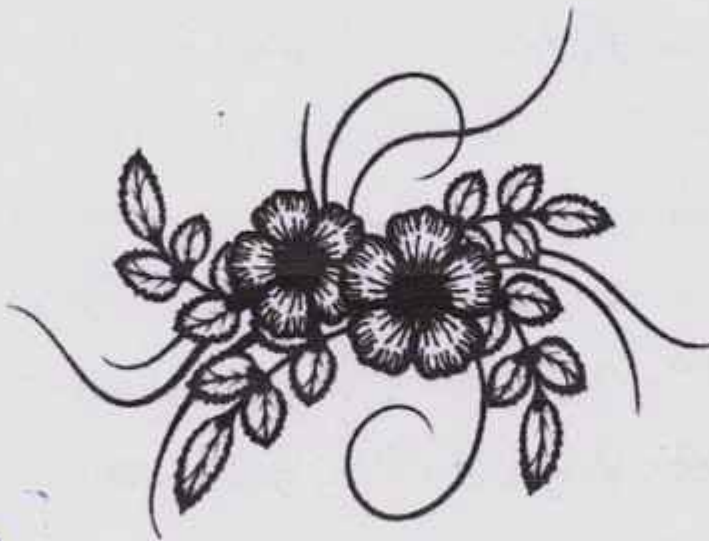
کے دکھوں کا مداوا بن کر اسے ایک نئی زندگی اور توانائی عطا کرے۔ فرقہ واریت ختم کر کے آپس میں یکجہتی، انسانیت اور بھائی چارگی کو عام کرے۔ تعصباً نہ رویے کو ختم کرے تو یقیناً علامہ اقبال کا تصورِ مردِ مومن تخلیق پا سکتا ہے۔ مفاد پرستی اور غرضی ترک کر کے جاں نثار بنے۔ مگر افسوس کا مقام کہ ہم اقبال کے مردِ مومن کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ اگر آج ہم اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھیں تو ہمیں اپنی زندگی گہرے تضاد اور نفاق کا شکار نظر آئے گی۔ مسلمان ہونے کی بات کرتے آسان ہے مگر اس کے تقاضے بجالانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ آج ہم چند سکون اور معمولی مادی منفعت کے لئے اپنا ضمیر اور ایمان بیچ کر دنیاوی عزت اور شہرت کی قیمت لگاتے ہیں جبکہ سچی عزت اور قلبی سکون دنیا کی بے نیازی میں ہی شیدہ ہے۔

آج اکیسویں صدی کو ایسے مردِ مومن اور کامل انسان کی ضرورت ہے جو علامہ اقبال کا تصور ہے۔ صاحبِ ایمان بندہ اپنے عمل سے ایک دن ضرور اس کائنات میں انقلاب برپا کر دے گا اور فرشتوں سے بھی بلند مقام حاصل کرے گا۔ الغرض عصر حاضر کا مسلمان اگر خود کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا تو زندگی کی حقیقت کو بھی پہچان لے گا، اپنے ضمیر تخلیق کو بھی اور اپنے خالق (رب) کو بھی۔

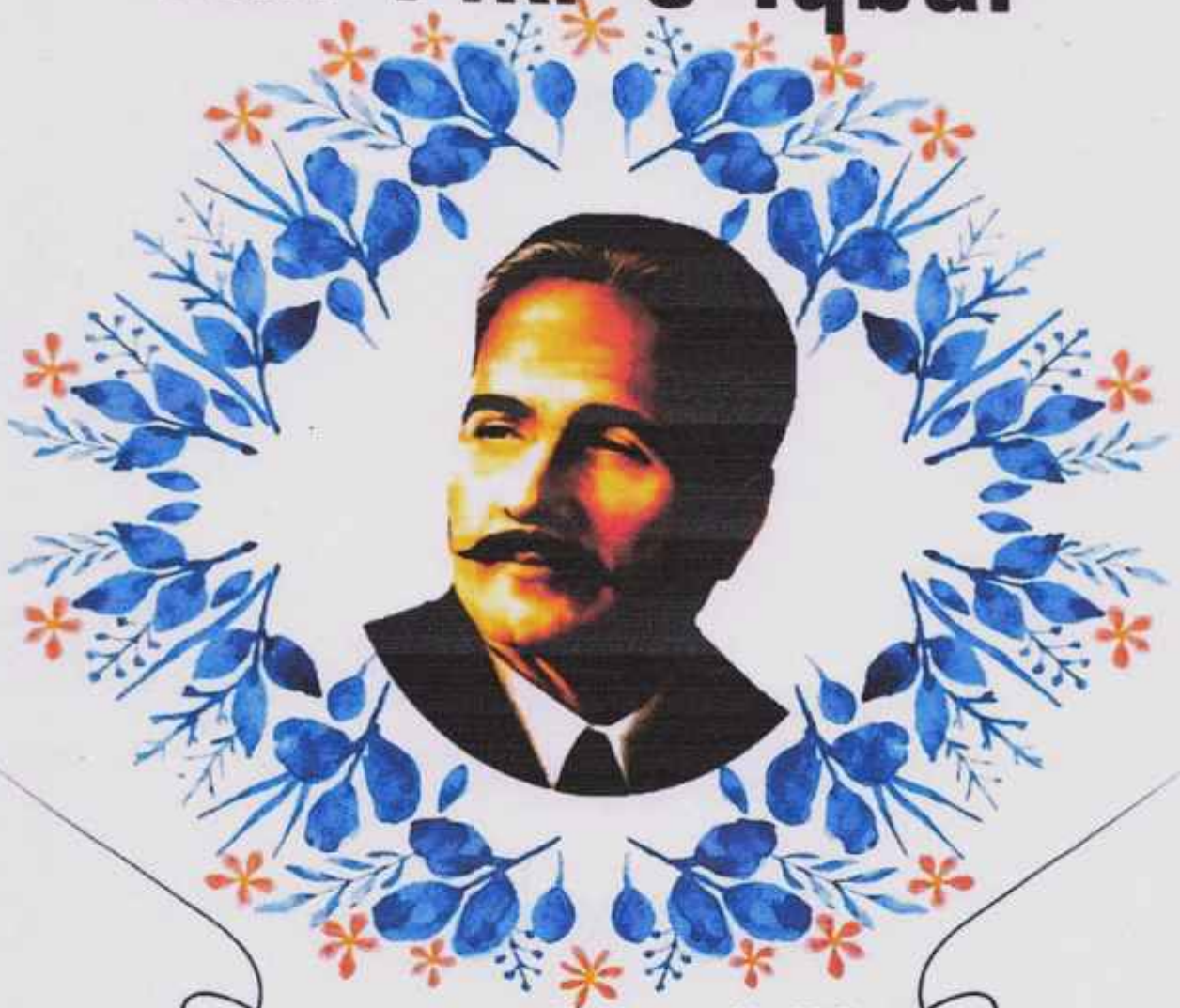
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے پای

کافر ہے تو شمشیر پے کرتا ہے بھروسہ

L Nadira Begum HOD & Assistant professor in Urdu, Islamiah women's Arts & Science College, Vaniyambadi, Tamilnadu. 9360274206, professorsorknb@gmail.com



Eakkisween Sadi Aur Fikr-e-Iqbal



Under Supervision : **Dr.Amanulla M.B**
Chairman, Dept of Urdu, Asst Prof, Dept of Arabic,
Persian & Urdu, University of Madras, Chennai, India

By : **Dr. Thameem Ahmed V**
Chairman, Tanzeem Farogh-e-Urdu,
Chennai, Tamilnadu, India. 94441 92513



ISBN : 978-81-963783-7-0

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

اردو ادب کے فروغ
میں
مذہبی ادب کا کردار

مرتبہ

ڈاکٹر لیس، محمد یاسر حافظ محمد سیفنی عمری



Principal
Islamiyah Woman's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	اردو ادب کے فروغ میں مذہب کا کردار
مرتبین	:	ڈاکٹر لیس محمد یاسر، حافظ محمد سیفی عمری
سن اشاعت	:	2023ء
صفحات	:	250
قیمت	:	300
ISBN	:	9 788196 647200
ناشر	:	شعبہ اردو، سی عبدالکلیم کالج (خود مختار) میل و شارم، ضلع رانی پیٹ، ٹمل ناڈو موبائل نمبر: 9894014664

URDU ADAB KE FROUGE ME MAZHABI ADAB KA KIRDAR
Editors
Dr.S.MOHAMED YASSIR, HAFIZ MOHAMMED SAIFI OOMER
Publisher
C.ABDUL HAKEEM COLLEGE (AUTONOMOUS)
MELVISHARAM - 632509 RANIPET DISTRICT,
TAMILNADU, INDIA



2

Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

152	ڈاکٹر ایس بی نور اللہ	مسدس حالی کا مذہبی تناظر	۲۳
156	کے نادرہ بیگم	مسدس حالی کا مذہبی تناظر	۲۴
159	ڈاکٹر ایس محمد یاسر	کلام اقبال میں قرآنی تلمیحات	۲۵
166	گلزار احمد ماگرے	اقبال کی غزلوں میں قرآنی تلمیحات	۲۶
169	ایس جی اہیہ بیگم	علامہ اقبال کا اسلامی فلسفہ ایک مختصر جائزہ	۲۷
172	نثار احمد ڈار	اقبال کا تصور عشق اور مولانا روم	۲۸
175	ساجد منیر	علامہ اقبال اور مولانا روم کا تصور عشق	۲۹
178	ڈاکٹر بشیرہ سلطانہ	ڈپٹی نذیر احمد کی اسلام پسندی تو بہ البصوح کے حوالے سے	۳۰
181	ارشاد علی	فسانہ جہنما میں مذہبی اقدار	۳۱
184	کریم النساء	نسیم حجازی کے ناولوں میں مذہبی اقدار	۳۲
187	فوزیہ حبیب	تاریخی ناول 'صلاح الدین ایوبی' کا مختصر جائزہ	۳۳
190	شاہین انصاری	انتظار حسین کے ناولوں میں اساطیری پہلو کی عکاسی	۳۴
194	ڈاکٹر ایس محمد مدثر	امیر التسا کے افسانوں اور ناولوں میں اسلام پسندی	۳۵
199	ڈاکٹر محمد امین اللہ	امجد حیدر آبادی کے کلام میں اسلام کی ترجمانی	۳۶
203	ڈاکٹر شیخ فاروق باشاعری	اردو زبان کے فروغ میں مذہبی صحافت کا رول	۳۷
208	ڈاکٹر ایم سعید الدین	حیب احمد کاف کے افسانوں میں اخلاقی رجحانات	۳۸
215	ڈاکٹر محمد نزار احمد	ستار فیضی کی شاعری میں مذہبی عناصر	۳۹
219	ڈاکٹر اے ایم مسعودہ تسکین	حقیقہ جالندھری کا 'شاہنامہ اسلام' کا مختصر جائزہ	۴۰
224	ڈاکٹر کے ایچ کلیم اللہ	حافظ کرناٹکی کی رباعیوں میں قرآنی آیات کی ترجمانی	۴۱
229	ڈاکٹر فضل الرحمن	اردو نعت کے فروغ میں غیر مسلم دہلوی شعرا کی خدمات	۴۲
232	طارق پارے	اردو کے غیر مسلم نعت گو شعرا	۴۳
236	اشتیاق احمد	جماعت اسلامی کا مذہبی لٹریچر اور اردو کا فروغ --	۴۴
243	نذیر احمد گنائی	اردو شاعری میں تصوف	۴۵
247	ڈاکٹر شاہدہ مناف	اردو ادب میں ہندوستانی تہواروں کا تذکرہ	۴۶
249	حافظ محمد سیفی عمری	اردو میں مذہبی کتابیں	۴۷

مسدس حالی کا مذہبی تناظر۔ ایک مختصر جائزہ

کے۔ نادرہ بیگم

اسلامیہ ویمنس آرٹس اینڈ سائنس کالج، وانمہاری
اردو نثر کے عناصر غم کے اہم اور ممتاز رکن کی حیثیت سے مولانا الطاف حسین حالی بہت مشہور ہیں۔ ان کی شخصیت بڑی ہی جامع الکمال تھی حالی کو اس بات کا بھی فخر حاصل ہے کہ انھوں نے جدید اردو نظم کی بنیاد رکھنے میں مولانا محمد حسین آزاد کا ہاتھ بٹایا۔ اردو کی مشہور طویل نظم ”مد و جزر اسلام“ مولانا حالی کی ایک شاہکار تصنیف ہے۔ حالی نے پہلے پہل ایسے عنوانات پر نظمیں لکھیں جنہیں اس سے قبل اردو شاعری میں نظر انداز کیا جاتا رہا۔ حالی کی وطن دوستی، قوم و ملت کا درد اور جذبے کی تڑپ نے انھیں اس شاہکار تصنیف پر آمادہ کیا، جو ان کے ہر لفظ میں نمایاں ہے۔ دل سے نکلی ہوئی بات دل پر اثر کرتی ہے۔ اس کے بھرپور نمونے ان کی تصنیفات میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ وطن دوستی کو حالی ایمان کا جزو سمجھتے تھے۔ اپنی اس شاہکار تصنیف میں حالی زمانے کی ناسازگاری اور قوم کی بد حالی پر صرف ماتم نہیں کرتے بلکہ ان انھیں درست کرنے کی بھی کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔ انھوں نے اسلام کے ماضی اور اپنے اسلاف کی بلند روایات کے تحفظ کی کوشش کی ہے۔ حالی کے خیال کے مطابق مسلم قوم کی مصیبتوں کا تدارک اسی طرح سے ممکن تھا۔ اپنی نظم مسدس حالی اور شکوہ ہند میں حالی نے مسلمانوں کا ماضی یاد دلانے کے علاوہ، حال کے تقاضوں سے بھی عہدہ برآنے کی کوشش، جس دل سوزی اور دلیری سے کی ہے ان کے عہد کے کسی دوسرے شاعر نے نہیں کی۔ اس نظم کی تصنیف سر سید احمد خاں کی تحریک پر ہوئی تھی۔ اسلام کے عروج و زوال کا یہ بہترین مرقع ہے اور شاہکار ادب پارہ۔

مسدس حالی کو سر سید اپنی نجات کا ضامن تصور کرتے تھے۔ اس نظم کو رام بابو سکینہ ایک الہامی کتاب قرار دیتے تھے۔ اس میں اسلام کی گذشتہ عظمت، سابق مسلمانوں کے کارنامے، ان کے بلند خیالات اور اولو العزمی کے برخلاف موجودہ زمانے میں مسلمانوں کی پستی، سستی اور زوال کا ذکر ہے۔ اس نظم کو حالی نے اسلام کے مد و جزر کی کہانی اور موثر تاریخ بیان کرنے کے لئے استعمال کیا ہے۔ اس کے بہت سے بند واعظوں کی زبان پر جاری ہیں۔

اس طویل نظم میں مولانا حالی نے طلوع اسلام سے پہلے ملک عرب کی اہتر حالات، پھر اللہ کے



رسول ﷺ کی بعثت، اور ان کی تعلیمات، اسلام کا عروج، مسلمانوں کی دینی، اخلاقی، سماجی اور دیگر ترقیات میں سبقت بیان کی ہے۔ پھر مسلمانوں کا زوال اور خاص طور پر ہندوستانی مسلمانوں کے زوال پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اسلامی وراثت کا حاصل ہونا، پھر کھودینا، اسلامی عقائد اور خیالات پر بحث کی ہے۔ سدس حالی کے مطالعہ سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ کامیابیوں کے جتنے عنوان ہیں۔ سب اللہ کے رسول کے احکام سے منسلک ہیں جنہوں نے زندگی کے ہر پہلو کا ایک معیار بتایا۔ حالی نے نظم کے آخری بند میں بڑے پتے کی بات بتائی ہے کہ ہر چیز کو فنا ہے اور احساسِ فنا بڑا آسلی بخش احساس ثابت ہو سکتا ہے

حالی نے اسلامی تعلیمات کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ اس نظم میں کیا ہے۔ مسلمانوں کو غیرت دلا کر ان کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعثتِ رسول ﷺ کے طفیل ایسا عظیم انقلاب برپا ہوا جس کے اثر سے عرب کے لوگ جو جانوروں سے بدتر زندگی گزار رہے تھے، صحیح معنوں میں انسان بن گئے۔ حضور ﷺ نے زندگی کے تمام پہلوؤں میں انسانیت کی مکمل اہمائی کی جس کے نتیجے میں مسلمان ابررحمت کے مانند ساری دنیا پر چھا گئے۔ آپ نے جہالت اور گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی قوم کو جہانداری اور جہاں بینی کے اصولوں سے آشنا کیا۔ واقعتاً مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے اور ان پر چھائے جمود توڑنے اور انہیں عمل کی طرف مائل کرنے میں اس نظم کا بڑا حصہ ہے۔ جناب رسالت مآب کی شان میں جو چند بند حالی نے کہے ہیں ان میں حبِ نبی ﷺ کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اشعار ملاحظہ ہوں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرانے کا غم کھانے والا
فقیروں کا بچا، ضعیفوں کا ماویٰ، یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ
مسلمانوں کا جاہ و جلال اور عزت و حرمت اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے تھی۔ جب مسلمانوں نے مذہب سے روگردانی کی اور عیش و عشرت میں پڑ گئے۔ اپنے فرائض سے چشم پوشی کرنے لگے تو ان کی تمام شان و شوکت اور عظمت و برتری خاک میں مل گئی۔ اور وہ برائے نام مسلمان رہ گئے۔

سدس حالی میں جہاں قوم کی زیوں حالی کے اسباب کی نشاندہی کی گئی ہے وہیں اسلام کے بنیادی اصولوں سے نافرمانی، بے راہ روی اور گمراہی سے بچنے کی بھی تلقین کی ہے۔ حالی مسلمانوں کو توحید کا دامن تھامے رکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ شرک و بدعت اور نافرمانی سے دور رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔



Uth
Principal

معاشرتی اور سماجی برائیوں سے بچ کر توحید پر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔
 اس نظم میں حالی نے مسلمانوں کی غفلت کا بڑا ہی درد انگیز نقشہ پیش کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمان
 خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں اور اہل یورپ ان کی اس غفلت کا بھرپورا فائدہ اٹھا رہے
 ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ کسی کو اس بات کا احساس نہیں۔

بچو گے نہ تم اور نہ ساتھی تمہارے اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبیں گے سارے
 خواب غفلت کی انتہا یہ ہے کہ مسلمان، مسلمان کے ساتھ دستِ گریبان ہے۔ نظم کے آخر میں
 مسلمانوں سے درخواست کی گئی ہے کہ تاریخِ عالم میں پہلے ان کا جو مرتبہ تھا، اس کو حاصل کرنے کے لئے
 بہت کریں، کمر باندھیں۔ اس بیداری کا یہ نتیجہ کہ آج مسلمان دنیا کے نقشے پر ایک علاحدہ آزاد اور خود مختار
 دیکھے جاسکتے ہیں۔ بقول انور سدید:

”یہ نظم کی اردو کی مقصدی شاعری میں سب سے مل کی حیثیت رکھتی ہے اس طویل نظم میں
 حالی نے قوم کی دکھتی ہوئی رگ کو ایک ماہر نباض کی طرح پکڑا ہے اور مؤثر انداز میں شعر کا
 روپ دیا ہے۔“

بقول ڈاکٹر عبادت بریلوی:

”یہ نظم دکھے ہوئے دل کی پکار ہے ایک تخلص انسان کی آنکھوں سے پکا ہوا آنسو ہے

ایک مصلح کا پیام ہے اور ایک رہنما کا نعرہ“

الغرض پوری نظم مسدسِ حالی پڑھنے سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ کامیابی اور ترقی کے جتنے عنوان ہیں
 سب اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت و رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کی پیروی میں منحصر ہیں۔



Principal

Principal
 Islamiyah Women's Arts and Science College
 Vaniyambadi - 635 752.

Urdu Adab Ke Faroug mai Mazhabi Adab Ka Kirdar

اردو زبان و ادب کے ظرف میں بہت وسعت ہے۔
اسلامیات اور دیگر مذہبی لٹریچر کی اردو ادب میں بڑی اچھی
کھپت ہو سکتی ہے، اس سے ہمارا ادب نہ صرف تازہ اور توانا
بنے گا بلکہ زبان و ادب سے عوام کی دلچسپی میں جو زبردست کمی
دیکھنے کو مل رہی ہے یہ کمی بھی دور ہو جائے گی۔ آج مذہبی
نظریات و تعلیمات میں عوام کی دلچسپی بڑھ رہی ہے، مذہب
بے زاری کے بادل جو کمیونسٹوں کے گمراہ کن پروپگنڈہ سے
عوام کے ذہنوں پر چھائے ہوئے تھے وہ اب چھٹنے لگے ہیں۔
اردو ادب کو بھی ان زنجیروں سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیے۔
پروفیسر قاضی حبیب احمد



Edited By:

Dr. S. Mohamed Yassir
Hafiz Mohammed Saifi Omeri



Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

اردو میں انشا پر دازی

روایت مسائل و امکانات



مرتب
ڈاکٹر امان اللہ ایم بی



Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

© جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

Urdu Mein Inshapardazi : Masaail-o-Imkanaat

(Essay Writing in Urdu : Problems and Prospects)

by

Dr. Amanulla M.B.

E-mail: amaanmb@gmail.com

Year of Edition 2023

ISBN 978-81-19225-52-1

Price ₹ 400/-

اردو میں انشاپردازی روایت مسائل وامکانات	:	نام کتاب
تحقیق	:	موضوع
ڈاکٹر امان اللہ ایم. بی	:	مرتب
۴۰۰ روپے	:	قیمت
۲۴۸	:	صفحات
۲۰۲۳ء	:	سنہ اشاعت
۵۰۰	:	تعداد اشاعت
روشان پرنٹرس، دہلی-۶	:	مطبع
Mohammad Basha Fathima Bi	:	زیر اہتمام

Educational and Charitable Trust (MBFB Trust)
Chennai, Tamil nadu Email:mbfbtrust@gmail.com

ملنے کے پتے

☆ شعبہ عربی، فارسی و اردو، مدراس یونیورسٹی، مرینا کمپس، چنئی-600005

☆ نڈریک ڈپو، ٹریپلی کین ہائی روڈ، چنئی-600005

Published by

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

H.O. D1/16, Ansari Road, Darya Ganj, New Delhi-110002 (INDIA)

B.O. 3191, Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)

Ph: 41418204, 45678286, 45678203, 23216162

E-mail: info@ephbooks.com, ephindia@gmail.com

website: www.ephbooks.com




Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

- 127 ڈاکٹر سید تاج الہدیٰ 9- اردو ادب میں انشا پردازی کا اجمالی جائزہ
- 131 ڈاکٹر عبدالرحیم۔ اے۔ ملا 10- اردو میں انشا پردازی کی روایت
- 136 ڈاکٹر صالحہ صدیقی 11- صنف انشائیہ نگاری میں خواتین کی خدمات کا فکری و فنی مطالعہ
- 161 ڈاکٹر ناصرہ سلطانہ 12- انشائیہ نگاری فن اور اسلوب
- 165 محمد الیاس انصاری 13- مضمون نگاری فن اور اسلوب
- 169 مسرت حمزہ لون 14- مولانا ابوالکلام آزاد بحیثیت انشا پرداز
- 176 بیس۔ جی۔ ایس۔ بیس۔ بیس۔ بیس 15- خواجہ حسن نظامی کی انشا پردازی: مختصر جائزہ
- 181 ڈاکٹر شاہ جہاں بیگم 16- ڈاکٹر وحید کوثر کی انشاء پردازی
- 190 ڈاکٹر محمد نصر اللہ خان 17- اردو انشاء پردازی ایک جائزہ
- 194 نازیہ 18- ڈاکٹر فرزانہ فرح کی انشا پردازی
- 199 شیخ سراج الدین 19- مولانا ابوالکلام آزاد کی غبار خاطر میں انشاء پردازی
- 205 فوزیہ حبیب 20- اکبر زاہد کے افسانوں میں انشاء پردازی
- 216 ڈاکٹر کے۔ ایچ۔ کلیم اللہ 21- اردو میں انشا پردازی کی روایات
- 223 ڈاکٹر شکیلہ گوری خان 22- خواجہ حسن نظامی بحیثیت انشا پرداز
- 228 کے۔ نادرہ بیگم 23- رشید احمد صدیقی کی مزاح نگاری
- 232 محمد اشرف 24- ”نیرنگ خیال“ کا مختصر تعارف
- 235 اے۔ ایم۔ مسعودہ تسکین 25- علامہ شاکر ناظمی کی انشا پردازی
- 244 عائشہ صدیقہ بے 26- خطیب قادر بادشاہ۔ ایک منفرد انشاء پرداز



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

خواجہ حسن نظامی کی انشا پردازی: مختصر جائزہ

یس۔ جی۔ ایسہ بیگم

اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو

اسلامیہ ویمنس آرٹس اینڈ سائنس کالج، وانمبادی

مصور فطرت، مناظر قدرت کے دلدادہ، اقلیم تحریر کے بے تاج بادشاہ، سحر طراز ادیب خواجہ حسن نظامی کا شمار اردو کے صاحب طرز انشا پردازوں میں ہوتا ہے۔ ان کے اسلوب میں بلا کی کلفتگی اور دلکشی ہے۔ اور انھیں اس پر ایسی قدرت حاصل ہے کہ دنیا کا کوئی موضوع ہو، وہ سادگی اور بے تکلفی سے لکھتے چلے جاتے ہیں۔ جس طرح نظیر آبادی نے شاعری میں کسی موضوع کو نہیں چھوڑا خواہ وہ کتنا ہی شاعرانہ کیوں نہ رہا ہو، اسے پوری شعری کج ادائیگی کے ساتھ نظم کیا، اسی طرح کوئی ایسا موضوع نہیں جس پر خواجہ نظامی نے کچھ نہ لکھا ہو، پھر یہ کچھ نہ کچھ ایسا نہیں ہے جسے نظر انداز کر سکے۔ انھوں نے اگر کسی موضوع پر ایک صفحہ یا نصف صفحہ بھی لکھا ہے تو اس لکھنے کی آن بان وہی ہے۔ انھیں زبان پر ایسی قدرت حاصل ہے کہ جب چاہتے ہیں موضوع کو چند سطروں میں سمیٹ لیتے ہیں۔ اور جیسا بات کو طول دینا چاہتے ہیں تو ایسی بات میں بات پیدا کرتے ہیں کہ پڑھنے والا دنگ رہ جاتا ہے۔ مولوی عبدالحق نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ:

”ان مضامین میں خواجہ صاحب کسی سے باتیں کرتے ہوئے معلوم ہوتے

ہیں۔ کہیں وہ اپنے سے معلوم ہوتے ہیں۔ کہیں وہ اپنے سے ہم کلام ہیں،

کہیں راز و نیاز ہے، کہیں درد دل کی داستان ہے اور لہلہ اور ہلکا کر اور ہے



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

ہیں۔۔۔ کہیں تخیل کا زور عرش تک لے گیا، کہیں نثر میں وہ شاعری کی شان دکھائی کہ نظم مقفیٰ ہیچ ہے۔“ (مقدمہ سی پارہ دل - ص ۹ - ۱۰)

خوبہ حسن نظامی نے ہر موضوع پر لکھا، شاید ہی کوئی ایسا موضوع ہو جس پر ان کی کوئی تحریر نہ ملے۔ آپ نے آپ جتنی بھی لکھی، سفر نامے بھی لکھے، سفر نامہ حجاز مصر و شام، سفر نامہ ہندوستان، سفر نامہ پاکستان قابل ذکر کتابیں ہیں۔ خوبہ حسن نظامی کا اسلوب سب سے الگ تھا وہ اپنے اسلوب کے موجد بھی تھے اور خاتم بھی۔ بہت کم عمر میں ہی وہ ایک صاحب طرز انشا پرداز کی حیثیت سے پہچانے جانے لگے۔ انہوں نے معمولی مضامین خوبصورت اور دل نشین انداز میں رقم طراز کئے اور اردو نثر کو جدت کی راہ پر گامزن کر دیا۔ آپ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے علامہ اقبال فرماتے ہیں اگر میں خوبہ حسن نظامی جیسی نثر لکھنے پر قدرت رکھتا ہوتا تو کبھی شاعری کو اظہار خیال کا ذریعہ نہ بناتا۔ بلاشبہ اردو انشا پردازوں میں خوبہ حسن نظامی کی ذات قابل قدر ہے۔

خوبہ حسن نظامی زبان و بیان کی سادگی سے کام لیتے ہیں اور نہایت سہل زبان کو استعمال کرتے ہوئے بڑے مشکل مطالب بیان کر جاتے ہیں۔ عام فہم الفاظ کے خوبصورت استعمال کی بدولت ان کے نثر کی خوبصورتی برقرار رہتی ہے۔ اور جو جمل پر محسوس نہیں ہوتا۔ بقول رام بابو سکینہ:

”خوبہ صاحب کی تحریریں نہایت سادہ، سلیس اور دلکش ہوتی ہیں۔ زبان کی چاشنی اور چٹکوں سے خوبہ حسن نظامی نے اپنی تحریروں میں مزاح کا رنگ پیدا کیا ہے۔ وہ جب کبھی مزاح کا رنگ پیدا کیا ہے۔ وہ جب کبھی مزاح کا رنگ پیدا کیا ہے۔ وہ جب کبھی مزاح کی چٹکی لیتے ہیں تو عام اور سیدھی بات کو گلاب کی سی رعنائی بخش دیتے ہیں۔ ان کے مضامین میں عبارت ظرافت، شوخی اور لطافت کی چاشنی سے معمور نظر آتی ہے۔“

خوبہ حسن نظامی کے اسلوب کی ایک خوبی ان کا طنز و مزاح ہے۔ وہ سنجیدہ سے سنجیدہ موضوع میں طنز و مزاح کا پہلو نکال لیتے ہیں۔ اور اسی طرح غیر ادبی موضوعات میں گداز (Pathos) کا پہلو نکال کر دینے میں قدرت رکھتے ہیں۔ یہ بات زبان پر ان کی مکمل گرفت اور اپنے مخاطب کی نفسیات سے اپنی واقفیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ ان کے مضامین میں اس طرح کی ان گنت مثالیں موجود ہیں۔ خاص طور پر آغوشِ محرم میں شبِ عید، مکھی، الو، جھینگڑ کا جنازہ، دیاسلائی اس کی خوبصورت شہنائی، خوبہ حسن نظامی



صاحب کا اسلوب بیان سرسید احمد اور محمد حسین آزاد کے اسالیب کی درمیانی چیز ہے۔ اس میں سرسید کی سادگی اور سلاست اور محمد حسین آزاد کی گفتگو بہانی اور جیلا پن ہے۔ سرسید کی طرح خوبصورت صاحب کی نثر بہت صاف اور سادہ ہے۔ لیکن وہ تشبیہات اور استعارات کے سہارے نثر کو بہت خوبصورت بنا دیتے ہیں۔ یہاں ایک بات خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ خوبصورت صاحب، محمد حسین آزاد کی طرح تشبیہات اور استعارات نثر میں استعمال نہیں کرتے، بلکہ اپنے کرد و پیش پیشگی ہوئی زندگی سے گہی اور کھری تشبیہات کا انتخاب کرتے ہیں۔

خوبصورت صاحب کے موضوعات میں اتنا تنوع ہے کہ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اردو میں کسی نثر نگار نے اتنے مختلف موضوعات پر نہیں لکھا۔ سیاسی، سماجی، اخلاقی، فلسفیانہ مسائل سے لے کر چھوٹی چھوٹی چیزیں تک ان موضوع ہوتی ہیں۔ انہیں زندگی سے بے پناہ محبت ہے۔ اپنے کرد و پیش کی ہر چیز سے وہ پیار کرتے ہیں۔ وہ عالم تھے اس لئے ان کا علم وسیع تھا۔ آنکھیں اور دماغ کھلا رکھتے تھے اس لئے ان کا مشاہدہ غیر معمولی تھا۔ وہ گوشہ نشین نہیں تھے۔ بلکہ خدا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے والے تھے۔ اس لئے ان کا تجربہ بے پناہ تھا۔ خوبصورت صاحب کا کمال فن اس وقت عروج پر نظر سے گزرتے ہیں۔ انہوں نے نہایت انوکھے موضوعات پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے اپنی مہارت کی معراج کو پایا اور بڑی خوبصورت سے ان مضامین کو پر لطف بنا دیا۔ ایک مضمون 'گلاب تمہارا کیکر ہمارا' کا اقتباس ملاحظہ ہوں:

”آخر یہ میاں گلاب کسی مرض کی دوا نہیں۔ پیٹ میں درد ہو تو گل قند

کھلاؤ، ہیضہ ہو جائے تو گلاب پلاؤ اور مر جاؤ تو قبر پر چڑھاؤ۔“

اس کے علاوہ ان کے یہ انشاپردازی کا رنگ ذیل کے مضامین میں نظر آتا ہے، پھیگر کا جنازہ، پھھر کا اعلان جنگ، دیا سلائی، مٹی کا تیل، فرام قبلہ ٹوشملہ، پیاری ڈکار، سوز و گداز، خوبصورت صاحب کی بعض تحریروں میں درد و الم کا عکس نظر آتا ہے۔ خاص طور پر ان کی تصنیف 'عندروہی کے افسانے کے مطالعے کے بعد ایسا لگتا ہے گویا مصنف نے تحریر اپنے خون دل سے رقم کی ہے۔ وہ اس قدر جذباتیت کے ساتھ رنج و الم کی تصویر کشی کرتے نظر آتے ہیں کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ 'شہزادی کی چٹا' میں لکھتے ہیں:

”ہاؤ ہلہلا گئی۔ وہ کبھی پھول کی چھڑی سے نہ پنی تھی۔ اب ایسا



Ch
Principal

Istamia Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

طراخچہ لگا کہ اس کے رونے سے مجھ کو بھی بے اختیار رونا آ گیا۔“

خواجه حسن نظامی ایک اچھے ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صاحب دل صوفی بھی تھے۔ رشد و ہدایت کی مسند انہیں ورثے میں ملی تھی۔ وہ اپنے خیالات کو قلم بند کرتے ہوئے معرفت الہی کے رنگ میں بڑی خوبصورتی سے پرو دیتے ہیں۔ اسلوب میں والہانہ جوش اور ایک سچے عاشق کے دل کی صدا سنائی دیتی ہے۔ بقول رام بانو سکسیندا:

”خواجه صاحب کی کتاب کرپشن جیتی کو اہل اسلام اور خاص کر ارباب

تصوف نے بہت پسند کیا۔۔“ (محاورات و اختصار پسندی)

آپ کی تحریروں میں فقرات مختصر اور جامع ہوتے ہیں۔ آپ آزاد کی طرح چھوٹے چھوٹے گھر با محاورہ جملے ترتیب دیتے ہیں، جن میں روانی اور لطافت کا عنصر نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ خواجه حسن نظامی کی تحریروں میں انسانی زندگی کے سچے واقعات کی عکاس ہیں۔ آپ ان واقعات کو ترتیب دیتے ہوئے جذبات کے اظہار کا بھرپور خیال رکھتے ہیں۔ مطالعہ کرنے کے بعد قاری کے دلی جذبات سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ خواجه صاحب کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے صلاح الدین احمد رقم طراز ہیں:

”خواجه صاحب کو رنج و الم کے مضامین بیان کرنے کا جو سلیقہ ہے، اس میں علامہ راشد الخیری کے علاوہ ان کا کوئی ہم پلہ نہیں۔“

خواجه حسن نظامی نے مختلف مذاہب اور مختلف صوبوں کے لوگوں کی خصوصیات کا بھی جائزہ لیا ہے۔ انھوں نے ہندو مسلمان، سکھ، یوپی والے پنجابی اور دلی والے جیسے موضوعات پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ ان کے موضوعات کو دیکھ کر یہی یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ خواجه صاحب کے مخاطب عوام تھے۔ نظیر اکبر آبادی کی طرح وہ بھی خواص سے زیادہ عوام میں رہنا پسند کرتے تھے۔ اسی لئے ان کی دل چسپی کی چیزوں کو اپنا موضوع بناتے تھے۔ خواجه صاحب قلم کے سچے تھے۔ کبھی کسی مصلحت سے مجبور ہو کر حق اور صداقت سے روگردانی نہ کرتے۔ وہ ہر شخص کے بارے میں بہت سوچ سمجھ کر اپنی رائے بناتے۔ ان کی بے باکی اور حق گوئی کئی بڑے معرکوں کا سبب بنی تھی۔ خواجه صاحب کی تصانیف میں اپنی ادبی اہمیت کے لحاظ سے مضامین اول میں جگہ پانے کی حقدار ہیں۔ ان کے مجموعہ مضامین ”سی پارہ دل“ کو ایک مقام امتیاز حاصل ہے۔ یہ اس زمانے کی یادگار ہے، جب خواجه حسن نظامی اور ان کا فن عہد شباب تھا اور ان کی تہذیب کا



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

Urdu Mein Inshapardazi

Masail o Imkanaat

(Essay Writing in Urdu : Problems and Prospects)

by

Dr. Amanulla M.B.



**EDUCATIONAL
PUBLISHING HOUSE**

New Delhi - INDIA

ISBN 978-81-19225-52-1



978-81-19225-52-1

www.ephbooks.com



Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752

اکیسویں صدی اور فکرِ اقبال



زیرنگرانی

ڈاکٹر امان اللہ ایم بی

چیرمین شعبہ اردو مدراس یونیورسٹی، چنئی، ٹمیلناڈو، انڈیا

مرتب

ڈاکٹر تمیم احمد وی

چیرمین تنظیم فروغ اردو، چنئی، ٹمیلناڈو، انڈیا

+919444192513



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 63

تفصیلات

ISBN : **978-81-963783-7-0**
Name of book : **Eakkisween Sadi Aur Fikr-e-Iqbal**
By : **Dr.Thameem Ahmed V**
Year Of Printing : **2023**
Pages : **353**

نام کتاب : اکیسویں صدی اور فکر اقبال
موضوع : بین الاقوامی ویبناریس پیش کئے گئے مقالہ جات کا مجموعہ
زیر نگرانی : ڈاکٹر امان اللہ - ایم۔ بی [چیرمین شعبہ اردو مدراس یونیورسٹی]
مرتب : ڈاکٹر مفتی تمیم احمد قاسمی [چیرمین - تنظیم فروغ اردو چینی ٹمبل ناڈو]
صفحات : 353
سن اشاعت : 2023
کمپوزنگ : ایم، وائی، کے، ڈیزائنس وانمباڑی
زیر اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت انجمن قاسمیہ پیری میٹ چینی ٹمبل ناڈو انڈیا

کتاب ملنے کا پتہ :

Anjuman-e-Qasimiyah(Regd) & Tanzeem Farogh-e-Urdu

21/25, E.K.Guru Street, Periamet, Chennai. 600003. Tamilnadu. India

drthameemahmed786@gmail.com, anjumanqasimiyah@gmail.com

9444192513, 9940251340

Not for sale



114	ڈاکٹر محمد نصر اللہ خان	بال جبرئیل کا مطالعہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	19
119	ڈاکٹر انو پما پول	عصر حاضر میں علامہ اقبال کا تصور زمان و مکاں	20
123	ڈاکٹر تمیم احمد وی	اکیسویں صدی اور علامہ اقبال	21
131	ڈاکٹر عبدالرحیم۔ اے۔ ملا	اکیسویں صدی میں نوجوانوں کے لئے فکرِ اقبال کی اہمیت و ضرورت	22
136	مفتی محمد الیاس مظاہری	قرآن حکیم اور فکرِ اقبال اکیسویں صدی کے تناظر میں	23
147	ڈاکٹر رضیہ بی	اردو شاعری میں عہدِ اقبال کا مطالعہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	24
152	عائشہ صدیقہ۔ بے	اکیسویں صدی میں نظم ”مسجد قرطبہ“ کی معنویت	25
160	ڈاکٹر عرفات حسین شاہ	اکیسویں صدی میں قومی یکجہتی کی اہمیت اور فکرِ اقبال	26
164	محمد مجاہد خان ندوی	عصر حاضر میں امت مسلمہ کے لئے فکرِ اقبال کی اہمیت	27
172	میمونہ تحسین محمد اسماعیل	فکرِ اقبال میں عورت کا مقام اور اکیسویں صدی	28
178	ڈاکٹر صدیقی افروزہ خاتون	اقبال کا فلسفہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	29
181	یس۔ جی۔ ایسہ بیگم	اکیسویں صدی میں نوجوانوں کے لئے فکرِ اقبال کی اہمیت و ضرورت	30
186	ڈاکٹر عظمت اللہ	اقبال کا تصور حرکت و عمل اکیسویں صدی کے تناظر میں	31
190	ڈاکٹر نازنین سلطانی آصف احمد	فکرِ اقبال اور صوفیا کا تذکرہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	32
194	فوزیہ حبیب	اقبال کے تصور شاہین کی اہمیت اکیسویں صدی میں مسلم نوجوانوں کیلئے	33
199	ڈاکٹر یم۔ تزئین جمال	اقبال کا فلسفہ خودی ”اکیسویں صدی کے تناظر میں“	34
207	کے۔ نادرہ بیگم	اکیسویں صدی اور علامہ اقبال کا تصور مرد مومن / انسان کامل	35
213	شکیلہ بانو	علامہ اقبال کا تصور قومیت اکیسویں صدی کے تناظر میں	36
218	کریم النساء	علامہ اقبال کا تصور تعلیم اکیسویں صدی کے آئندہ میں	37
222	ڈاکٹر محمد یونس	اقبال کا اسلوب فن عصر حاضر کے تناظر میں	38

اکیسویں صدی میں نوجوانوں کے لئے فکر اقبال کی

اہمیت و ضرورت ایک جائزہ

پس۔ جی۔ ایس۔ بیگم اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، اسلامیہ ویمنس آرٹس اینڈ سائنس کالج، وانمباڑی۔

شاعر مشرق حکیم الامت فکر اسلام علامہ محمد اقبال کے افکار پوری نسل انسانی کے لئے خصوصاً امت مسلمہ کے نوجوانوں کے لئے علم و دانش کا مخزن ہیں۔ علامہ کا پیغام امن، ترقی، خوشحالی، محبت اور سر بلندی کا پیغام ہے۔ آپ کی امیدیں نوجوان طبقے کے ساتھ سب سے زیادہ وابستہ تھیں۔ آپ سمجھتے تھے کہ نوجوان نسل قوم کا مستقبل ہے، اگر یہ نسل تعلیم یافتہ، باصلاحیت، مہذب اور روشن دماغ ہوگی تو قوم کا مستقبل تابناک ہوگا، بصورت دیگر قوم اندھروں میں بھٹکتی رہے گی۔ گویا قوم کا مستقبل نسل نو کے ساتھ وابستہ ہے۔ اکیسویں صدی میں ہم نے اپنی نوجوان نسل کی علمی و فکری اور نظریاتی تربیت کس طرح کرنی ہے اس حوالے سے علامہ اقبال کی فکر اور سوچ بہت اہم ہے۔ اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ اس قوم کی تعمیر کا راستہ صرف اقبال ہی کا راستہ ہے۔ ہمارے پاس تعمیر زندگی، حالات کو سمجھنے اور بطور تہذیب اپنے آپ کو آگے لے کر چلنے کی فکر اقبال کے علاوہ کوئی ایسی سبیل موجود نہیں ہے، جہاں ہمیں ہمارے سوال کا جواب ملتا ہو اور مسائل کا ایک قابل فہم حل میسر آسکے۔ یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں کہ اگر ہم اقبال کو نظر انداز کر کے آگے بڑھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم تہذیبی، سیاسی اور ملی طور پر ڈیڑھ سو سال پیچھے رہ کر سوچ رہے ہیں۔ اگر ہم اقبال کو رد کر کے مستقبل میں قدم رکھتے ہیں تو ہم بہت ہی فکری پسماندگی کے ساتھ قدم رکھ رہے ہوں گے۔ اقبال بنیادی طور پر انقلاب کے شاعر ہیں۔ آپ کے لب و لہجہ آج تک اردو شاعری کے سفر میں منفرد اور مخصوص ہے۔ بانگ درا میں طلبائے علی گڑھ کے نام انہوں نے جو پیغام دیا ہے، اس کا آغاز ہی یوں ہوتا ہے کہ :

اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے

علامہ اقبال تو محض ایک شاعر ہی نہیں بلکہ آپ کی فکر تو ہماری ملی قومیت کی اساس ہے۔ کیونکہ خود آپ کے

افکار کے منابع میں ترویج قرآن اور اسوۂ رسول کریم کو حاصل ہے۔ بقول اقبال :

Principal



”مسلمان نوجوانوں کی تعلیمی اساس اگر دینی اور اخلاقی نہ ہو تو اس میں سرچشمی بلند نظری

اور خودداری کے وہ اور اوصاف حسد نہیں پیدا ہو سکتے جو اسلامی سیرت کے لئے مایہ امتیاز ہیں۔“

علامہ اقبال کے سامنے نوجوان عام طور پر زندگی کی حقیقتوں سے بے خبر نہ تھے بلکہ اعتماد اور ایمان کی دولت سے

بھی محروم تھے ایک موقع پر یہ بات آپ نے بہت ہی دکھ سے کہی کہ :

”آج کل تعلیم زیادہ ہے، لیکن علم نہیں ہے، پہلے زمانہ میں تعلیم کم تھی لیکن علم زیادہ ہوا کرتا تھا“

آپ نے صرف اپنے عہد کے نوجوان نسل کو ہی خود شناس نہیں کیا بلکہ آنے والی ہر مسلمان نسل کو بھی ماضی کے حوالے

سے مستقبل کے اجالے کی طلوع کی اطلاع دی ہے۔ علامہ اقبال نے زوال امت کے جو اسباب گنوائے ہیں ان میں

سے ایک نوجوان کی سیرت کی تعمیر پر دی ہے انہیں گفتار و کردار میں اللہ کی برہان دیکھنا چاہتے تھے۔ قہاری و غفاری

وقدوسی و جبروت کے عناصر سے ان کے وجود کی ترکیبی تشکیل دیکھنے کے آرزو مند تھے اور ان کا پیکر یوں تراشتے ہیں کہ :

”بے داغ ہے مانند سحران کی جوانی“

علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں جگہ جگہ اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا ہے۔ وہ نوجوانوں سے محبت کرتے

تھے، ان پر رشک کرتے تھے وہ چاہتے تھے کہ نوجوانوں میں آفاقیت، جہاں بینی، دور اندیشی اور دور بینی ہو ان کے اندر

ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا حوصلہ ہو، بقول شاعر :

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

آج اگر دیکھا جائے تو نوجوان نسل کی فکر اقبال سے دور مغربی تہذیب کی زیادہ دلدادہ ہے۔ اقبال کے شاہین

اپنی منزل کو خودی کے راستوں پر کھوجنے کے بجائے کسی اور ہی سمت گامزن ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضرت

علامہ اقبال کی شاعری صرف اس دور کے نوجوانوں کے لئے تھی؟ ایسا نہیں ہے، آج کی نسل کے لئے بھی اور آنے والی

نسلوں کے لئے بھی، کیونکہ اقبال نے کبھی نہیں چاہا کہ ہماری نسل مغرب کی تقلید کرے بلکہ وہ چاہتے تھے کہ ہم اپنے

اسلاف کی زندگیوں کو اپنا آئیڈیل بنائیں۔ اقبال جانتے تھے کہ مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک مادی ترقی کی طرف

لے تو جاتی ہے لیکن روحانی اقدار کو پیچھے چھوڑ جاتی ہے۔

نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

عقبانی روح جب پیدا ہوتی ہے جوانوں میں



نہیں تیرا نشمین قصر سلطانی کے گنبد پر تو شائین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں
ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے معاشرے کو مثبت رخ سوچنے کی فکر دی ہے اور نوجوانوں کو انقلابی پیغام کی طرف ابھارا
ہے۔ آپ نے اپنی قوم کی رہنمائی کے لئے اپنے مستقبل کی قربانی دینے کو ترجیح دی۔ علامہ اقبال نے نوجوانوں کو
خدمت کی فکر سے آراستہ کیا ہے اور تصویر کا دوسرا رخ دکھانے کی کوشش کی ہے، جہاں ہے تیرے لئے، تو نہیں جہاں
کے لئے، کے پیرائے میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ انسان کو رب نے بہترین مخلوق قرار دیا ہے۔ یہ
ہمارے عظمت کی دلیل ہے، اس لئے اقبال نے تسخیر کا کام اپنے شائین یعنی نوجوانوں کے سپرد کیا ہے۔ مسلم نوجوانوں کی
زندگی صرف یہ نہیں ہونی چاہیے کہ وہ تعلیم اس لئے حاصل کریں کہ انہیں ملازمت مل جائے یا دولت کمائیں۔۔۔۔۔ بلکہ
اقبال نے نوجوانوں کو ان کا ماضی یاد دلاتے ہوئے کہا ہے کہ تمہارے اسلاف نے اس دنیا کی رہنمائی کی ہے۔
علامہ نے نوجوانان اسلام کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں احساس دلایا ہے کہ وہ تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں اور کردار پر
روشنی ڈالیں۔ اپنے وطن کی تعمیر کے لئے نوجوانوں کو قلم اور کتاب سے رشتہ استوار کرنا ہوگا، علمی صلاحیتوں کو فروغ دیتے
ہوئے غفلت اور لاپرواہی کے رویے کو

ترک کرنا ہوگا یقیناً ہم اس معاشرے کی تعمیر کر سکیں گے۔

قناعت نہ کر عالم رنگ و بو پر چمن اور بھی آشاں اور بھی ہیں

علامہ اقبال کہتے ہیں، نوجوان کسی بھی قوم کی طاقت و قوت کا اصل سرچشمہ ہوتے ہیں، جس قوم کو فعال اور مخلص
نوجوان مل جائے وہ قوم دین و دنیا دونوں اعتبار سے ترقی کرتی ہے۔ کسی بھی معاشرے کا آئینہ اس کا فرد ہوتا ہے اگر فرد
ٹھیک ہے تو معاشرہ ٹھیک ہے، اگر فرد میں خرابی ہے تو معاشرے میں خرابی ہے۔ یہ وہ فکر ہے اقبال کی جس میں وہ
نوجوان کو ایک مثالی فرد سے مثالی معاشرے کی تشکیل کی جانب بلا تے ہیں۔ جیسے اقبال کہتے ہیں :

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

بطور نوجوان معاشرے میں یہ دیکھنا چاہیے کہ، اپنے قول اور فعل سے مثبت تبدیلی آ رہی ہے یا منفی؟ آج کا نوجوان
معاشرے میں موجودہ لوگوں کے لئے آسانی کا باعث بن رہا ہے یا مشکل؟ ہر نوجوان کے لئے شاعر مشرق کی زندگی ایک
مثالی زندگی ہے جو جدوجہد سے بھرپور ہے۔ علامہ اقبال تین سال مغرب میں رہے اور وہیں کی تین بڑی یونیورسٹیوں سے



تین بڑی ڈگریاں اعزاز کے ساتھ حاصل کیں، ایسا شاندار تعلیمی ریکارڈ آج کے نوجوان کے لئے نمونہ عمل ہے۔ آج کے نوجوان میں، بد قسمتی سے وہ لگن اور وہ کاوش ناپید نظر آتی ہے۔ آپ برصغیر ہندوپاک میں واحد شخصیت تھے جنہوں نے صرف تیس سال کی عمر میں دنیا کی سات زبانوں میں عبور حاصل کیا۔ آپ نے اپنی ذات کو رول ماڈل کے طور پر نوجوانوں کے سامنے پیش کیا۔ ”نوجوان کے نام“ یہ بال جبرئیل کی مختصر سی نظم ہے، اس میں علامہ نے قوم کے ایک ایسے نوجوان سے خطاب کیا ہے جو تن آسانی اور عیش و عشرت کی زندگی کا خوگر ہو چکا ہے۔ اقبال اس نوجوان کو نصیحت کرتے ہیں اور اس کے پردے میں قوم کے تمام نوجوانوں کو یہ تعلیم دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے اصل و اعلیٰ منصب سے واقف ہوں۔ بعض نظموں میں تو وہ براہ راست نوجوانوں سے مخاطب ہیں، جیسے ”طلبہ علی گڑھ کالج کے نام“، خطاب بہ نوجوانان اسلام، ایک فلسفہ زدہ سیدزادے کے نام“ وغیرہ۔ ابتدائی دور کی نظم ”عبدالقادر کے نام“ (بانگ درا، ص ۱۳۲) بظاہر فرد واحد کا نام ہے، لیکن فی الحقیقت اس نظم کے حوالے سے اقبال نے تمام نوجوانوں تک اپنی بات پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح اقبال خود قوم کے نوجوانوں کے لئے ہمیشہ فکر مند رہتے تھے ان کی آرزو تھی کہ اسی طرح نوجوانوں کے اندر بھی احساس اور قوم کا درد پیدا ہو۔ بال جبرئیل کی نظم ”ساقی نامہ“ میں کہتے ہیں:

خرد غلامی سے آزاد کر
جوانوں کو پیروں کا استاد کر
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرئی سوز صدیق دے
جگر سے وہی تیر پار کر
تمنا کو سینوں میں بیدار کر

جوانوں کو سوز جگر بخش دے
مرا عشق، میری نظر بخش دے (بال جبرئیل، ص ۱۲۳)

آپ علامہ کی کوئی بھی نظم اٹھالیں یا کوئی اقتباس پڑھ لیں تو معلوم ہوگا کہ انقلاب سے کم کچھ بھی نہیں کیا، اقبال کا پیغام ہر صدی کے نوجوان کے لئے مشعل راہ ہے، اقبال امت کا حکیم ہے۔ حکیم کو معلوم ہوتا ہے کہ کس کو کیا مرض ہے۔ اقبال نے قدیم سے قدیم اور اپنے زمانے کے جدید تقاضوں پر بھی لکھا۔ آپ کا پیغام نوجوانوں کو ہیرا بنانے کی طاقت رکھتا ہے۔ ایک نوجوان کی محبت درجہ کمال سے کم نہیں ہونی چاہیے جیسے اقبال کی محبت ہے۔ علامہ اقبال جب اپنے محبوب کو مخاطب کرتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ:

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجودا لکتاب
گنبد آگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

علامہ نے ”شائین“ سے مماثلت دے کر نوجوان نسل کے لئے ایک شاندار پیغام دیا ہے۔ نوجوانوں کو شائین کی مثل ہونا چاہیے جو کہ بلند پرواز اور تنہائی پسند ہے، جس سے تخیل کی بلندی اور مادیت کی نفی کا خیال ابھرتا ہے۔ اقبال کا تصور شائین محض ایک شاعرانہ تخیل نہیں بلکہ اس میں اسلامی فکر کی تمام صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔ علامہ کہتے ہیں انسان کے سامنے ایک بلند ہدف ہے اسے صرف اسی کو سامنے رکھ کر پرواز کرنی چاہیے۔ کسی منزل پر نہیں رکنا چاہیے، بلکہ مسلسل جو پرواز رہنا چاہیے۔ اقبال نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں:

تو شائین ہے پرواز ہے کام تیرا تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں
اسی روز و شب میں الجھ کر رہ جا کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

جی ہاں اقبال کا نوجوان تو نام ہے اس ذوق یقین کا، پیدا ہو جائے تو غلامی کی زنجیریں کٹ جایا کرتی ہیں، اقبال کا نوجوان تو نام ہے اس سوچ کا جو آدمی کو ہزار سجدوں سے نجات بخشتی ہیں، اقبال کا نوجوان تو نام ہے اس تصور کا، جو نوجوانوں کو اتنا عظیم کرتی ہے کہ منزل خود انہیں پکارا کرتی ہے، اقبال کا نوجوان تو نام ہے اس جذبے کا کہ جہاں صلہ شہیدت و تاب جاودانہ ہوا کرتا ہے۔

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم جہاد زندگانی میں ہیں یہی مردوں کی شمشیریں

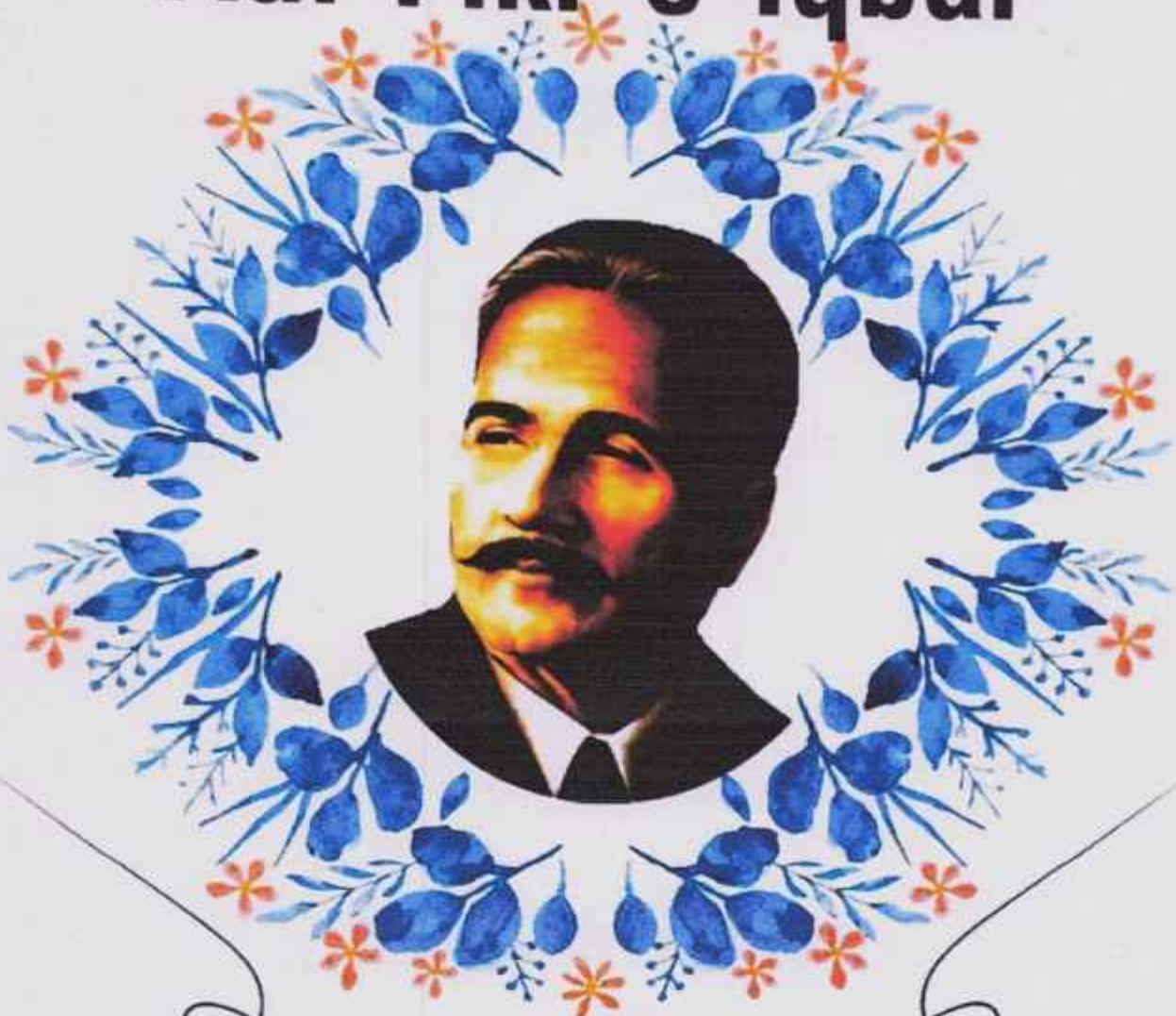
ہم آج بھی زندہ قوم بن سکتے ہیں اگر ہماری سوچ زندہ اور آزاد ہو جائے اور جس کی سوچ زندہ ہو، وہی اقبال کا شائین ہے۔ اس امت کا حکیم، امت مسلمہ کے نوجوانوں کو محبت، وفا، ایمان، حق، دیانت، صداقت، شجاعت، حسن اخلاق، خودی، آزادی، حریت اور ادب کی دوا دیتے ہیں جو ایک قوم کے بہترین مستقبل کی ضمانت دیتے ہیں۔ الغرض امت مسلمہ ہی وہ امت ہے جس کے پاس پوری دنیا پر حکومت کرنے کا نظریہ موجود ہے۔ اور اللہ کا بھی وعدہ ہے کہ اللہ دین اسلام کو غالب ٹھہرائے گا، اب اس ملت کی باگ ڈور اس نوجوان کے ہاتھ میں ہے جن کو ہمیشہ بلند پرواز رہنا چاہیے، اور بلند پرواز کے ذریعہ ہی آج کا نوجوان مسلمان کمال، سعادت، عزت اور غلبہ کی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔

S. G. Anisa Begum Assistant Professor, Department of Urdu, Islamiah Women's Arts & Science College, Vaniyambadi -635752.

Mobile No : 8610105672. E-mail : anisabegum085@gmail.com



Eakkisween Sadi Aur Fikr-e-Iqbal



Under Supervision : **Dr.Amanulla M.B**
Chairman, Dept of Urdu, Asst Prof, Dept of Arabic,
Persian & Urdu, University of Madras, Chennai, India

By : **Dr. Thameem Ahmed V**
Chairman, Tanzeem Farogh-e-Urdu,
Chennai, Tamilnadu, India. 94441 92513



ISBN : 978-81-963783-7-0



Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

اردو ادب کے فروغ
میں
مذہبی ادب کا کردار

مرتبین

ڈاکٹر لیس، محمد یاسر حافظ محمد سیفنی عمری



Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	اردو ادب کے فروغ میں مذہب کا کردار
مرتبین	:	ڈاکٹر لیس محمد یاسر، حافظ محمد سعید عمری
سن اشاعت	:	2023ء
صفحات	:	250
قیمت	:	300
ISBN	:	9 788196 647200
ناشر	:	شعبہ اردو، سی عبدالکلیم کالج (خود مختار) میل و شارم، ضلع رانی پیٹ، ٹمل ناڈو موبائل نمبر: 9894014664

URDU ADAB KE FROUGE ME MAZHABI ADAB KA KIRDAR
Editors
Dr.S.MOHAMED YASSIR, HAFIZ MOHAMMED SAIFI OOMERI
Publisher
C.ABDUL HAKEEM COLLEGE (AUTONOMOUS)
MELVISHARAM - 632509 RANIPET DISTRICT,
TAMILNADU,INDIA



2

Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

152	ڈاکٹر ایس فی نور اللہ	مسدس حالی کا مذہبی تناظر	۲۳
156	کے نادرہ بیگم	مسدس حالی کا مذہبی تناظر	۲۳
159	ڈاکٹر ایس محمد یاسر	کلام اقبال میں قرآنی تلمیحات	۲۵
166	گلزار احمد ماگرے	اقبال کی غزلوں میں قرآنی تلمیحات	۲۶
169	ایس جی امیہ بیگم	علامہ اقبال کا اسلامی فلسفہ ایک مختصر جائزہ	۲۷
172	نثار احمد ڈار	اقبال کا تصور عشق اور مولانا روم	۲۸
175	ساجد منیر	علامہ اقبال اور مولانا روم کا تصور عشق	۲۹
178	ڈاکٹر بشیرہ سلطانہ	ڈپٹی نذیر احمد کی اسلام پسندی توبہ الصوح کے حوالے سے	۳۰
181	ارشاد علی	فسانہ جہلا میں مذہبی اقدار	۳۱
184	کریم النساء	نسیم حجازی کے ناولوں میں مذہبی اقدار	۳۲
187	فوزیہ حبیب	تاریخی ناول 'صلاح الدین ایوبی' کا مختصر جائزہ	۳۳
190	شاہین انصاری	انتظار حسین کے ناولوں میں اساطیری پہلو کی عکاسی	۳۳
194	ڈاکٹر ایس محمد مدثر	امیر النساء کے افسانوں اور ناولوں میں اسلام پسندی	۳۵
199	ڈاکٹر محمد امین اللہ	امجد حیدر آبادی کے کلام میں اسلام کی ترجمانی	۳۶
203	ڈاکٹر شیخ فاروق باشاعمری	اردو زبان کے فروغ میں مذہبی صحافت کا رول	۳۷
208	ڈاکٹر ایم سعید الدین	شعبہ احمد کاف کے افسانوں میں اخلاقی رجحانات	۳۸
215	ڈاکٹر محمد نزار احمد	ستار فیضی کی شاعری میں مذہبی عناصر	۳۹
219	ڈاکٹر اے ایم مسعودہ تسکین	حفیظ جالندھری کا 'شاہنامہ اسلام' کا مختصر جائزہ	۴۰
224	ڈاکٹر کے ایچ کلیم اللہ	حافظ کرناگی کی رباعیوں میں قرآنی آیات کی ترجمانی	۴۱
229	ڈاکٹر فضل الرحمن	اردو نعت کے فروغ میں غیر مسلم دہلوی شعرا کی خدمات	۴۲
232	طارق پارے	اردو کے غیر مسلم نعت گو شعرا	۴۳
236	اشتیاق احمد	جماعت اسلامی کا مذہبی لٹریچر اور اردو کا فروغ۔۔	۴۴
243	نذیر احمد گنائی	اردو شاعری میں تصوف	۴۵
247	ڈاکٹر شاہدہ مناف	اردو ادب میں ہندوستانی تہواروں کا تذکرہ	۴۶
249	حافظ محمد سیفی عمری	اردو میں مذہبی کتابیں	۴۷



علامہ اقبال کا اسلامی فلسفہ - مختصر جائزہ

یس۔ جی۔ ایسہ بیگم

اسلامیہ ایمنس آرٹس اینڈ سائنس کالج، وانمباڑی

علامہ اقبال ایک ہمہ جہت شاعر ہیں۔ وہ شاعر ہونے کے ساتھ، مفکر اور فلسفی بھی ہیں۔ ایک ایسے مفکر جنہوں نے حیات و کائنات کے مختلف اور متنوع مسائل پر غور و فکر کیا۔ علامہ کی شاعری عروج رفتہ کی صدا ہے، ان کے افکار و نظریات عظمتِ مسلم کے لئے ایک بہترین توجیہ اور جواز فراہم کرتے ہیں، اور اسلام کی انقلابی، روحانی اور اخلاقی قدروں کا پُر اثر پیغام ہے۔ ان کی شاعری میں نرمی جذباتیت ہی نہیں بلکہ وہ حرکت و عمل کا ایک مثبت درس بھی ہے۔ اس سے انسان میں خودی کے جذبے پر وان چڑھتے ہیں اور ملت کا تصور نکھرتا ہے۔ ناقدین نے علامہ اقبال کی شاعری کو مختلف پہلوؤں سے پرکھا اور اس کے تنقیدی پہلوؤں کا بھی جائزہ لیا ہے۔ غور کیا جائے تو علامہ کی شاعری اسلام کے بنیادی عقائد جن میں سچائی، عبادات سے محبت، عشقِ خداوندی اور عشقِ رسول ﷺ سے عبارت ہے۔

علامہ اقبال کی فکر، توحید اور عشقِ رسول اللہ سے جڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے امت محمدیہ کو یہ پیغام دینے کی مسلسل کوشش کی کہ خود کو جانو اور پہچانو، اپنے آپ کو مایوسی اور یاسیت سے نکالو، اور خود کو قائم و بحال رکھو۔ اس سلسلہ میں جو بھی معرکہ لڑنا پڑے لڑنے کے لئے تیار رہو۔ علامہ اقبال آج اپنی زندہ فکر کی وجہ سے زندہ ہیں۔

اقبال کی فکر اسلامی نظریاتی و تہذیبی پیغام کی علمبردار ہے، علامہ نے ترجیحاً نوجوانوں کو خطاب کیا اور باور کرایا کہ قوم کو با کردار اسلامی نظریہ پر چنگلی سے قائم اور جمے ہوئے نوجوان ہی ملت اسلامیہ کی ضرورت ہیں۔ علامہ اقبال نے برصغیر کے مسلمانوں میں بالخصوص فکر جاگر کی اور اس کی آبیاری کی کہ ”قوموں کی حیات ان کے تخیل پر ہے موقوف“ یعنی کوئی قوم فکر و نظر سے محروم ہو تو انہیں تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اقبال نے باور کرایا کہ قرآن کریم اپنے نظریہ حق کا کرشمہ بتاتا ہے کہ اپنے ماننے والوں کو تارکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے، اس کے اثر سے دل و دماغ کی قوتیں جاگ اٹھتی ہیں۔ جو یہ کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو خیر و شر کا شعور زندگی کو جگمگادیتا ہے اور جو حق کا دامن چھوڑ دے، اسے طاغوتی طاقتیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں میں ڈال دیتی ہیں۔



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

علامہ اقبال عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے مفکر اور فلسفی بھی ہیں۔ علامہ اقبال مسلمانان برصغیر کے ایک عظیم محسن ہیں، مسلمانوں کو غیر اسلامی نظریات سے مرعوب نہ ہونے اور اپنی دین، ثقافت اقدار سے گہری وابستگی کے ذریعے نشاۃ الثانیہ کی راہ دکھائی۔ مصباح الحق صدیقی رقم طراز ہیں:

”اقبال نے پوری امت مسلمہ کے مسائل پر قلم اٹھایا ہے، وہ پوری دنیا کے اتحاد کے علمبردار تھے۔ اس اتحاد کے لئے وہ کسی سیاسی دباؤ کے قائل نہیں تھے۔ وہ یہ یگانگت صحیح قسم کے جذبات اخوت اسلامی کے ساتھ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ان کے اس اتحادی بنیاد اسلام کے نظریہ حریت فکر و اظہار رائے اور مساوات ہے۔“ (اقبال افکار و خیالات۔ ص ۱۳۲)

علامہ نے یہ بھی پیغام دیا اور اپنی فکر کو آشکار کیا کہ نظریہ کی قوت پنہاں کا کمال یہ ہے کہ اپنے ماننے والوں کو جذبہ دیتا ہے کہ ڈرو نہیں، غم نہ کرو تم حق پر ہو تم کو ہی غلبہ پانا ہے، اللہ کی رحمت اور تائید ایسی طاقت ہے جو حزب اللہ کو غلبہ دیتی ہے۔ علامہ اقبال کی فکر صرف فلسفہ نہیں یقین محکم ہے، اس کی نگاہ میں محض فلسفیانہ قیاس، شاعرانہ خواب مطمئن نہیں کر سکتی زندگی میں معرکہ آرائی کے لئے زندہ عامل ناگزیر ہے۔ اسلامی نظریاتی، فکری کام کرنے والے کے لئے فکر و تخیل کی بنیاد پختہ عقیدہ محکم ایمان ہی ہے جو ثبات زندگی اور کشمکش حیات کو قوت دیتا ہے۔ علامہ اقبال نے کہا۔

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں علامہ نے شمشیر برآں کو یقین محکم قرار دیا۔ علامہ اقبال نہ صرف مسلمانوں بلکہ پورے بنی نوع انسان کو اپنے حیات بخش پیغام سے نوازا۔ ان کے احساس کمتری کو دور کر کے ان میں خودی اور خودداری کا جذبہ بیدار کیا۔ عمل سے غافل قوم کو سعی پیہم کا درس دیا۔ علامہ کی ولولہ انگیز شاعری نے مسلمانان برصغیر کو حریت فکر سے آشنا کیا۔ ان کے انقلابی فکر و فلسفہ سے عالم انسانیت کو بالعموم اور عالم اسلام کو بالخصوص ایک نیا جذبہ اور ولولہ ملا جس کی ضیا پاشیوں سے عصر حاضر میں بھی تمام انسانیت بلا لحاظ مذہب و ملت روشنی حاصل کرتی جا رہی ہے۔ سید ابوالحسن علی ندوی کہتے ہیں۔

”اقبال حکمت و فلسفہ اور دوسرے علوم و نظریہ میں بھی اپنی ایک مخصوص رائے رکھتے

ہیں۔“ (نقوش اقبال، ص ۹۹)

ابتدا میں علامہ اقبال کی نظم ”شکوہ“ پر علمائے اسلام نے بھی تنقید کی جس میں علامہ نے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو کر تاریخ اسلام کے متعدد حوالوں سے شکوہ و شکایت کی ہے تاہم انہوں نے نظم ”جواب شکوہ“



لکھ کر علماء کا گلہ بھی دور کر دیا۔ دوسری جانب مرد مومن کا فلسفہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ علامہ اقبال نے ایک مقام پر یہ فلسفہ انتہائی سادہ الفاظ میں ایک ہی شعر میں سمودیا ہے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن یعنی مرد مومن کو چاہیے کہ، اس کے افکار اور کردار دونوں قرآن کے سانچے میں اس طرح ڈھل جائے کہ وہ خود بھی قرآن ہی محسوس ہو۔ انسانی تاریخ، تمام علوم اور ہر طرح کے تمدن تعمیر ہی نہیں ہو سکتا اگر ایمان و یقین پر مبنی اعتقاد کی اساس مہیا نہ ہو، اقبال فرماتے ہیں۔

دین ہو، فلسفہ ہو، فقیر ہو، سلطانی ہو ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر
حرف اس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں ہو گیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر
علامہ اقبال نے اپنے پیغام کے ذریعے قوم کو حرکت و عمل کا پیغام دیا۔ ان افکار، اسلامی تعلیمات سے کامل ہم آہنگی کے مظہر ہیں۔ علامہ اقبال نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ انسانی زندگی کے ہر دور میں قرآن پاک میں انسانوں کی راہ نمائی کی اہلیت بدرجہ اتم موجود ہے اور قرآن کے اساسی حقائق کبھی دفتر پارینہ نہ بنیں گے۔ علامہ کا تصور یہ تھا کہ ملت اسلامیہ کے لئے قرآن، آئین حیات کا اور اخلاق محمدی، اسوہء زندگی کا کام کرتا ہے۔ علامہ نے رسالت ﷺ کو مثالی خودی کا ایک نمونہ اور پیکر بنا کر پیش کیا ہے۔ علامہ اقبال نے رسول کریم کی ثنائیوں کی ہے

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
علامہ کے نزدیک اسلام سراپا حرکت ہے اور ہمہ جہتی جدوجہد کا نام ہے۔ علامہ اقبال کا خیال یہ تھا کہ خاطر جبلت و خالق طبیعت سے ہر لمحہ ہدایت طلب کرتے رہنا اور بہتر تقدیر کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیے۔ وہ بال جبرئیل میں کہتے ہیں۔

تری دعا سے فضا تو بدل نہیں سکتی مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تو بدل جائے
الغرض علامہ اقبال کا شاعری کا واحد مقصد یہ ہے کہ عام انسان فلسفہ خودی کو سمجھ کر اور عشق رسولؐ سمجھ کر اور عشق رسولؐ میں غرق ہو کر، مرد مومن بن جائے۔ ان کا فلسفہ مرد مومن یہی ہے کہ نئی نسل اپنے اندر اسلامی تصورات فروغ دیں اور اپنے نفس پر قابو رکھے اور طبیعت نیابت الہی سے اپنی زندگی میں تبدیلی لائے اور عمل صالح سے مرد مومن کا مرتبہ حاصل کر لیں۔



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

Urdu Adab Ke Faroug mai Mazhabi Adab Ka Kirdar

اردو زبان و ادب کے ظرف میں بہت وسعت ہے۔
اسلامیات اور دیگر مذہبی لٹریچر کی اردو ادب میں بڑی اچھی
کھپت ہو سکتی ہے، اس سے ہمارا ادب نہ صرف تازہ اور توانا
بنے گا بلکہ زبان و ادب سے عوام کی دلچسپی میں جو زبردست کمی
دیکھنے کو مل رہی ہے یہ کمی بھی دور ہو جائے گی۔ آج مذہبی
نظریات و تعلیمات میں عوام کی دلچسپی بڑھ رہی ہے، مذہب
بے زاری کے بادل جو کیونسٹوں کے گمراہ کن پروپگنڈہ سے
عوام کے ذہنوں پر چھائے ہوئے تھے وہ اب چھٹنے لگے ہیں۔
اردو ادب کو بھی ان زنجیروں سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیے۔
پروفیسر قاضی حبیب احمد



Edited By:

Dr S. Mohamed Yassir
Hafiz Mohammed Saifi Omeri

Principal
Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

اکیسویں صدی اور فکرِ اقبال



زیرنگرانی

ڈاکٹر امان اللہ ایم بی

چیرمین شعبہ اردو مدراس یونیورسٹی، چنئی، ٹمسلنا ڈو، انڈیا

مرتب

ڈاکٹر تمیم احمد وی

چیرمین تنظیم فروغ اردو، چنئی، ٹمسلنا ڈو، انڈیا

+919444192513



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

تفصیلات

ISBN : **978-81-963783-7-0**
Name of book : **Eakkisween Sadi Aur Fikr-e-Iqbal**
By : **Dr.Thameem Ahmed V**
Year Of Printing : **2023**
Pages : **353**

نام کتاب : اکیسویں صدی اور فکر اقبال
موضوع : بین الاقوامی ویبنار میں پیش کئے گئے مقالہ جات کا مجموعہ
زیر نگرانی : ڈاکٹر امان اللہ۔ ایم۔ بی [چیرمین شعبہ اردو مدراس یونیورسٹی]
مرتب : ڈاکٹر مفتی تمیم احمد قاسمی [چیرمین۔ تنظیم فروغ اردو چینی ٹمبل ناڈو]
صفحات : 353
سن اشاعت : 2023
کمپوزنگ : ایم، وائی، کے، ڈیزائنس وانمباڑی
زیر اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت انجمن قاسمیہ پیری میٹ چینی ٹمبل ناڈو انڈیا

کتاب ملنے کا پتہ :

Anjuman-e-Qasimiyah(Regd) & Tanzeem Farogh-e-Urdu

21/25, E.K.Guru Street, Periamet, Chennai. 600003. Tamilnadu. India

drthameemahmed786@gmail.com, anjumanqasimiyah@gmail.com

9444192513, 9940251340

Not for sale



114	ڈاکٹر محمد نصر اللہ خان	ہال جبرئیل کا مطالعہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	19
119	ڈاکٹر انور پھانپال	عصر حاضر میں علامہ اقبال کا تصور زمان و مکاں	20
123	ڈاکٹر تقییم احمد وی	اکیسویں صدی اور علامہ اقبال	21
131	ڈاکٹر عبدالرحیم۔ اے۔ ملا	اکیسویں صدی میں نوجوانوں کے لئے فکر اقبال کی اہمیت و ضرورت	22
136	مفتی محمد الیاس مظاہری	قرآن حکیم اور فکر اقبال اکیسویں صدی کے تناظر میں	23
147	ڈاکٹر رضیہ بی	اردو شاعری میں عہد اقبال کا مطالعہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	24
152	عائشہ صدیقہ۔ بے	اکیسویں صدی میں نظم ”مسجد قرطبہ“ کی معنویت	25
160	ڈاکٹر عرفات حسین شاہ	اکیسویں صدی میں قومی یکجہتی کی اہمیت اور فکر اقبال	26
164	محمد مجاہد خان ندوی	عصر حاضر میں امت مسلمہ کے لئے فکر اقبال کی اہمیت	27
172	میونہ محمد اسماعیل	فکر اقبال میں عورت کا مقام اور اکیسویں صدی	28
178	ڈاکٹر صدیقی افروزہ خاتون	اقبال کا فلسفہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	29
181	یس۔ جی۔ ایسہ بیگم	اکیسویں صدی میں نوجوانوں کے لئے فکر اقبال کی اہمیت و ضرورت	30
186	ڈاکٹر عظمت اللہ	اقبال کا تصور حرکت و عمل اکیسویں صدی کے تناظر میں	31
190	ڈاکٹر نازنین سلطانیہ آصف احمد	فکر اقبال اور صوفیاء کا تذکرہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	32
194	فوزیہ حبیب	اقبال کے تصور شاہین کی اہمیت اکیسویں صدی میں مسلم نوجوانوں کیلئے	33
199	ڈاکٹر کریم۔ تزئین جمال	اقبال کا فلسفہ خودی ”اکیسویں صدی کے تناظر میں“	34
207	کے۔ نادرہ بیگم	اکیسویں صدی اور علامہ اقبال کا تصور مرد مومن / انسان کامل	35
213	شکیلہ بانو	علامہ اقبال کا تصور قومیت اکیسویں صدی کے تناظر میں	36
218	کریم النساء	علامہ اقبال کا تصور تعلیم اکیسویں صدی کے آئینہ میں	37
222	ڈاکٹر عرفانہ بیگم	اقبال کا اسلوب فن عصر حاضر کے تناظر میں	38

علامہ اقبال کا تصورِ تعلیم --- اکیسویں صدی کے آئینہ میں

کریم النساء، اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، اسلامیہ ویمنس آرٹس اینڈ سائنس، کالج، وانمباڑی

علامہ اقبال ملتِ اسلامیہ کے ان افراد میں سے ہیں، جو ہماری تاریخ کا حصہ ہیں۔ آپ کی تعلیمات کا منبع اسلام ہے۔ اقبال کے تمام تصورات و نظریات اسلام کی روشنی میں تشکیل پاتے ہیں، آپ تعلیم کے ذریعہ خودی کو جلادے کر قوم کے افراد کو جہادِ زندگی کے مردانِ غازی بنانا چاہتے ہیں، علامہ آپ نے اپنی تحریروں، خطابات اور شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں علم کے حصول کی تحریک کو بیدار کی۔ ان میں علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔ علامہ اقبال نے علم حاصل کرنے کے مختلف زاویوں اور اندازِ تعلیم کو پیش کیا علم حاصل کرنا بے شک ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔

علامہ اقبال نے بار بار مسلمانوں میں تعلیمی شعور پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن بد قسمتی سے مسلمان تعلیمی میدان میں پیچھے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ترقی نہ کر سکے۔

علامہ اقبال ایسے علم کے حصول کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو مسلمانوں کی روحانی صلاحیتوں کو پیدا کرے۔ اگر بندہ علم حاصل کرنے لگ جائے تو ایسے مشاہدات قدرت کی لذتیں بھی حاصل ہو جائیں گی اور وہ ان کی تسخیر کرنے میں بھی کامیاب ہو جائے گا۔

علامہ اقبال کا نظریہ تعلیم قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ آپ مسلمان کے لئے قرآن کی تعلیم کو اولیت دیتے ہیں کیونکہ اسلام کا مقصد انسان کو پروان چڑھانا ہے۔ اقبال دورِ جدید کے مسلمان ہیں اور آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، سلطان محمود غزنوی، صلاح الدین ایوبی جیسی صفات کا عکس نوجوانوں میں ہمیشہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اقبال کا تصور تعلیم کا اولین مقصد خود نگری اور خود شناسی کو قرار دیتے ہیں۔ آپ کے نزدیک جو شخص تعلیم حاصل کرنے کے باوجود اپنے آپ کو پہچاننے سے قاصر ہے، اپنی ذات کے ادراک سے بے بہرہ ہے، علامہ اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ مسلمان مغربی تعلیم کے زیر اثر اپنے مذہب اپنی تہذیبی روایات کے ساتھ ساتھ اپنی اقدار کو بھی فراموش کر چکے ہیں۔

علامہ اقبال کا فلسفہ تعلیم کیونکہ ان کے فلسفہ خودی کے تابع ہے اس لئے وہ ہر اس شے کے حق میں ہیں جو تربیت

خودی میں مدد دے اور ہر اس چیز کے خلاف ہیں جو خودی کو ضعیف کرے، چنانچہ اقبال اسی تعلیم کے حق میں ہیں، جو خودی کی تربیت کرے اور اسے استحکام بخشنے جو تعلیم یہ فریضہ انجام نہ دے سکے وہ اقبال کے نزدیک بے کار بلکہ مضر ہے۔ اقبال کے تصورِ تعلیم میں بلند نصب العین کا بھی ایک خاص مقام ہے وہ چاہتے ہیں کہ نوجوانوں کے سامنے

اقبال اپنی شاعری کے ذریعہ مسلمانوں کو ایسی تعلیم کی طرف راغب کرتے ہیں جو اسلامی تعلیمات سے منافرت کے بجائے مسلمان کے دل میں عشقِ حقیقی کے لطیف جذبات پیدا کرے۔ آج علم کی حدود چاند تک پھیلی ہوئی ہیں۔ آج لوہا ہوا میں اڑ رہا ہے، آج انسان نے مہیب سمندروں فضاؤں کو روند کر رکھ دیا ہے، لیکن افسوس!! ساری کائنات میں کوئی رومی، کوئی چنیہ اور کوئی عطار نظر نہیں آتا۔

علامہ اقبال کے نزدیک تعلیم کا مقصد صرف مادی ضروریات کی فراموشی نہیں بلکہ روحانی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کا نام ہے کیونکہ وہ تعلیم جو روحانیت سے عاری ہے انسان کو بے دینی کی طرف لے جاتی ہے۔ آپ ایسی تعلیم کا درس دیتے ہیں جو مسلمان نوجوان میں خودی کے جذبے کو پروان چڑھائے اور اس کی عزت نفس کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہو۔

علامہ اقبال اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان کا دل مغربیت زدہ ہونے کے باعث نفسانی خواہشات کا بت کدہ بن کر رہ جائے۔ انسان مچھلی کی طرح پانی میں تیرنا سیکھ چکا ہے لیکن اپنی روح کی وسعتوں میں سفر نہیں کر سکا۔ جس کے باعث اس کا بدن تو بیدار ہے مگر روح خوابیدہ ہو چکی ہے۔

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنے ساکا

اپنی حکمت کے قم و پیچ میں الجھا ایسا آج تک فیصلہ نفع و ضرر کرنے ساکا

بلند عزائم اور اعلیٰ و برتر مقاصد جو جن کے حصول کے لئے وہ اپنی زندگی وقف کر دیں، آپ کی نظر میں انسان وہی ہے جو ضمیر پاک اور نگاہ بلند اور مستی شوق رکھے، چنانچہ وہ مسلمانوں کے لئے ایسے نظامِ تعلیم کو پسند کرتے ہیں جو ان کی آرزو نما اور حوصلے ہمیشہ جوان رکھے اور انہیں خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رکھے، اقبال کی یہ سنجیدہ رائے ہے کہ تعلیم جدید نے نئی نسل کی صرف عقلی اور ظاہری تربیت سے اعتناء اور قلب و روح کی نشوونما، روحانی ارتقاء، اخلاق کی پاکیزگی اور تزکیہ نفس سے غفلت کر کے اس پر سب سے بڑا ظلم کیا ہے، نئی نسل کے ظاہر و باطن، عقل و روح، علم و عقیدہ کے درمیان ایک وسیع خلیج پیدا ہو گئی ہے۔ وہ نئی نسل کو بہت قریب سے جانتے تھے، اس لئے جب بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ

کرنے یا کوئی بات کہتے ہیں تو وہ واقعہ کی تصویر ہوتی ہے ان کا کہنا ہے کہ نئی نسل کا پیمانہ خالی اس کی روح پیاسی اور تار یک ہے اگر اس کا چہرہ بہت تازہ و بارونق اور اس کا ظاہر بہت چاق و چوبند ہے ان کی پست ہمتی کا یہ حال ہے کہ امیدیں اور آرزو میں پیدا ہی نہیں ہوتیں یا پیدا ہوتے ہی گھٹ کے مر جاتی ہیں، نئی دانش گاہوں نے ان کے دینی جزبات کو پوری طرح سلا دیا اور ان کے وجود کو ہم نفس عدم بنا دیا ہے۔

اقبال نئی نسل کے نوجوانوں سے کیا توقعات اور ان کے متعلق کیسے بلند خیالات رکھتے ہیں، اس کا اندازہ ان کے اشعار سے ہو سکتا ہے۔

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کند

ایک قطعہ میں کہتے ہیں :

جوانوں کو مری آہ سحر دے پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پردے
خدایا آرزو میری یہی ہے مرانور بصیرت عام کر دے

اقبال کہتے ہیں کہ نئی نسل کا وجود اس کا ذاتی وجود نہیں بلکہ وہ یورپ کی پرچھائیں ہے، اور اس کی مصنوعی زندگی بھی مستعار ہے، نئی نسل جسم و مادہ کا وہ ڈھانچہ ہے جسے مغربی معماروں نے تعمیر کیا ہے لیکن اس میں روح نہیں پھونکی ہے۔

اقبال کی رائے ہے کہ مغربی نظامِ تعلیم نے مسلم نوجوانوں کی معنوی روح کو کچلنے کی پوری کوشش کی ہے، اقبال بڑی درد مندی اور جاں سوزی کے ساتھ پر خلوص انداز میں نئی نسل کے مربی سے درخواست کرتے ہیں، وہ جب ایک شفیق استاد اور مہربان و عنخوار مربی کی زبان سے یہ کہتے ہیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہاں کا درد ان کے جگر میں اور پوری ملت کا غم ان کے وجود میں سمٹ آیا ہے۔

علامہ اقبال نے اپنے دور میں اس بات کو بخوبی جان لیا تھا کہ انگریز کی ہر ممکن کوشش تھی دلِ مسلم کو محبت رسول علی اللہ علیہ وسلم سے خالی کر دیا جائے۔ علامہ اقبال نے ایک مصرع میں انگریزوں کی اس ناپاک بسارت کی نشان دہی کی

روح محمد اس کے بدن سے نکال دے یعنی جو مسلمان اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ اپنے طور طریقوں کو ان کے قلب میں ڈالتا ہے۔ تو تعلیم کے ذریعے اس کے ذہن میں ایسے شلوک و شبہات پیدا کیے



Principal

جائیں کہ اسکے دل سے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ختم ہو جائے اور دین سے بیگانہ ہو جائے
اقبال مسلمانوں کے لئے ایسی تعلیم کے حامی ہیں جو انہیں شاہین بنادے اور انہیں دنیا کی نظروں میں عزت و
توقیر بخشنے، اسی لئے وہ کہتے ہیں

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

فخر یہ کہ علامہ اقبال مغربی نظام تعلیم کے اس لئے مخالف تھے کیونکہ مغربی معاشرہ کی بنیاد الحاد پر قائم ہے۔ انسانیت کو
مراہطہ مستقیم پر لانے کے لئے اقبال نے ہر ممکن کوشش کی اور اپنی شاعری کے ذریعہ نسل در نسل مسلمانوں کے لئے
دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اکیسویں صدی میں علامہ اقبال کہ تصور تعلیم کا جو دین فطرت سے رغبت رکھتا ہے،
اس کے مطابق عام کی جائے تاکہ مسلمانوں کو اپنی گمشدہ میراث واپس مل سکے۔ بلاشبہ علامہ اقبال کی تعلیمات امت مسلمہ
کی تعمیر جدید اور احیاء کے کام میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں اور آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی قومی و سیاسی آزادی اقبال کی
حریت فکر کی مرحون منت ہیں۔

KAREEMUNNISA Assistant professor, Department of urdu, Islamiah women's arts and science
college, Vaniyambadi - 635752.

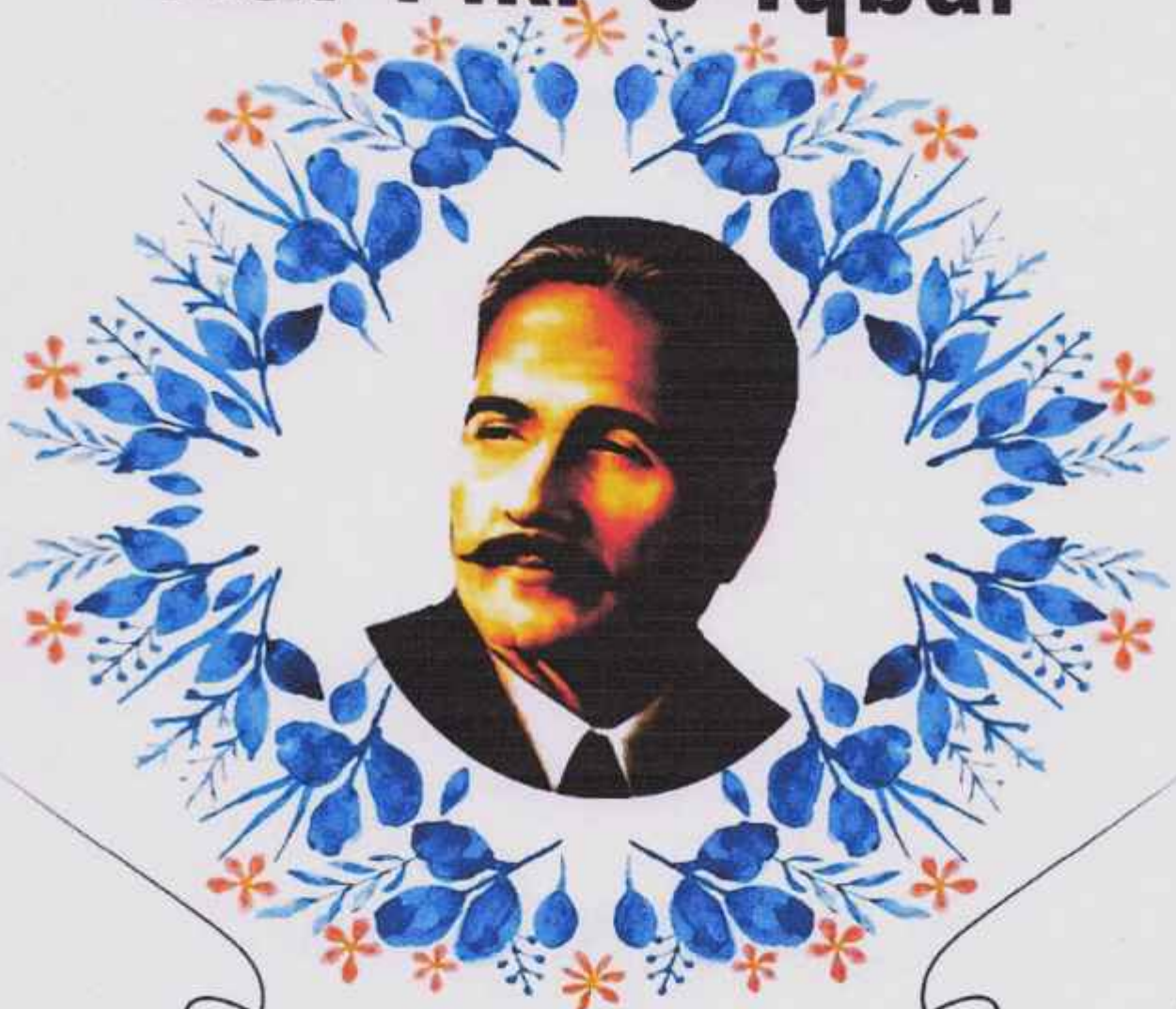
Mobile number : 8682846716, Email id : kareemayesha406@gmail.com



Principal
Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635752.

Eakkisween Sadi Aur Fikr-e-Iqbal



Under Supervision : **Dr.Amanulla M.B**
Chairman, Dept of Urdu, Asst Prof, Dept of Arabic,
Persian & Urdu, University of Madras, Chennai, India

By : **Dr. Thameem Ahmed V**
Chairman, Tanzeem Farogh-e-Urdu,
Chennai, Tamilnadu, India. 94441 92513



ISBN : 978-81-963783-7-0

Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

اردو ادب کے فروغ
میں
مذہبی ادب کا کردار

مرتبین

ڈاکٹر لیس، محمد یاسر حافظ محمد سیفنی عمری



Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 671 02

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	اردو ادب کے فروغ میں مذہب کا کردار
مرتبین	:	ڈاکٹر لیس محمد یاسر، حافظ محمد سیفی عمری
سن اشاعت	:	2023ء
صفحات	:	250
قیمت	:	300
ISBN	:	9 788196 647200
ناشر	:	شعبہ اردو، سی عبدالکیم کالج (خود مختار) میل و شارم، ضلع رانی پیٹ، ٹمل ناڈو موبائل نمبر: 9894014664

URDU ADAB KE FROUGE ME MAZHABI ADAB KA KIRDAR
Editors
Dr.S.MOHAMED YASSIR, HAFIZ MOHAMMED SAIFI OOMERI
Publisher
C.ABDUL HAKEEM COLLEGE (AUTONOMOUS)
MELVISHARAM - 632509 RANIPET DISTRICT,
TAMILNADU,INDIA



2

Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

152	ڈاکٹر ایس ٹی نور اللہ	مسدس حالی کا مذہبی تناظر	۲۳
156	کے نادرہ بیگم	مسدس حالی کا مذہبی تناظر	۲۳
159	ڈاکٹر ایس محمد یاسر	کلام اقبال میں قرآنی تلمیحات	۲۵
166	گلزار احمد ماگرے	اقبال کی فنون میں قرآنی تلمیحات	۲۶
169	ایس جی انیسہ بیگم	علامہ اقبال کا اسلامی فلسفہ ایک مختصر جائزہ	۲۷
172	فاہرا احمد ڈار	اقبال کا تصور عشق اور مولانا روم	۲۸
175	ساجد منیر	علامہ اقبال اور مولانا روم کا تصور عشق	۲۹
178	ڈاکٹر بشیرہ سلطانیہ	ڈپٹی نذیر احمد کی اسلام پسندی توپہ البصوح کے حوالے سے	۳۰
181	ارشاد علی	فسانہ جتلا میں مذہبی اقدار	۳۱
184	کریم النساء	نسیم مجازی کے ناولوں میں مذہبی اقدار	۳۲
187	فوزیہ حبیب	تاریخی ناول 'صلاح الدین ایوبی' کا مختصر جائزہ	۳۳
190	شایین انصاری	انتظار حسین کے ناولوں میں اساطیری پہلو کی عکاسی	۳۳
194	ڈاکٹر ایس محمد مدثر	امیر النساء کے افسانوں اور ناولوں میں اسلام پسندی	۳۵
199	ڈاکٹر محمد امین اللہ	امجد حیدر آبادی کے کلام میں اسلام کی ترجمانی	۳۶
203	ڈاکٹر شیخ فاروق باشاعری	اردو زبان کے فروغ میں مذہبی صحافت کا رول	۳۷
208	ڈاکٹر ایم سعید الدین	حیب احمد کاف کے افسانوں میں اخلاقی رجحانات	۳۸
215	ڈاکٹر محمد نزار احمد	ستار فیضی کی شاعری میں مذہبی عناصر	۳۹
219	ڈاکٹر اے ایم مسعودہ تسکین	حنیف جان دھری کا 'شاہنامہ اسلام' کا مختصر جائزہ	۴۰
224	ڈاکٹر کے ایچ کلیم اللہ	حافظ کربگی کی رباعیوں میں قرآنی آیات کی ترجمانی	۴۱
229	ڈاکٹر فضل الرحمن	اردو نعت کے فروغ میں غیر مسلم دہلوی شعرا کی خدمات	۴۲
232	طارق پارے	اردو کے غیر مسلم نعت گو شعرا	۴۳
236	اشتیاق احمد	جماعت اسلامی کا مذہبی لٹریچر اور اردو کا فروغ۔۔	۴۴
243	نذیر احمد گنائی	اردو شاعری میں تصوف	۴۵
247	ڈاکٹر شاہدہ مناف	اردو ادب میں ہندوستانی تہواروں کا تذکرہ	۴۶
249	حافظ محمد سبیل علی	اردو میں مذہبی کتابیں	۴۷



نسیم حجازی کے تاریخی ناولوں میں مذہبی اقدار ایک مختصر جائزہ

کریم النساء

شعبہ اردو اسلامیہ ویمنس آرٹس اینڈ سائنس کالج وانم ہاڑی

اردو زبان کے مشہور مورخ، ناول نگار نسیم حجازی ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء کو سو جان پور، ریاست پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد چودھری محمد ابراہیم نے آپ کا نام محمد شریف رکھا۔ آپ کی والدہ عمر بی بی تھیں۔ نسیم حجازی کا رجحان اسلامی تاریخی ناولوں کی طرف اس وقت ہوا جب دوسری عالمی جنگ کی تباہ کاریوں کا آغاز ہو چکا تھا، دوسری جانب برصغیر میں تحریک آزادی فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو چکی تھی، نسیم حجازی کے ابتدائی ناولوں میں 'آخری چٹان' بھی شامل ہے جس میں تاریخی کردار کے طور پر چنگیز خان، ہلاکو خان اور جلال الدین خوارزم کو ایک دوسرے سے نبرد آزما دکھایا گیا حالانکہ یہ آخری خلیفہ عباسی کا ہے۔ جب اہل بغداد مناظرہ بازی اور غیر اسلامی رسومات میں گھر چکے تھے اور حکمران قیصر اور بے پروائی کے دلدل میں پھنسے جا رہے تھے دوسری طرف چنگیز خان کی وحشت اور بربریت اپنے عروج پر تھی ان حالات میں جب مسلمان کا شیرازہ بکھر چکا تھا، جلال الدین خوارزم شاہ کا عزم و حوصلہ بھی اتحاد کی کمی کی بدولت ناامیدی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اصل موقع پر جنگی مناظر اور وحشت و بربریت کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ آخری چٹان کے واقعات کو قاری کے دل پر نقش کرنے کے لئے اسلام کی ترویج و اشاعت سے مربوط کیا گیا ہے۔

ابتدائے اسلام کی روشنی اور اس کے توسط سے دنیائے عالم میں پھیلی تاریکی کے خاتمہ کا ذکر ہے۔ پھر ان اولوالعزم اصحاب رسول اور ان کے جانشینوں کا تذکرہ ہے جن کے تیز رفتار گھوڑوں نے دنیا کی وسعتوں کو سمیٹ لیا تھا۔ ایک طرف وسط ایشیاء میں فتوحات کے منازل طے ہو رہے تھے اور دوسری طرف اسپین کے سرحدوں پار اسلامی جھنڈا لہرانے لگا اور بہتری کی طرف ہندوستان کے میدانوں میں اسلامی فتوحات کا دائرہ بڑھنے لگا۔ ناول کے اکثر تاریخی واقعات چنگیز خان، علاء الدین، خوارزم شاہ، جلال الدین خوارزم شاہ اور شمس الدین اتمش خلیفہ ناصر، خلیفہ طاہر مستقیم باللہ اور صلاح الدین ایوبی سے موسوم ہیں۔ معاشرہ کی عکاسی کی خاطر بعض تخیلاتی کردار ظاہر بن یوسف، ثریا، صفیہ، عبدالملک، عبدالعزیز



زید اور عبدالرحمن وغیرہ شامل کئے گئے ہیں، جن کے امتزاج سے یہ تاریخی ناول بیک وقت اپنے عہد کی عکاسی کے ساتھ اس عہد کے معاشرہ کے رسم و رواج اور رہن کہن وغیرہ کا نقشہ کھینچتا ہے، تاریخی اعتبار سے جو واقعہ سب سے پہلے سامنے آتا ہے وہ بیت المقدس پر صلاح الدین کی زیر قیادت اسلامی افواج کی یلغار کا ہے۔ ایک مختصر محاصرہ کے بعد مسلمان فوج شہر کی فصیل پر کمانڈے ڈال کر چڑھنے میں کامیاب ہوتے ہیں، تیروں کی بارش میں فصیل پر چڑھنا ایک ناممکن کام تھا مگر چند مسلمان تکمیل کی خاطر چڑھتے گئے یہاں تک کہ نشانِ صلیب کو سرنگوں کرنے اور اسلامی جھنڈا لہرانے میں کامیاب ہوئے۔ اس واقعہ کا تذکرہ تاریخی اسلام میں یوں رقم کیا گیا:

”کئی دن تک نہایت پر زور مقابلہ ہوتا رہا مسلمان شہر پناہ کو چھوڑنا چاہتے تھے لیکن اوپر سے تیر بازی ہو رہی تھی۔ باہر بھی صلیبی معروف کار تھے۔ اس لئے شہر پناہ تک پہنچ نہ سکے۔ جب صلیبیوں کی قوت کمزور پڑی تو مسلمانوں نے زلا کر کے ان کو دکھیل دیا اور بڑھتے ہوئے فصیل تک پہنچ گئے۔ اور تلوار کی زور پر مسلمانوں کو قبضہ کی صورت میں ان کی ہلاکت و بربادی یقینی ہے، اس وقت وہ جان و مال کی حفاظت سے شہر بہ شہر حوالہ کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔“

اس واقعہ کی صداقت تاریخ مسلمانان عالم میں ان الفاظ میں رقم کی گئی ہے۔ ”سلطان صلاح الدین نے عیسائی لشکروں کو پے در پے شکست دے کر بیت المقدس کو ان سے چھین لیا۔“

داستان مجاہد میں تاریخ اسلام کی پہلی صدی ہجری کے رجب آخر سے دوسری صدی ہجری کے ابتدائی عہد کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ تاریخ اسلام کے اہم کردار عبدالملک بن مروان، حجاج بن یوسف، نجاشی بن مسلم، موسیٰ بن نصیر، طارق بن زیاد، اور سلیمان بن عبدالملک، شامل ہیں۔ ناول کا پلاٹ متوازن ہے۔ تجسس قاری کی دلچسپی کی خاطر جا بجا موجود ہے۔ کردار نگاری موزوں انداز میں ہے، ناول کے پلاٹ میں جس کہانی کا تانا بانا بنایا گیا ہے، اس کے لئے تخیلاتی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ جن میں عشق و محبت، جذبہ تصویر کشی کی گئی ہے۔ ڈاکٹر وقار عظیم اس ناول کے بارے میں یوں رائے دیتے ہیں۔

ان کا دوسرا ناول محمد بن قاسم ہے جو اپنے نام ہی سے مضمون کا احاطہ کرتا ہے۔ اس ناول میں بھی تاریخی کردار محمد بن قاسم، حجاج بن یوسف، سلیمان بن عبدالملک اور رجا داہر وغیرہ شامل ہیں۔ جب کہ تاریخی اعتبار سے زمانہ بھی تقریباً وہی دکھایا گیا ہے، البتہ ناول کی ابتدا کے لئے تاہم رجا داہر کی تخلیق کی گئی جس کی بکارت پر اسلامی افواج دہلی کی طرف بڑھیں اور پھر ان کے کردار جو نہایت ہلاکت



بخت جان، اور بہترین دوست کے روپ میں پیش کیا گیا ہے ساتھ ہی صالح انتظامی کردار ہے۔ کہانی کی ابتداء عرب سے دور سیلون سے شروع ہوتی ہے۔ پھر محمد بن قاسم کی تربیت اور اس کی جرأت و شہادت کے وہ قصے جو اسے کم عمری میں سپہ سالار بنائے گئے، مربوط کئے گئے ہیں، کہانی کا تسلسل نہایت دلچسپی کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اگر ناول اور تاریخ کی ہم آہنگی کو مربوط کر کے دیکھنا ہو تو اس ناول کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اس لئے بلا تک و شبہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ نسیم حجازی ناول اور تاریخ کو ہم آہنگ کرنے کا سلیقہ جانتے تھے۔ ان کے ناول مسلمانوں کے عروج و زوال کے تاریخی حقائق پر مبنی ہیں۔ ان کے ناولوں نے اردو داں طبقے کی کئی نسلوں پر اپنے اثرات چھوڑے ہیں۔ یہ ناول ۱۹۳۸ء میں منظر عام پر آیا اس میں انڈس کے شہر فریڈنٹ کے ایک خاص عہد کو موضوع بنایا گیا ہے۔ جب انڈس کے تمام بڑے شہروں پر عیسائیوں نے اپنا قبضہ جمایا تو صرف فریڈنٹ ایک ایسا شہر تھا جو مسلمانوں کے لئے پناہ گاہ بنا ہوا تھا۔ یہاں تمام حریت پسند اور مجاہدین اسلام جمع ہوئے اور اس کی حفاظت کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہے۔ کئی اسلامی ہیروؤں نے اپنی شاندار تاریخ کو زندہ رکھنے کے لئے اپنی جانیں نچھاور کیں۔ اس ناول میں ”بدر بن مغیرہ“ کو بنیاد بنا کر انڈس کی تاریخ کے ایک طویل عہد کو پیش کیا گیا ہے۔ جو ۱۲۳۸ء سے شروع ہو کر ڈیڑھ سالہ عروج و زوال کے واقعات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

”شاہین“ اگرچہ انڈس کی تاریخ کے پس منظر لکھا گیا ہے، لیکن نسیم حجازی نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ اسے اپنے دور سے منسلک کر دیا ہے۔ اس ناول میں جگہ جگہ پر مسلمانوں کو اپنے مٹتے ہوئے نقوش کو بچانے کے اشارے دیتے گئے ہیں۔ اس میں حالات اور واقعات کو اس انداز سے ابھارا گیا ہے کہ قارئین متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے ایک سنجیدہ فن کار کی طرح انڈس کی تاریخ کا مطالعہ و مشاہدہ کیا اور پھر اپنے تجربوں اور فن کارانہ صلاحیتوں کی مدد سے ایک طویل عہد کو بڑی ہنرمندی سے ناول کے قلب میں ڈھالا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اس عظیم شاندار تاریخ کو دہرایا ہے بلکہ عصری تقاضوں کو مد نظر رکھ کر قارئین میں ایک نیا جذبہ اور شعور پیدا کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔

ذکورہ ناولوں کی خوبیاں اور اسلامی تاریخی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے نسیم حجازی کو اردو کی اسلامی تاریخی ناول نگاری کا اہم ستون سمجھنا چاہئے، مسلمانوں کی تابندہ تاریخ کو اجاگر کرنے والے نسیم حجازی 2 مارچ 1996ء کو اس دارفانی سے کوچ کر گئے ان کی تحریریں اردو ناول نگاری کا اہم اثاثہ ہیں۔



Principal

Urdu Adab Ke Faroug mai Mazhabi Adab Ka Kirdar

اردو زبان و ادب کے ظرف میں بہت وسعت ہے۔
اسلامیات اور دیگر مذہبی لٹریچر کی اردو ادب میں بڑی اچھی
کھپت ہو سکتی ہے، اس سے ہمارا ادب نہ صرف تازہ اور توانا
بنے گا بلکہ زبان و ادب سے عوام کی دلچسپی میں جو زبردست کمی
دیکھنے کو مل رہی ہے یہ کمی بھی دور ہو جائے گی۔ آج مذہبی
نظریات و تعلیمات میں عوام کی دلچسپی بڑھ رہی ہے، مذہب
بے زاری کے بادل جو کمیونسٹوں کے گمراہ کن پرو پگنڈہ سے
عوام کے ذہنوں پر چھائے ہوئے تھے وہ اب چھٹنے لگے ہیں۔
اردو ادب کو بھی ان زنجیروں سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیے۔
پروفیسر قاضی حبیب احمد



Edited By:

Dr S. Mohamed Yassir
Hafiz Mohammed Saifi Oomeri



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

ایسویں صدی اور فکر اقبال



زیرنگرانی

ڈاکٹر امان اللہ ایم بی

چیرمین شعبہ اردو مدراس یونیورسٹی، چنئی، ممبائیا، انڈیا

مرتب

ڈاکٹر تمیم احمد وی

چیرمین تنظیم فروغ اردو، چنئی، ممبائیا، انڈیا

+919444192513



Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

تفصیلات

ISBN : **978-81-963783-7-0**
 Name of book : **Eakkisween Sadi Aur Fikr-e-Iqbal**
 By : **Dr.Thameem Ahmed V**
 Year Of Printing : **2023**
 Pages : **353**

نام کتاب : اکیسویں صدی اور فکر اقبال
 موضوع : بین الاقوامی و بینا ریں پیش کئے گئے مقالہ جات کا مجموعہ
 زیر نگرانی : ڈاکٹر امان اللہ - ایم۔ بی [چیرمین شعبہ اردو مدراس یونیورسٹی]
 مرتب : ڈاکٹر مفتی تمیم احمد قاسمی [چیرمین - تنظیم فروغ اردو چنی ٹمبل ناڈو]
 صفحات : 353
 سن اشاعت : 2023
 کمپوزنگ : ایم، وائی، کے، ڈیزائنس وانمباڑی
 زیر اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت انجمن قاسمیہ پیری میٹ چنی ٹمبل ناڈو انڈیا

کتاب ملنے کا پتہ :

Anjuman-e-Qasimiyah(Regd) & Tanzeem Farogh-e-Urdu

21/25, E.K.Guru Street, Periamet, Chennai. 600003. Tamilnadu. India

drthameemahmed786@gmail.com, anjumanqasimiyah@gmail.com

9444192513, 9940251340

Not for sale



114	ڈاکٹر محمد نصر اللہ خان	بال جبرئیل کا مطالعہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	19
119	ڈاکٹر انور پھول	عصر حاضر میں علامہ اقبال کا تصور زمان و مکاں	20
123	ڈاکٹر تمیم احمد وی	اکیسویں صدی اور علامہ اقبال	21
131	ڈاکٹر عبدالرحیم۔ اے۔ ملا	اکیسویں صدی میں نوجوانوں کے لئے فکر اقبال کی اہمیت و ضرورت	22
136	مفتی محمد الیاس مظاہری	قرآن حکیم اور فکر اقبال اکیسویں صدی کے تناظر میں	23
147	ڈاکٹر رضیہ بی	اردو شاعری میں عہد اقبال کا مطالعہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	24
152	عائشہ صدیقہ۔ جے	اکیسویں صدی میں نظم ”مسجد قرطبہ“ کی معنویت	25
160	ڈاکٹر عرفات حسین شاہ	اکیسویں صدی میں قومی یکجہتی کی اہمیت اور فکر اقبال	26
164	محمد مجاہد خان ندوی	عصر حاضر میں امت مسلمہ کے لئے فکر اقبال کی اہمیت	27
172	میمونہ تحسین محمد اسمعیل	فکر اقبال میں عورت کا مقام اور اکیسویں صدی	28
178	ڈاکٹر صدیقی افروزہ خاتون	اقبال کا فلسفہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	29
181	پیس۔ جی۔ امیہ بیگم	اکیسویں صدی میں نوجوانوں کے لئے فکر اقبال کی اہمیت و ضرورت	30
186	ڈاکٹر عظمت اللہ	اقبال کا تصور حرکت و عمل اکیسویں صدی کے تناظر میں	31
190	ڈاکٹر نازنین سلطانی آصف احمد	فکر اقبال اور صوفیا کا تذکرہ اکیسویں صدی کے تناظر میں	32
194	فوزیہ حبیب	اقبال کے تصور شاہین کی اہمیت اکیسویں صدی میں مسلم نوجوانوں کیلئے	33
199	ڈاکٹر کریم۔ تزئین جمال	اقبال کا فلسفہ خودی ”اکیسویں صدی کے تناظر میں“	34
207	کے۔ نادرہ بیگم	اکیسویں صدی اور علامہ اقبال کا تصور مرد و من / انسان کامل	35
213	شکیلہ بانو	علامہ اقبال کا تصور قومیت اکیسویں صدی کے تناظر میں	36
218	کریم النساء	علامہ اقبال کا تصور تعلیم اکیسویں صدی کے آئینہ میں	37
222	ڈاکٹر عرفانہ بیگم	اقبال کا اسلوب فن عصر حاضر کے تناظر میں	38

علامہ اقبال کا تصور قومیت۔ اکیسویں صدی کے تناظر میں

حکلیہ بانو، اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، اسلامیہ ویمنس آرٹس اینڈ سائنس کالج، وانمباڑی ٹمبل ناڈو

علامہ اقبال وطن دوست شاعر ہیں لیکن وطن پرست نہیں اسلئے کہ اسلام نے جب وطن کو ایمان کا تقاضا سمجھتے ہوئے بھی اسکی پرستش بے جا طرفداری اور اسکے لئے اندھی عصیت سے روکا ہے اسلام نے وطنی عصیت ہی نہیں ملک رنگ و نسل، زبان اور تہذیب کی عصیت اور تعصب سے بھی منع کیا ہے اور انسان کو ان تمام چھوٹے چھوٹے گھروندوں اور تنگ و تاریک دائروں سے باہر نکال کر بین الاقوامی انسانی براداری کی شاہراہ پر لاکھڑا کیا ہے۔ آج کل کی جلی ہوئی قومیت (NATIONALISM) اور وطنیت جسکا سرچشمہ یورپ کی سرزمین ہے علامہ اقبال کی نظر میں شرک اور بت پرستی سے کم نہیں انھیں اسلام اور قومی پرستی میں کھلا تضاد نظر آتا ہے اور وہ اسے غارت گردین اور اسکے پیرن کو مذہب کا کفن بتاتے ہیں اس معاملہ میں اقبال کا ذہن شروع ہی سے صاف تھا کہ اسلام، قومیت کو وطنیت کا قائل نہیں کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اقبال پہلے وطنیت کی طرف آئے پھر ملت کی طرف لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ شروع سے آخر تک وطن دوست ہوتے ہوئے بھی ملت اور اسلام کی آفاقیت کے قائل رہے۔

اکیسویں صدی میں مسلمان ”وطن“ ”قوم“ ”حدود“ اور آزادی جیسی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں ان اصطلاحات کا شریعت کی روشنی میں محاکمہ کرنا ضروری ہے، ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مجلس میں بیٹھے تھے تو ہر ایک بتانے لگا کہ میں فلاں قبیلے سے ہوں اور میں فلاں قبیلے سے ہوں یہ سن کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان سب کے تو خاندان اور قبائل ہیں میں کس قبیلے سے ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ہم میں سے ہیں اہل بیت میں سے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے انصار و مهاجرین کے درمیاں آپ رضی اللہ عنہ کی اجنبیت بالکل ختم ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود انہیں یہ شرف اور منصب عطا کیا اسکے بعد کون سے عصیت باقی رہ جاتی ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز



علامہ اقبال نے وطنیت کے سیاسی تصور کو جس بنا پر رد کیا تھے وہی وجہ مغربی نظریہ قومیت سے ان کی بدظنی کی بنیاد بنی ان کا خیال تھا کہ قومیت کی ایک سیاسی نظام کی حیثیت قطعاً غیر انسانی اقدار پر مشتمل ہے اور اس کی بنیاد پر ایک انسانی گروہ دوسرے انسانی گروہ سے کٹ کرہ جاتا ہے اور بلا وجہ تنازعات کی بنا پرڑتی ہے جو بعض اوقات قیمتی انسانی جانوں کے اتلاف اور بلاخیز بتائی پر منتج ہوتی ہے اس نظام کو انہوں نے دنیائے اسلام کے لیے خاص طور پر ایک نہایت مہلک مغربی حربے کی حیثیت سے دیکھا اور جب ترکوں کے خلاف عرب ممالک نے انگریزوں کی مدد کی تو انہیں جھین ہو گیا کہ وطنیت اور قومیت کے مغربی تصورات مسلمانوں کے لئے زہر قاتل سے زیادہ نقصان ثابت ہو رہے ہیں چنانچہ انہوں نے قومیت کے مغربی تصور کے مقابلہ میں ملت اسلامیہ کا تصور پیش کیا اور یہ ثابت کیا کہ مسلمانان عالم کے لئے بنیادی نظریات اور اعتقادات کی رو سے ایک وسیع تر ملت کا تصور ہی درست ہے اور قومیت کے مغربی نظریہ ہمیں ہمیشہ ملت ان کی تباہی کے لئے بے شمار امکانات پوشیدہ ہیں۔

علامہ اقبال قوم اور ملت کو مترادف الفاظ کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور مسلمان قوم سے ان کی مراد ہمیشہ ملت اسلامیہ ہوتی ہے۔ اس بارے میں وہ اپنے مضمون میں تحریر فرماتے ہیں، میں نے لفظ ”ملت“ قوم کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عربی میں یہ لفظ اور بالخصوص قرآن مجید میں شرع اور دین کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ لیکن حال کی عربی فاسی، اور ترکی زبان میں بکثرت سندت موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ملت قوم کے معنوں میں بھی مستعمل ہے، میں نے اپنی تحریروں میں ”ملت“ بمعنی قوم استعمال کیا ہے۔

اعلامہ اقبال نے جب اپنے شاعرانہ کمال کو وطنیت کی خدمت کے لئے وقف کیا تو مسلمانوں کے علاوہ بلکہ ان سے زیادہ ہندو سلسلے متاثر ہوئے۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستان ہمارا
یہ نظم ملک کے طول و عرض میں کو نچنے لگا۔ بعض ہندو مدارس میں مدرسہ شروع ہونے سے قبل تمام طالب علم اس کو ایک کورس میں گاتے تھے۔

نہ الاسارے جہاں سے اس کو عرب کے معمار نے بنایا

بنا ہمارے حصار ملت کی اتحاد وطن نہیں ہے



بانگ درا میں اقبال نے اپنا نقطہ نظر بالکل واضح کر دیا تھا کہ ملت اسلامیہ کی طاقت کسی وطن سے نہیں بلکہ توحید اور وحدت ملت سے ہے ان کا خیال ہے کہ پوری کائنات، انسانی اولوالعزمیوں کی جولا گاہ ہے۔ اسلئے کسی مقام و سرزمین سے بندھ جانا تباہی اور آزادی کو کھودینے کے مرادف اور اپنے پاؤں میں بیڑی ڈال لینے کے برابر ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ ہجرت کا اصول انسان کو عالمی انسانیت اور عالمگیر انسانی برادری کا ایک عظیم سبق تھا جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درس گاہ بنوت سے دیا ان کے عقیدہ میں اس قوم پرستی اور وطن کی بے جا طرفداری اور حق و ناحق پاس داری کے سبب قوموں میں رقابت پیدا ہوتی ہے۔ استحصال سر اٹھاتا ہے۔ سیاست میں بے ایمانی اور بے اصولی رونما ہوتی ہے اور جنگل کے قانون کو بڑھا دیتا ہے۔ اپنی نظر ”وطنیت“ میں انھوں نے صاف طور پر یہ خیالات پیش کئے ہیں

اس دور میں سے اور بے حام اور ہے جسم اور

ساتی نے بنا کی روش لطف و کرم اور

مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور

تہذیب کے آذر نے ترشوائے صنم اور

ان تازہ خداوں میں بڑا سب سے وطن

جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

علامہ اقبال نے مسلمانوں کو طرح طرح سے سمجھایا ہے کہ ملت اسلامیہ کی اساس ایمان و عقیدہ اور رسالت محمدی کی اہدیت و آقاقت پر ہے اور ان کی قوت کا سرچشمہ ان کی مذہب کے ساتھ واسگی اور ملی اتحاد و اعتماد ہے۔ ان کا مذہب ہر مقام اور ہر زمانہ کے لیے ہے اسرار خودی میں انھوں نے تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ ملت اسلامیہ اپنے ایمان و عقیدہ اور اپنے نظام حیات کی وجہ سے زماں و مکاں کے حدود و قیود سے بہت بلند ہے۔ انھوں نے اپنے بلیغ اور موثر شرفن کارانہ اور حکیمانہ انداز میں ملت کو اس کی خودی سے روشناس کرایا اور اس کے پیام و مقام کی آقاقت اور عالمگیری پر زور دیا ہے۔ مغرب میں آج کے دور کے افق پر جس نظریے نے سب سے زیادہ شدت اور توانائی کے ساتھ سرا بھارا وہ نظریہ ”قومیت“ ہے اس نظریے کی راہ سے ایک خاص جغرافیائی خطے میں جب کسی ایک نسل، رنگ، زبان یا تہذیب و ثقافت سے تعلق رکھنے والا انسانی گروہ باہم بود و باش اختیار کرتا ہے تو اس گروہ کو قوم کہتے ہیں۔ یہاں تک تو بات ٹھیک ہے لیکن اس سے آگے



قومیت کا جو نظریہ ہے وہ یعنی آدم کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ اس خاص نظریہ قومیت کے نزدیک ایک ایسا قوم کے مفادات حرام انسانی اور آفاقی اقدار پر مقدم ہیں۔ اپنے قومی مفادات کے حصول کے لئے سب کچھ جائز ہے۔ بلکہ انسانی دنیا پر اپنی قوم کے غلبہ و تسلط کی خاطر ہر قسم کا اقوام قومی فریضے میں شامل ہے۔ یہ ہے قومیت کا وہ خوبی تصور جس کے نتیجے میں روئے زمین پر دو عالمگیر جنگیں بپا ہوئیں اور بھیانک قتل خون، فساد اور تباہی و بربادی کی تاریخ لکھی گئی۔

اقوام جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے

تسخیر ہے مقصد و تجارت تو اسی سے

خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے

کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے

اقوام میں مخلوق خدا بنتی ہے تو اسی سے

قومیت اسلام کی جزا کلتی ہے اس سے

علامہ اقبال نے قومیت کا جو تصور پیش کیا اسکی بنیاد، رنگ و نسل، قبیلہ زبان اور وطن کے بجائے، قرآنی اور اسلامی

نظریہ، اجتماعیت پر دستوار ہے

ان کے نزدیک قوم بمعنی ملت ہے اور قرآنی اصطلاح میں اسکو امت بھی کیا گیا۔ انہوں نے واضح پیغام دیا۔

بمان رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا

نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی

ہوس نے کلڑے کلڑے کر دیا ہے نوع انساں کو

اقوت کا بیاں ہو جا محبت کی زبان سوجا

علامہ اقبال کہتے ہیں کہ انسان کے واہمہ نے ہر دور میں نئے نئے بت بنائے ہیں اس طرح اس زمانہ کا بت

انسان نے قوم و وطن کی شکل میں تراشا ہے، کمزور اور چھوٹی قوموں کی قربانی کا طالب رہتا ہے اس لئے انسان کو

انسانیت کی بحالی اور عالمی اخوت کے لئے اس بت کو توڑ دینا چاہئے۔

لکر انسان بت پرستے بہت کر لے

ہر زمان در جستجوئے پیکر لے



باز طرح آذری انداخت ست
تازہ تر پروردگار سے ساخت است

آج کل کی طرح پہلے بھی اقوام متحدہ جو پہلے (لیگ آف نیشنز) کہلاتی تھی بڑی طاقتوں کے اشارہ پر کام کرتی تھی اور چھوٹے ملکوں کو اسکے ذریعہ انصاف مشکل سے مل پاتا تھا اسکی ناکامی کے نتائج اقبال کے سامنے آچکے تھے، اسلئے وہ اس پر سید نہیں تھے۔

اس تمام بحث سے پتہ چلتا ہے قومیت کے متعلق نظریات کے حوالے سے اقبال ایک ارتقائی عمل سے گزرے اور آخر کار اس نتیجے پر پہنچے کہ نسلی جغرافیائی، لسانی حوالے سے اقوام کی تقسیم مغرب کا چھوڑا ہوا شوشہ ہے جس کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کو تقسیم کرنا ہے، اس لئے انھوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنے نظریہ ملت سے ایک ہونے کا پیغام دیا تاکہ مغرب کی ان سازشوں کو ناکام بنایا جاسکے اور مسلمان اقوام عالم میں اپنا کھویا ہوا مقام ایک بار پر حاصل کر سکیں۔

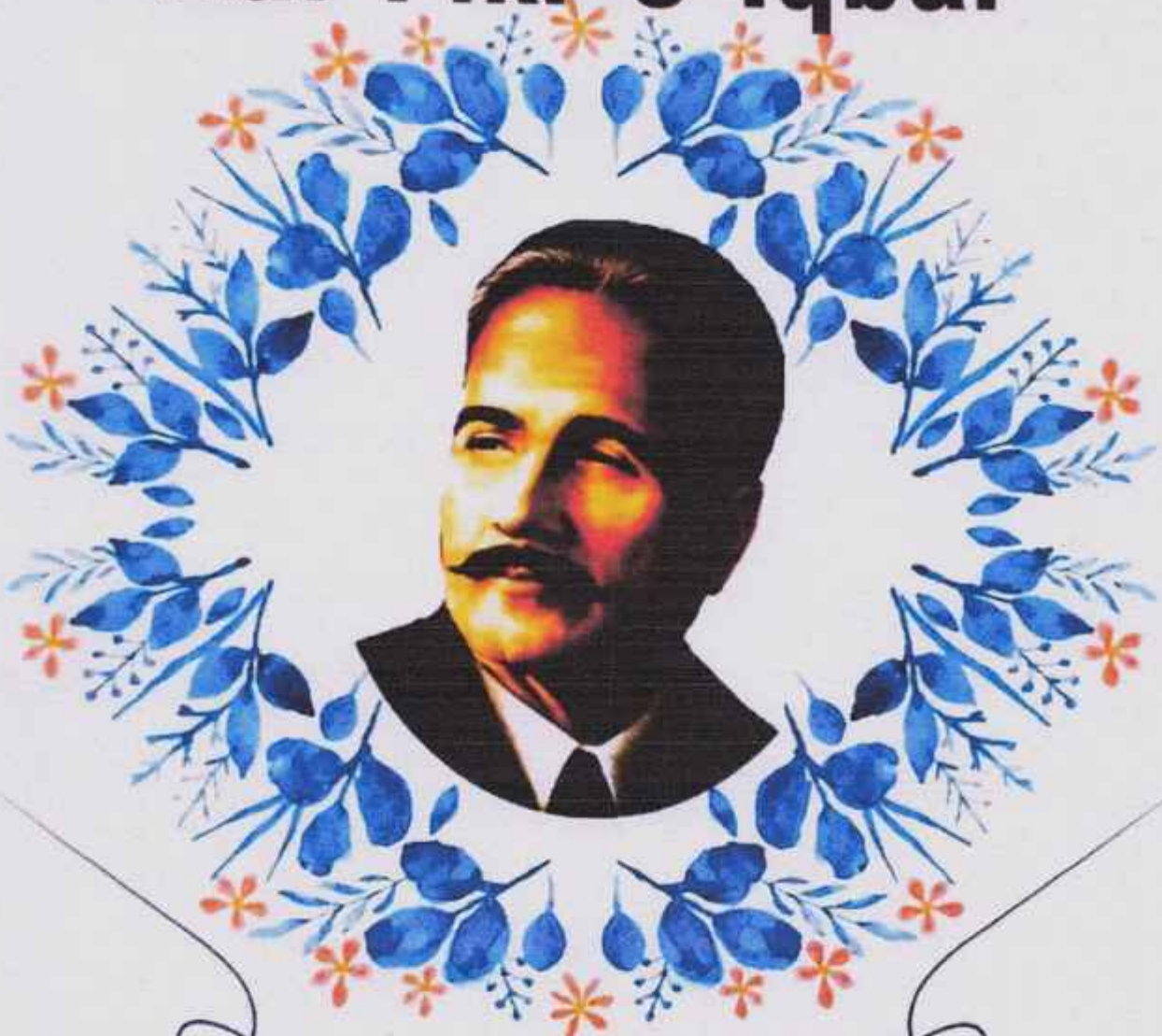
Shakila banu Assistant Professor, Department of Urdu, Islamiah Women's Arts & Science College, Vaniyambadi -635752.

Mobile No : 9566358853. E- mail : naziya parvez628@gmail.com



(Handwritten signature in green ink)

Eakkisween Sadi Aur Fikr-e-Iqbal



Under Supervision : **Dr.Amanulla M.B**
Chairman, Dept of Urdu, Asst Prof, Dept of Arabic,
Persian & Urdu, University of Madras, Chennai, India

By : **Dr. Thameem Ahmed V**
Chairman, Tanzeem Farogh-e-Urdu,
Chennai, Tamilnadu, India. 94441 92513



ISBN : 978-81-963783-7-0
Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



www.urducouncil.nic.in
قیمت: ₹10/-

آدمی آبادی کے جذبات و احساسات کا ترجمان

ماہنامہ خواتین دنیا

Mahnama Khawateen Duniya Monthly, New Delhi

75
आज़ादी का
अमृत महोत्सव

G20
भारत 2023 INDIA

ستمبر 2023



Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

اس شمارے میں

4	مدے	مشعل
اداریہ		
جہان نسواں		
5	ایراہیم ثارا عظمیٰ	اردو افسانے میں نسوانی کردار
9	ڈاکٹر آفرین شہر	ابن کثیر کی بحیثیت خاکہ نگار
13	ڈاکٹر گلشن مسرت	اردو ادب میں چہار بیت کا تاریخی اور سماجی پس منظر
17	عزہ معین	محبت کی صورت: اُسو پیو پوچ
20	رائی حفیظہ	دہستان لکھنؤ کی چند ممتاز مرثیہ نگار خواتین
24	ڈاکٹر الطاف احمد میر	لکھنؤ کی چند اہم شاعرات
28	زینب فاروقی	منظر و زبان و بیان کا ناول "ریت سادھی"
32	ناہیدہ شبیر خان	کمانا اور اردو شاعری
36	لیس۔ جی۔ ہیڈ۔ بیگم	تامل ادب کے شاہکار کوی کو عبدالرحمن: شخصیت اور فن
38	شاکرہ خمیر	بیدی کے افسانہ پوکیٹس کا نفسیاتی جائزہ
کجبت نعت		
42		شاعرات کے منتخب اشعار
سائنس میں خواتین		
43	ڈاکٹر روبینہ	سائنس میں مسلم خواتین
47	آسیہ خان	خلائی افق کا آفتاب ہیں خواتین
حسن سخن		
51		ہاجرہ خاتون، ڈاکٹر منیر عابد، میمونہ عجمین
افسانہ		
53	ڈاکٹر نغمہ جاوید ملک	رشتوں کی مہک
57	فاصلہ الفت	حیات الفت
صحت		
59	ڈاکٹر خان شہناز بانو	قبل از وقت مینو پار
کارنیں کے خطوط		
62		مراسلہ

جلد: 7 شماره: 9 ستمبر 2023

مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر شیخ عقیل احمد

مدیر منتظم : ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی

معاون مدیر : ڈاکٹر مسرت

ناشر اور مطبع

ڈاکٹر کز، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت تعلیم، بلکہ اعلیٰ تعلیم، حکومت ہند
مطبع: ایس نارائن اینڈ سنز، بی۔ 88، اوکھلا انڈسٹریل ایریا
فیر-II، نئی دہلی - 110020

مقام اشاعت: دفتر قومی اردو کونسل
قیمت - 10/- روپے، سالانہ - 100/- روپے

صفحات: 64 Total Pages
قلم کاروں کی آرا سے قومی اردو کونسل (NCPUL)
اور اس کے مدیر کا متفق ہونا ضروری نہیں
ڈرافٹ NCPUL New Delhi کے نام ارسال کریں

صدر دفتر

فروغ اردو بھون، ایف سی 33/9، انسی ٹیوشن ایریا
جسولہ، نئی دہلی - 110025، فون: 49539000
نگارشات ارسال کرنے کے لیے
ای میل: kduniya@ncpul.in
editor@ncpul.in

شعبہ فروخت

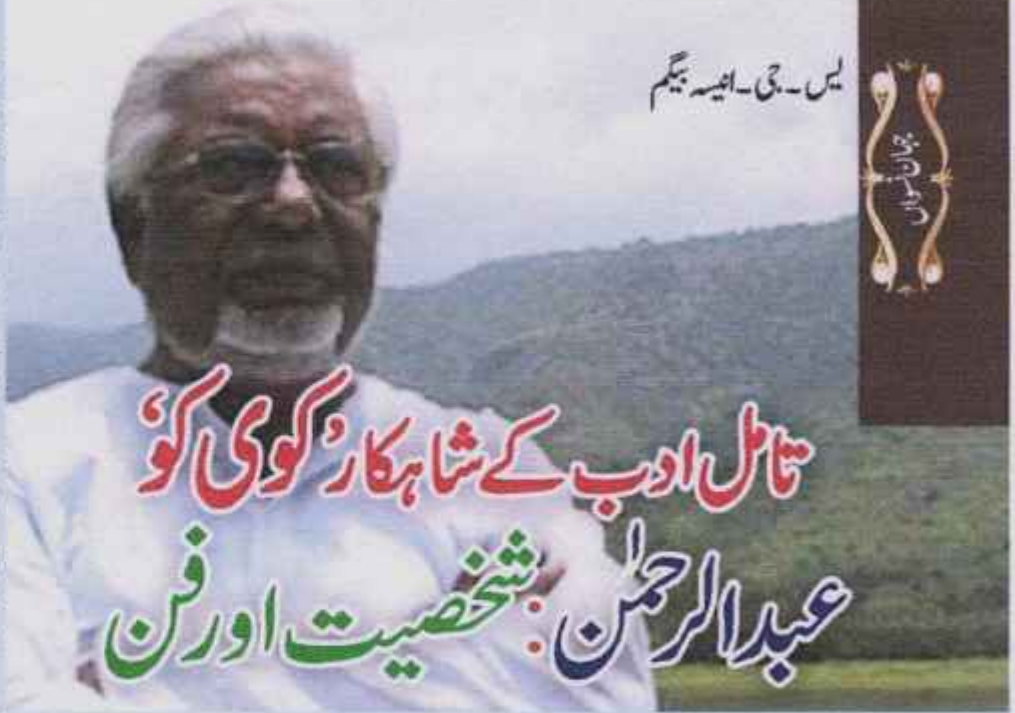
ویسٹ بلاک - 8، ونگ - 7، آر کے پورم، نئی دہلی - 110066
فون: 26109746، فیکس: 26108159
ای میل: sales@ncpul.in
شاخ: 110-7-22، قمر زہور، ساجد پارک، کھلس
بلاک نمبر 1-5، پتھر گلی، حیدرآباد - 500002
فون: 040 - 24415194



[Signature]
Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

پیس۔ جی۔ ایس۔ بیگم



اسٹنٹ پروفیسر سے ترقی کرتے ہوئے ایسوسیٹ پروفیسر کے عہدے تک پہنچ کر 1991 میں سبکدوش ہوئے، اپنی ملازمت کے دوران تیس سال تک شعبہ قلم کے صدر کی حیثیت سے آپ اپنی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اسی دوران ”کوی راتری“ کے نام سے جدید شاعری تھیں کے پروگرام منعقد کیے۔ ایک پروفیسر کے طور پر اپنے دور میں انھوں نے ہزاروں لوگوں کو پدھوکا دیدائی (Pudhu Kavidhai) سے لطف اندوز کیا۔ طلباء کو نئی شاعری لکھنے پر اکسایا اور ان کی نظمیں مرتب کیں اور انھیں کتابوں میں شائع کیا۔

تامل ادب کے شاہکار کوی کو عبدالرحمن: شخصیت اور فن

آپ نے ”پدھوکا دیدیل کوریڈو“ (Puddhu Kavidayil Kuriyedhu) کے موضوع پر تحقیق کرنے کے بعد مدراس یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ دراوڈن ناڈو، دراوڈن، ٹینڈرل، انامکم، منرم، وکاڈن وغیرہ کئی رسائل میں آپ کی مختصر کہانیاں شائع ہوئیں۔ اگرچہ آپ نے قلم ادب کے کئی شعبوں میں اپنی شناخت بنائی لیکن وہ ایک شاعر کے طور پر زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی فلسفیانہ نظموں کو خوب پزیرائی ملی۔ آپ ”وانمباڑی“ تحریک کے ممتاز شاعروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

آپ کے شعری مجموعہ میں ”پال دیدی“ کے علاوہ ”نیر ویرودیم“ (Nayer Viruppam)، ”سوتو ویرل“ (Suttu Viral) اور ”تھن“ (Pitthan) وغیرہ مشہور ہیں۔ ان کا مجموعہ ”تھن“ تامل ادب میں نایاب ہے۔ آپ کا پہلا شعری مجموعہ ”پال دیدی“ (Paal Veedhi) 1974 میں منظر عام پر آیا۔ اس میں نئی نظمیں ہیں جن میں خیال اور تخیل کو اس طرح جمع کیا گیا ہے جیسے دودھ کشید کر کے ایک دوسرے سے بانٹ دیا گیا ہو۔ پھر 1999 میں لکھے گئے شعری مجموعے ”آلا پتائی“ (Aalapanai) کے لیے ساپتہ اکادمی ایوارڈ سے آپ کو نوازا گیا۔ اس کے ذریعے آپ نے قلم کے لیے یہ اعزاز حاصل کیا جو تامل شاعری کو ایک عرصے سے نہیں دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ”کالین جی ایوارڈ“ (Kalaiger Award) کا ایما بھی

کوی کو عبدالرحمن 9 نومبر 1937 کو سنگم ادب کے مرکزہ ورائی میں پیدا ہوئے، آپ کے والد سید احمد عرف مہدی اور والدہ زینت بیگم تھیں۔ شاعری آپ کو وراثت میں ملی تھی، آپ کے والد اردو کے شاعر اور دادا بھی اردو و فارسی دونوں زبانوں کے نامور شاعر تھے۔ عبدالرحمن نے اپنی ابتدائی تعلیم کے بعد ورائی کے تھیٹریک کالج میں داخلہ لیا اور وہیں سے قلم ادب میں گریجویشن اور ماسٹری ڈگریاں حاصل کیں۔ اس وقت کے ان کے استادوں میں ڈاکٹر راجہ مایکا نار، ادوی طورائی سوامی، اے۔ کے۔ پرتھاسار وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کالج کے زمانے سے ہی گرامر، ادب کا گہرا مطالعہ کیا اور ساتھ ہی شاعری بھی شروع کی۔ آپ مولانا جلال الدین رومی، علامہ اقبال، ٹیگور اور غلیل جبران وغیرہ کی شاعری کا مطالعہ کرتے تھے۔ ان شعرا سے متاثر ہو کر انہیں کا انداز لانے کی ایک کامیاب کوشش کی۔ آپ کالج میں منعقد ہونے والے تمام شعری مقابلوں میں حصہ لیتے تھے اور اول انعام کے حقدار قرار پاتے تھے۔ آپ کی شاعری لوگوں کے دلوں پر راج کرنے لگی، اسی وجہ سے آپ کو ”کوی کو“ (lit. Emperor among poets) کے خطاب سے نوازا گیا۔

اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے کچھ عرصے کے لیے قلم اخبار ”تامل ناڈو“ میں ایڈیٹر کے طور پر کام کیا۔ پھر 1961 میں وانمباڑی کے اسلامیہ کالج میں بحیثیت تامل لکچرر آپ کا تقرر ہوا۔ آپ رفتہ رفتہ لکچرر



میں بھی عبور رکھتے تھے۔

آپ کی شاعری کا خاص وصف پرکشش الفاظ اور محاسن فطری طور پر ظاہر ہوتی ہے، جو پڑھنے والے کے دل پر بہت اثر کرتی ہے اور آپ کی نثر بھی ایک منفرد انداز لیے ہوئے ہے جس میں تخلیقی صلاحیت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ ساتھ ساتھ آپ کے انداز بیان میں تجسس بھی پایا جاتا ہے۔ بہت سی شخصیتوں نے آپ کو قلموں میں گانے لکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی لیکن وہ اس کوچہ سے دور ہی رہے، وجہ یہ ہے کہ آپ وہاں پر آزادانہ طور پر نہیں لکھ سکتے تھے۔ آپ کی شاعرانہ صلاحیتیں شروع ہی سے پروان چڑھی ہوئی تھیں۔ آپ کی نظمیں ادبی انجمنوں کی ریڈیو نشریات اور سماجی و سیاسی مضمونوں کے زیر اہتمام شعراء کی محفلوں کے ذریعے لوگوں تک پہنچے۔ آپ نے خوبصورت رومانوی ادب تخلیق کیا۔ عبدالرحمن صاحب کا عقیدہ تھا کہ اس زمانے کے زندہ ماحول کی وجہ سے زندگی کے احساسات اور مسائل کے اظہار کے لیے نئی شاعری مناسب شکل ہے۔

تمل ناڈو وقف بورڈ کے بطور چیئرمین 2009 سے 2011 تک آپ نے کام کیا۔ جب قضا سامنے کھڑی تو زندگی مسکرا کر لبیک کہہ پڑی۔ 2 جون 2017 کو آپ 80 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ کی تمل ادب سے وابستگی اور سماجی ترقی میں دلچسپی کا مشاہدہ ان کی کتابوں میں کیا جاسکتا ہے۔ آپ کو تمل ادب کی تاریخ میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ کہنے میں کوئی حار نہیں کہ تامل زبان سے رغبت رکھنے والے پسندیدہ شاعر عبدالرحمن کا نام تامل ادب میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

حوالہ جات:

- 1 تامل بلاگیکٹل اسلامیر آرہیہ تولڈو (Tamil Elakiyatthil) اس نمبر: 76
- 2 تامل بلاگیکٹ کالون جیم (Tamil Illakiyath) اس نمبر: 349
- 3 مدراس ریویو (Madras Review, Arasiyam) اس نمبر: 349

(Telivu koll)

□□□

S.G.Anisa Begum

Assistant Professor

Department of Urdu

Islamiah Women's Arts & Science College

Vaniyambadi- 635751 (Tamilnadu)



ایوارڈ" (Kalaimamani Award) "بھارتی دامن ایوارڈ" (Bharathidasan Award) "کبر ایوارڈ" (Kamber Award) "عمر پولور ایوارڈ" (Umaru Pulavar Award) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آپ کی نظم "بارکولے ناڈو" (Barkulle Nadhu) میں سماجی مسائل کی عکاسی کی گئی ہے جو کہ جنرل میں رہنے والے قیدیوں کے بارے میں لکھی گئی تھی اس نظم میں جو لوگ بھوک کی تاب نہ لا کر چھوٹی چھوٹی چوریاں کرتے ہیں تو انہیں فوراً گرفتار کر دیتے ہیں اور انہیں مجرم قرار دیتے ہیں حالانکہ بڑے بڑے چور، غنڈہ گردی اور ڈکیتی کرنے والے باہر آزا دانہ طور پر گھومتے ہیں۔ اس بات کو آپ نے بڑے حساس طریقے سے اس نظم میں قلم بند کیا ہے۔

تامل ادب کی مشہور شخصیت "کنناداسن" (Kannadasan) کا قول ہے کہ:

"میں جب بھی غلیل جبران کو پڑھتا ہوں تو تڑپ اٹھتا ہوں کہ تمل ادب میں اس طرح کا لکھنے والا کوئی نہیں ہے لیکن وہ پرانی یادیں اور باتیں اب دور ہو چکی ہیں کیونکہ وہ خلا پر کرنے کے لیے عبدالرحمن آگئے ہیں۔"

وہ روایتی شاعری کو بہترین انداز میں پیش کرتے تھے اور تمل شاعری میں بانیکو، فزول اور تووالی جیسی مہارت کے ساتھ لکھ سکتے تھے۔ تمل شاعری میں جنسوں نے "فزول" کی شکل متعارف کروائی وہ پہلے شخص آپ تھے جنسوں نے نظمیں شاعری کے لیے استیج لیا تھا۔ ہندی اور اردو موسیقی کی بجزوں (شکلوں) کو تامل میں متعارف کرایا۔ اردو کی عشقیہ شاعری کی فزول کو تمل شاعری میں تشکیل دی۔ شاعری کی ان کتابوں کے علاوہ آپ کی دو تحقیقی کتابیں ادبی مضامین کی دس سے زائد کتابیں اور مضامین کی کئی جلدیں بھی شائع ہو چکی ہیں، جن میں آپ نے دوسری زبانوں سے بھی تمل ادب میں ترجمہ کیا ہے۔ محبت، فطرت، سیاست، معاشرہ، سائنس، روحانیت وغیرہ کوئی ایسا موضوع نہیں جس پر آپ نے قلم نہ اٹھایا ہو۔۔۔ ان کی تحریروں میں فکر انگیزی، گہرے جذبات، خالص احساسات پڑھنے کو ملتے ہیں۔ نہ صرف تحریریں بلکہ آپ کی تقریریں بھی بڑی پر اثر ہوتی ہیں۔ کئی ایسے موضوع ہیں جس پر وہ گھنٹوں بلا جھجک بات کر سکتے تھے، جو کہ سامعین کو محظوظ کیے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔ ایک جگہ خود لکھتے ہیں "شاعری نے مجھے منتخب کیا، میں شاعر کے سوا کچھ اور نہیں ہو سکتا۔" آپ نہ صرف تمل زبان بلکہ انگریزی، عربی، اردو، فارسی اور ہندی وغیرہ زبانوں



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College

Vaniyambadi - 635 752.

ماہنامہ خواتین دنیا ماہیک، ستمبر- ۲۰۲۳ء، اंक: ۹

Mahnama Khawateen Duniya Monthly September 2023 ,Vol. 7, Issue: 9

National Council for Promotion of Urdu Language

Ministry of Education, Department of Higher Education, Government of India

RNI. No. DELURD/2017/74026

DL (S)-17/3555/2021-23

ISSN 2581-4826

Date of Publication: 13-09-2023

Date of Dispatch : 14 and 15 of every month

Total Pages: 64



ایک قدم سطران کی جانب

اروزبان میں علم و آگہی کا معتبر ادبی جریدہ



قومی اردو کونسل کی منفرد پیشکش

اروزبان و ادب سے متعلق اہم تنقیدی و تحقیقی موضوعات پر نگراں نگینز اور تلاش و جستجو کو صحیح سمت دینے والے مواد کے ساتھ ہر تین ماہ بعد منظر عام پر آنے والا نہایت سنجیدہ علمی مجلہ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کا مشورہ دیں!

ہندستانی خریداروں کے لیے سالانہ قیمت: 100 روپے، فی شمارہ: 25 روپے

(قومی اردو کونسل کی ویب سائٹ <http://www.urducouncil.nic.in> پر بھی دستیاب)

منگنے کے لیے رابطہ کریں:

شعبہ فروخت: قومی کونسل برائے فروغ اروزبان، ویسٹ بلاک 8، ونگ 7، آر کے پورم، نئی دہلی-110066

فون: 011-26109746، فیکس: 011-26108159، E-mail: sales@ncpul.in

Printed and Published by Dr. Aquil Ahmad, Director NCPUL, on behalf of National Council for Promotion of Urdu Language, and printed at S. Narayan and sons, B-88 Okhla Indl. Area Phase II, New Delhi-110020 And Published at Farogh-Urdu Bhawan FC-33/9 Institutional Area, Jasola New Delhi-110025

Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



செம்மொழித் தமிழ்ப் பாடல்களில்
சிறுதானிய உணவுகள்
(தேசியக் கருத்தரங்கம்)

MILLETS FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS
(National Seminar)




Principal

பதிப்பாசிரியர்கள்
தமிழ்நாட்டின் பாரதி விடுதலை
முனைவர் ப.சிவராஜி

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

முனைவர் மு.முலிபுர்ரகுமான்

பொருளடக்கம்

1. சிறுதானிய திண்பண்டங்களும் செய்முறை பயிற்சியும் .
பேரா.முனைவர் .சிவராஜி -09
2. பழுத்தமிழர் உணவில் திணை முனைவர் மு.முஜிபுர்ரகுமான் -11
3. வேளாண்மையில் திணைப்பயிர் முனைவர் ஞா. சுஜாதா -13
4. சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானியத்தின் பயன்பாடுகள் -
பேரா.முனைவர் மு.சுமதி -16
5. சங்க இலக்கியத்தில் திணைகளும் மருத்துவ குணங்களும்
முனைவர் கோ.கவிதா -19
6. வேளாண் வளர்ச்சிப் படிநிலைகள் திருமதி போ. சித்ரா தேவி -22
7. சங்க இலக்கியம் குறிப்பிடும் சிறுதானியம் முனைவர் சு.சாந்தி -25
8. உணவுப் பொருள்களில் சிறுதானியத்தின் பங்கு முனைவர் மு.இராதா -28
9. தொல்காப்பியத்தில் சிறுதானிய உணவும் அதன் பயன்களும் அ.ஜெயந்தி -32
10. சிறுதானியங்களில் வரகின் நன்மை தா.சாலம்மாள் -35
11. குறுத்தொகையில் வரகு முனைவர் யு.துர்காதேவி -37
12. எட்டுத்தொகை நூல்களில் சிறுதானியங்கள் வி.ஜெயபிரியா -42
13. உடல் ஆரோக்கியத்திற்கு சிறுதானியங்கள் நா.குமுதா -45
14. சங்க இலக்கியத்தில் குறிப்பிடும் சிறுதானிய உணவுகள் செ.சரக -48
15. சங்க காலத்தில் சிறுதானியங்கள் செ. ரோஜாமணி -51
16. இலக்கியங்கள் காட்டும் சிறுதானியங்கள் முனைவர், எம்.அலியாநிஷா -53
17. சிறுதானியங்களின் மருத்துவ குணங்கள் க.மேனகா -56
18. புராணாற்றியல் வரகும், திணையும் முனைவர் சு. விஜயலக்ஷ்மி -59
19. திணை, வரகு - உவமை சு. தேவிபாலா -62
20. இலக்கண இலக்கியங்களில் வரகும் திணையும் இர.வினிஷா -64
21. சங்ககால மக்களின் சிறுதானிய உணவு முறைகளும் அவற்றின் நன்மைகளும்
முனைவர் திருமதி.ஜி.கவிதா -66
22. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானியமும் வாழ்வியலும் இரா.ஷர்மிளா -69
23. ஆத்மநிர்வாகியில் சிறுதானிய உணவு முறைகள் திருமதி. சு. ஈஸ்வரி -72
24. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானியம் - வரகு முனைவர் நா.தீபாராணி -75
25. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் முனைவர் நா. தனலக்ஷ்மி -79
26. உணவு உற்பத்தியில் சிறுதானியங்கள் பற்றிய குறிப்புகள்
முனைவர் ஜெ. தீபகாசி 87
27. வேழவளத்தில் சிறுதானிய வரலாறு மே.பிரீனா -92



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானியத்தின் பயன்பாடுகள்

பேரா.முனைவர் மு.சுமதி

தமிழ்த்துறைத் தலைவர்

இசுலாமியா மகளிர் கலை மற்றும் அறிவியல் கல்லூரி

வானியம்பாடி

கைப்பேசி : 9994323228

சிறுதானியங்கள் நமது பாரம்பரிய உணவாகும். அதைப் பயன்படுத்தி வந்த முன்னோர்கள் நீண்டகாலம் இளமையாக வாழ்ந்தார்கள். அதுமட்டுமல்லாமல் நோய் நொடி என்பதே கிடையாது. மனிதன் முக்கிய உணவுமுறைகளுக்கு முக்கியத்துவம் கொடுக்காமல் அவசரமான உணவுகளை உண்டு வருவதால்தான் இன்று பல நோய்களுக்கு உள்ளாகின்றான் சிறுதானியங்களில் வருகிறதது ஆராய்வதே இக்கட்டுரையின் நோக்கமாகும்.

வரகுஅரிசியின் சத்துகள்

நாம் தற்போது அதிகப்பயன்படுத்தும் அரிசியைவிட சிறியதாக உள்ள அரிசியைதரும் பயன் அதிகம். நெல் விளையும் காலத்தைவிட குறுகிய காலத்தில் விளையும் பயிர்கள் மற்றும் செயற்கை உரங்கள் அதிகம் பயன்படுத்தாத பயிர்கள் சிறுதானியம் என்று அழைக்கப்படுகிறது. சிறுதானியவகைகளில் ஒன்றான வரகு அரிசி பாஸ்பரஸ், மக்னீசியம், நார்ச்சத்துகள், பொட்டாசியம் என அனைத்து சத்துகளும் உடையது.

இதில் புரதச்சத்து 8.3 கிராமும், கால்சியம் சத்து 27.0 கிராமும் உள்ளது. சிறுதானியங்கள் நமக்கு கிடைத்த ஒரு வரப்பிரசாதம் எப்படிப்பட்ட வறுட்சியிலும் இது வளரும் தன்மைக்கொண்டது. மழைப் பொய்த்து போனாலும் இயற்கை அன்னை நமக்கு தந்த அருட்கொடை என்றே சொல்லலாம். வீட்டுக் கூரைகளாக அமைத்தால் குளிர்ச்சியாக இருக்கும்.

வறுட்சி நஞ்சை ஆகிய அனைத்து வகை நலிவுகளிலும் வளரும் தன்மைக் கொண்டது இதன் விதை ஆயிரம் வருடம் வரை முளைப்புத் தன்மைக் கொண்டது. அதனால்தான் கோவில் கும்பத்தில் வைத்துப் பத்திரப்படுத்தி வைக்கிறார்கள் அதுமட்டுமல்லாமல் இடியைதாங்கும் சக்திகொண்டது

வரகின் பயன்பாடு

- சர்க்கரை அளவைக் குறைக்கிறது.
- மூட்டுவலியைச் சரிசெய்யக் கூடியது.
- கல்லீரல் செயல்பாடுகளைத் தூண்டச் செய்யும்.
- கண் நரம்புசம்மந்தப்பட்ட நோய்களை நீக்கும் தன்மை உடையது.
- நிணநீர் சுரப்பிகளைச் சீராக்கும்.
- மாதவிடாய் கோளாறுகளை சரிசெய்யும்.

வரகு சாகுபடி செய்யும் முறை

- ஆடி மாதம் இதற்கு ஏற்றது.
- இதன் வயது 5 மாதங்கள் ஆகும்.




Principal

- ✓ அனைத்துமண் வகைகளுக்கும் ஏற்றது.
- ✓ சர்ப்பந்தத்தைபொறுத்து 7 முதல் 10 நாட்களில் முளைத்தளிக்கும்.
- ✓ விதைத்தபிறகு மழைவரவில்லை என்றாலும், மழைவந்தவுடனே முளைத்தளிக்கும்.
- ✓ தன்மை உண்டாகாது.
- ✓ இலாப பயிரில் ஆடு மாடுகள் மேய்ந்தாலும் திரும்பமே முளைக்கும்.
- ✓ இதற்குபூச்சிக் கொள்ளிமருந்துகள் தேவையில்லை.
- ✓ நான்காம் மாதத்தில் கதிர் வந்துறுந்தாம் மாதத்தில் அறுவடைக்குதயாராகிவிடும்.

பழந்தமிழர்கள் உணவாபண்டமாட்டில் சிறுதானியங்கள் முதன்மையான இத்தைப் பெற்றிருந்தது என்பதைபல்வேறுமாதங்களின் மூலம் அறிபலாம்.

"கவைகதிர் வரகின்யாண்ப் பைந்தாள்" (அகம் - 59)

கவையாகவிந்நதுவரகு காண்பாடுவதைகுறிப்பிடுகிறது.

மேலும்,

**"சிறுதலைக் துருவின் பழுப்புஉறுவிளைதயிர்
இதைப்புன் வரகின் அவைப்புமண் அரிசியோடு
கார்வாய்த்துழித்தசர்வாய்ப் புற்றத்து**

சயல்பெய்துஅட்ட இன்புளிவெஞ்சோறு" (அகம் - 394)

என்றபாடலில் வரகினால் சமைத்தசோற்றில் வெண்ணெய்இட்டுசெய்மறிஆட்டின் தயிரோடுகார்காலத்தில் புற்றிலிருந்துபறக்கும் சசலைப் பிழத்தும்போட்டுசமைத்துபுளிப் பொங்கல் கலந்துசாப்பிட்டார்கள்.சங்க இலக்கியங்களில் 29 இடங்களில் வரகுபற்றியசெய்திகள் காணப்படுகின்றன.

"கருங்கால் கரகே இருங்கதிர் திணையே,

சிறுகொடிக் கொள்ளேபொறிகிளாஅவரையோடு" (புறநானூறு -335)

என்றபாடலில் சங்க இலக்கியப் புலவரானமாங்குடிமருதனார் பழந்தமிழரின் முக்கியஉணவாகவரகு திணைஅவரை ஆகியவற்றைபெரும்பாலும் பயன்படுத்தியிருக்கிறார்கள்.

"உணவென்படுவதுநிலத்தோடுநீரே"

என்றபுறநானூறு கூறுகிறது. சங்க இலக்கியங்களில் அதிகமாககுறிப்பிடப்படும் சிறுதானியம்.வரகரிசியாகும் பழந்தமிழரின் அடிப்படையானஉணவாகவரகரிசி இருந்துள்ளது. வரகு ஏழு அடுக்குத் தோல் உள்ளதால் அதனைஎளிதில் பறுவைகள் விலங்கினங்கள் உண்ண இயலாது.

"விருந்துவரக் கரைந்தகாக்கையதுபலியே" (குறுந்தொகை- 210)

எனும் பாடலில் தலைவனின் வருகையைஅறிவித்தகாக்கைக்குநெய் கலத்தசோறுஅளித்ததைபார்க்கமுடிகிறது. இதன் மூலம் விருந்தோம்பல் சிறப்பையும் காணமுடிகிறது.

குறுந்தொகைமுல்லைநிலப் பகுதியில் வாழ்ந்தமக்கள் வரகினைஅதிகமாகப் பயிரிட்டுவந்ததை,

"செவ்விகொள் வரகின் செஞ்சுவல் கலித்த" (குறுந்தொகை- 282)

மேலும்,

"தமலும் தட்டையும் முறியும் தந்துஇவை" (குறுந்தொகை- 223)

என்றபாடலில்வரகுபயன்பாட்டையும்,தலைவிதினைப்பும் காத்தலைஅறியமுடிகிறது.

வரகுஅரிசியினவர்கள்

வரகுஅரிசியில் பலவகையான கலவை சாதங்கள் செய்யலாம். புளிசாதம், தயிர் சாதம், தக்காளிமுறுந்தவறுநீர்சைசாதம்,பொங்கல்,உட்டாறு, இனிப்புபொங்கல் ஆகியவைசெய்யலாம்.



[Handwritten Signature]

Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

வாகு அரிசி ரிபாய்னி

தேவையான பொருட்கள்

வாகு ரிசி 500 கிராம்
கோ. பின்ஸ் பட்டாணி, போன்ற காய்கறிகள் தலா ஒரு கப்
எண்ணெய் தேவையான அளவு.
இஞ்சி பூண்டு விழுது 3 ஸ்பூன்
பட்ட. இலவங்கம், ஏலக்காய், தலா இரண்டு
வெங்காயம் - 3
தக்காளி - 3
புதினா தேவையான அளவு
தயிர் ஒரு கரண்டி
மிளகாய் தூள் 1 ஸ்பூன்
உப்பு தேவையான அளவு

செய்முறை

முதலில் எண்ணெய் ஊற்றி அது நன்கு காய்ந்தவுடன் அதில் பட்ட இலவங்கம் ஏலக்காய், போட்டு நன்கு பொரிந்தவுடன், வெங்காயம் சேர்க்கவும். பின்பு இஞ்சி பூண்டு விழுது சேர்த்து வதக்கவும். நன்றாக வதங்கியவுடன் தக்காளி சேர்த்து நன்கு கிளறிய பின் காய்கறிகளை போட்டு நன்றாக வதக்கி தயிர் மற்றும் உப்பு மிளகாய் தூள் சேர்த்து தேவையான தண்ணீர் சேர்க்கவும் தண்ணீர் கொதித்தவுடன் வாகு ரிசியை போட்டு நன்றாக கிளறி சிறுதீயில் 15 நிமிடம் வைத்து பின்பு பரிமாறவும்

சிறுதானிய கவிதை

கம்பு உடலுக்கு தெம்பு
சாமை உண்டால் ஆமை வயது
தினை இதயத்திற்கு துணை
வாகு உண்டால் வருங்காலம் பார்க்கலாம்
குதிரை போல பலம் பெறகுதிரைவாலி
சோம்பலை நீக்க சோளம்
பனிவாகு பற்று நோயை விலகு
முடிவுரை

சிறுதானியங்களை ஆதிமனிதன் உணவில் அதிக பயன்படுத்தி இருப்பதால்தான், அவர்களுக்கு சர்க்கரை நோய், மாரடைப்பு, இரத்தம் குறைபாடு, முட்டுவலி, கண் நரம்பு நோய்கள் என்று வராமல் இருந்திருக்கிறது. அதனை நம் நம்மக்களுக்கு விழிப்புணர்வாக எடுத்து செல்லவேண்டும் சிறுவயது குழந்தைகளுக்கு இதன் சத்துக்களை எடுத்துக் கூறி அதனை உட்கொள்ள செய்யவேண்டும். சிறுதானியங்களில் பலவகையான உணவுகளை புதிய கவையில் குழந்தைகளுக்கு கொடுத்தால் அவர்கள் விரும்பி உண்ணுவார்கள் என்பதில் ஐயமில்லை.



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

இசுலாமியாக்க் கல்லூரி (தனிநாட்சி),

(தேசியத் தர மதிப்பீட்டுக் குழு 'அ' தகுதி பெற்றது)

வாணியம்பாடி-635752.



ISBN 978-93-86890-94-8



9 789386 890948

விலை ரூ. 250/-

Principal
Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



പ്രൊഫ. ടി. സി.എ

പ്രൊഫ. ടി. സി.എ

കൃഷിയിലൂടെയും, സാമൂഹികസംരക്ഷണത്തിലൂടെയും, സാമൂഹികസംരക്ഷണത്തിലൂടെയും, സാമൂഹികസംരക്ഷണത്തിലൂടെയും

പ്രൊഫ. ടി. സി.എ

കൃഷിയിലൂടെയും, സാമൂഹികസംരക്ഷണത്തിലൂടെയും, സാമൂഹികസംരക്ഷണത്തിലൂടെയും, സാമൂഹികസംരക്ഷണത്തിലൂടെയും

പ്രൊഫ. ടി. സി.എ



MILKETS IN WORLD LITERATURE

കൃഷിയിലൂടെയും സാമൂഹികസംരക്ഷണത്തിലൂടെയും

உள்ளடக்கம்

- நூல் பெயர் : உலக இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள்
Millets in World Literature
- பதிப்பாசிரியர்கள் : முனைவர் ப. சிவராஜி
தமிழ்த்துறைத் தலைவர்,
இசுலாமியக் கல்லூரி, வாணியம்பாடி.
முனைவர் ஞா. சுஜாதா
தமிழ்த்துறைத் தலைவர்,
த.கி.மு. மகளிர் கல்லூரி, வேலூர்.
முனைவர் சு. சுசா
உதவிப்பேராசிரியர், தமிழ்த்துறை,
செல்லம்மாள் மகளிர் கல்லூரி, சென்னை.
- வெளியீட்டு நாள் : 22-09-2023 வெள்ளிக்கிழமை
தி.ஆ. 2054 சோப கிருது, ஆவணி 23
- விலை : ரூ. 400/-
- பக்கங்கள் : 352
- ஐ.எஸ்.பி.எண் : 978-93-86890-89-4
- பதிப்பகம் : பாரதி புக் ஹவுஸ்
எண் : 32, மாநகராட்சி புதிய வணிக
வளாகம், முதல் மாடி, பழைய பேருந்து
நிலையம், வேலூர் - 632004,
அலைபேசி : 9942441751.
- கணினி ஆக்கம் : ஸ்ரீனிவாஸ்
அலைபேசி : 9843991111
- நகல் கிடைக்குமிடம் : 176, இராமநாயக்கன்பேட்டை அஞ்சல்,
அம்பலூர் வழி, வாணியம்பாடி வட்டம்,
635801, திருப்பத்தூர் மாவட்டம். தமிழ்நாடு,
இந்தியா. worldmillats2023@gmail.com



யொருளடக்கம்

- 1 உணவாதாரம் அன்றும் இன்றும் -- 13
- தமிழ்ச்செம்மல், பாரதி விருதாளர்
பேரா. முனைவர் ப.சிவராஜி
- 2 சிறுதானியங்கள் -- 17
- முனைவர் கா. கலைச்செல்வி
- 3 சிறுதானியத்தின் நன்மைகள் -- 22
- ச.நா.சர்தார்
- 4 சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் -- 25
- முனைவர் மு. முஜிபுர்ரகுமான்
- 5 உடல் நலம் பேணும் குதிரைவாலி -- 32
- அ. அஸ்கர்
- 6 சாமை அரிசியின் பண்புகளும் அதன் மருத்துவப் பயன்களும் -- 36
- முனைவர் கோ. வெங்கடகிருஷ்ணன்
- 7 தமிழர் உணவில் வரகு, சாமையின் பயன்பாடு -- 40
- முனைவர் அ. ஜனார்த்தலி பேகம்
- 8 பழந்தமிழரும் சிறுதானியமும் -- 45
- முனைவர் சு. சுசா
- 9 சிறுதானியங்களின் பயன்கள் -- 57
- முனைவர். வ. கலைஅரசி
- 10 சிறுதானியம் - கேழ்வரகு -- 62
- நல்லாசிரியர், லயன். மா. அமுதா
- 11 சிறுதானியங்களால் பெருவாழ்வு -- 67
- தமிழ்ச் செம்மல் முனைவர். இரத்தினநடராசன்
- 12 சிறுதானியங்களில் உணவும், பலகாரங்களும் -- 69
- ரோட்டரி பெ.தாமோதரன்
- 13 நலம் தரும் சிறு தானியங்கள் -- 72
- முனைவர் மு. சுமதி
- 14 Millets in Tamil Jain Literature -- 77
- Neelakesi. J




Principal

நலம் தரும் சிறு தானியங்கள்

முனைவர் மு. சுமதி

தமிழ்த்துறைத் தலைவர்,
இசுலாமியா மகளிர் கலை மற்றும் அறிவியல் கல்லூரி,
வாணிபம்பாடி, கைப்பேசி : 9994 323228.

முன்னுரை

வானம் பார்த்த பூமி என்றழைக்கப்படும் நிலப் பகுதியே புன்செய் ஆறு. வாய்க்கால் போன்ற நேரடி நீர் பாசன வசதிகளற்ற இம்பூமி புன்புலம் என்று கல்வெட்டுகளில் குறிப்பிடப்படுகிறது. இங்கு விளையும் பயிர்கள் புன்பயிர் என்றும், இங்கு வாங்கப்பட்ட வரியானது புன்கடமை, புன்பயிர் கடமை என்றும் கல்வெட்டுகளில் குறிப்பிடப்படுகிறது. நிலங்களுக்கு வரி விதிக்கும்போது புன் பயிர்களை வேறுபடுத்தித் தனியாக வரி விதிக்கப்பட்டுள்ளது இப்புன்பயிர்களே சங்க காலத் தமிழர்களின் சிறப்பான உணவாக இருந்துள்ளன.

கருங்கால் வரகே இருங்கதிர்த் தினையே

சிறுகொடிக் கொள்ளே பொறிகிளர் அவரையோடு

இன்னான்கல்லது உணாவும் இல்லை

என்ற புறநானூற்று (335:4 - 6) குறிப்பிடுகிறது.

புன்புலம் புன்பயிர் எனபன முறையே இழிவான நிலம், இழிவான பயிர் என்னும் பொருளை வலியுறுத்துகின்றன. இதன் தொடர்ச்சியாகவே இந்நிலத்தில் விளையும் தானியங்கள் சிறு என்னும் அடைமொழியிட்டு 'சிறு தானியங்கள்' என்று அழைக்கப்படுகின்றன.

கம்பு

கம்பு கரிசல் காட்டின் முக்கியமான பயிராகும் சோளச் சோறுவிட கம்பஞ்சோறு எல்லோருக்கும் நல்லது. இது ருசியாகவும் வாசனமும் இருக்கும். நீண்ட கதிரகளைக் கொண்ட கம்பு



பயிரிலிருந்து தானியத்தை பிரித்தெடுத்த பின்னும் அதை அப்படியே பயன்படுத்துவதில்லை

கம்பு தானியத்தை எடுத்து களையில் போட்டு புடைப்பார்கள் தூசி துப்பட்டை தீக்கி கல், மண் ஒதுக்கி சட்டியில் நீர் ஊற்றி விடுவார்கள் தூசிகள் மிதக்கும் மண் துகள் இருந்தாலும் கரைந்து விடும்

பின்பு தண்ணீரை வடித்து உரலில் போடுவார்கள். அதை இரண்டு பெண்கள் உலக்கைக கொண்டு இடிப்பார்கள். உலக்கை போடுவது ஒரு தனி கலை இரண்டு பேரில் ஒருவர் உலக்கையைத் தலைக்கு மேல் உயாத்தும்போது மற்றவர் உலக்கையை உயரத்திலிருந்து உரலுக்குள் பாய்ந்து குத்துவார்கள். இப்படியே ஒரு தொடர் மாயவிதையாக இருக்கும் இவ்வாறு இடிக்க இடிக்க மாவு கொஞ்ச நேரத்தில் வரும் அதை கொத்தி கொண்டு இருக்கும் நீரில் போட அது தள தள வென்று கொத்தி சத்தம் அடங்கியபின் தட்டுப்போட்டு முடி வைத்து விடுவார்கள். இது முழுமையாக வெந்துவிடும் வீடு முழுக்க மணக்கும் கம்பஞ்சோற்றை எடுத்து தட்டில் போட்டால் ஆவி பறக்கும் எந்தக் குழம்புக்கு ருசி தரும் உணவாகும்.

கம்பஞ்சோற்றின் உலர்ந்த சுற்றுப்பகுதியை விரலால் வழித்து அதை எண்ணெய் தொட்டு சாப்பிட்டால் அந்த ருசிக்கும் மணத்துக்கும் எதுவும் ஈடாகாது.

கம்பஞ் சோற்றை நீர் அல்லது மோர்லோ உருண்டையாக போட்டு விடுவர் அது மிதந்து கொண்டு இருக்கும். தேவைப்படும்போது ஒரு உருண்டையை எடுத்து மோர் அல்லது நீர் கொண்டு கரைத்து குடிப்பர் இந்த கம்பங் கூழ் தாகத்தையும் பசியையையும் ஒரு சேர அடக்கும் தன்மை கொண்டது

நாட்டு கம்புக் கதிரிகள் முன் அதை பறித்து கையால் கசக்கிக் கொம்பையை ஊதித் தின்பர் இதற்கு தனியாக சுவை உண்டு இதனால்தான்

கம்மங்கதிரக் கண்டவங் (ன்) கையும்
மாமன் மகளக் கண்டவ (ன்) வாயும் சும்மாயிராது
என்னும் பழமொழியும் உண்டு

கம்பரிசியை மண் சட்டியில் போட்டு வறுத்து வெல்லம் அல்லது கருப்பட்டியை சேர்த்து உருண்டையாக உருட்டி சாப்பிடுவர். இதற்கு புல்லு மாவு என்று கூறுவர்.



Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

குதிரவாலி

குதிரவாலித் தானியம் ரொம்ப வித்தியாசமானது கம்ப மாதிரிதான் கரிய சாம்பல் நிறத்திலிருக்கும் அதை இரண்டு வகையாக பிரிக்கலாம்.

குதிரவாலிய அவித்து காயப்போட்டு அதை அள்ளி உரலில் போட்டு உலக்கையால் குத்திக் குத்தி குதிரவாலியின் மென்மேலும் உயியை நீக்கி புடைத்து அரிசியை மட்டும் தனியே எடுத்து அதை அப்படியே சோறாக்கி சாப்பிடுவது ஒரு ரகம்.

பச்சை குதிரவாலி சோறு ரொம்ப ருசியானது ரொம்ப சந்தானது பச்சை குதிரவாலியைப் புடைத்துச் சுத்த மாகக் காய்ப்படியே உரலில்போட்டு குத்திக் குத்தி உயியை நீக்கி அரிசியை ஒதுக்கினால் வெண்முத்துப்போலவும், வெள்ளை உருண்டைகளாக இருக்கும். அதை அப்படியே உலையில் போட்டால் கம்பஞ்சோறு மாதிரி தான் இருக்கும். உலாநெய்யுருபோல வெள்ளை வெளேரென்று இருக்கும். உலாநெய்யில்லாமல் கூழாகதான் இருக்கும் அதை குழம்பில் நொட்டி வாயில் போட்டால் அஸ்வா போல் உள்ளே செல்லும் வயிற்று மணக்கும் வாயும் மணக்கும் வாயாராப் பாராட்டினால் வாய் வந்ததை கூட மணக்கும்.

சாகும் தருவாயில் இருக்கும் வயதானவர்களுக்கு கொடுத்தால் அதை சாப்பிட்டு உடனே எழுந்து நிற்கும் சக்தி தரும் ஆயுறும் அதிகரிக்கும்.

கோதுமை

கோதுமையை நொய்யை முதல் தாள தீரில் ஊறவைத்து காலையில் நன்றி கரண்டியால் அடித்துக் கிளிநீப் பசையாகத் துண்டியால் வடிக்கட்டி கோதுமைப்பால் எடுத்தால் சாப்பிட்டுள். வ நோயாளிகளுக்கு ஏற்ற பாணம் காப்பிக் கொட்டையைவிட கோதுமையையும் வறுத்துத் தூளாக்கி தண்ணீர் ஊற்றி எடுத்தால் பால் சேர்த்துச் சாப்பிடக் கபம் கட்டாது கோதுமையின் வறுத்த மாவைத் தேன் சேர்த்து பிசைந்து சாப்பிடுவது காலம் மற்றும் முதுகுநல்க்கு நல்லது.

கோதுமை மாலை அக்கி தோலில் உணர்ப்பதும் அதிகம்! நெருப்பாட்டி இடம் மேல் தூவினாலும் பிசைந்தால் அடங்கும் * உள்புணர் ஆறும். களி செய்து வகைதர வேண்டும்.



Principal
Islamiah Women's and Science College
Vaniyambadi - 635 702

கட்டலாம். களியுடன் வேப்பெண்ணெய் சேத்து மாபீஜம். முதுகிலும் கட்டிலிட கெட்டப்பட்ட சளி இளகி முச்சுதனறல் குறையும்.

கேழ்வரகு

கேழ்வரகில் இயற்கையாகவே இரும்புதரத்து கால்சீயம் புரதச்சத்து நாரச் சத்து உள்ளது. இதனால் இதனை அதிகம் உண்பது இரத்த சோகை நோயை குணப்படுத்த உதவுகிறது. இது கவலை, மனஅழுத்தம் ஆகியவை போக உதவுகிறது. கேழ்வரகில் லெசித்தின் மற்றும் மெத்தியோனைன் போன்ற அமிலோ அமிலங்கள் இருப்பதால் கல்லீரலில் உள்ள அதிகப்படியான கொழுப்பை நீக்குகிறது. கேழ்வரகில் கால்சீயம் அதிகம் இருப்பதனால் குழந்தைகள் மற்றும் முதியவர்களுக்கு எலும்புகள் வலிமையாக்குகிறது. கேழ்வரகை ஆரோக்கிய டானிக் என்றே சொல்லாம்.

கேழ்வரகை உலர்த்தி குத்திப் புடைத்து கல், மண் முதலியவற்றை நீக்கி இயந்திரக்கல்லில் இட்டு மாவுபோல அரைத்து வேண்டிய அளவு எடுத்து நீர் வீட்டு கரைத்து இரண்டு இல்லது முன்று நாட்கள் புளிக்க வைக்க வேண்டும் பிறகு சுத்தமான அரிசி நொய்யை சமமாக எடுத்து புளித்த மாணோடு சேர்த்து கிளற வேண்டும் பிறகு இறக்கி வைத்து ஒரு நாள் கழித்து உபயோகிக்க வேண்டும். கேழ்வரகு கூழ் அல்லது களி நல்ல உணவாகும். கேழ்வரகு ரொட்டி சாக்கரை நோயாளிகளுக்கு ஏற்ற உணவாகும். அதில் பலவகையான இனிப்புகளையும் செய்யலாம். அதுமட்டுமல்லாமல் கேழ்வரகு புட்டு, கேழ்வரகு அடை, கேழ்வரகு பணியாரம், கேழ்வரகு ஒம்பொடி, கேழ்வரகு சேமியா, கேழ்வரகு அப்பம் போன்றவை செய்து சாய்ட் உடலுக்கு ஏற்ற அருமையான உணவாக இருக்கும்.

சோளம்

சோள உணவுகள் உடலுக்கு உறுதியை அளிக்க வல்லது இவை உடல் பருமனை குறைக்கிறது வீற்றுபுண்ணை ஆறும் தன்மைக கொண்டது இதில் இருக்கும் நாரச்சத்து தடல், வயிற்று நோய்கள் ஏற்படாமல் தடுப்பதில் முக்கிய பங்கு வகிக்கிறது உடல் எடையை கூட்ட சோளத்தை அடிக்கடி சாப்பிடால் உடல் எடை அதிகரிக்கும் சிவப்பு 1த்த அணுககககக அளிக்கிறது



சோளத்தின் பச்சை கதிரகளை கூட்டோ வேகவைத்தோ அதன் மணிகளை தின்பது பொரியாகப் பொரித்து சாப்பிடுவது அல்லது மாவாகவி வெல்லம் சேர்த்து சாப்பிட சுவையாக இருக்கும். சோள ரொட்டி மிஷம் வாசமாக இருக்கும் வாயில் வைத்தால் கரையும் தன்மையுடையது. சோளத்தை வாணலில் வறுத்து எடுத்தால் பொரி கிடைக்கும் அதில் மிளகு உப்பு சேர்த்து சாப்பிட சுவையாக இருக்கும்

தினை

தினை அரிசியில் பீட்டா கரோட்டின் நிறைந்துள்ளது. இதனை உண்டு வந்தால் உங்களின் கண் மற்றும் முடியின் வளர்ச்சிக்கு ஏற்ற உணவாகும். தினை அரிசியில் ஏராளமான நன்மைகள் இருக்கின்றன. அரிசி மற்றும் கேழ்வரகை காட்டிலும் அதிக நார்ச்சத்துக்களை உடையது. இதை தினமும் உண்டு வந்தால் தேவையான நார் சத்து கிடைத்து விடும். இதில் உப்புமா, பொங்கல், கிச்சடி, முறுக்கு, தினை அடை ஆகியவை செய்து சாப்பிடலாம். உடம்புக்கு நல்லது.

சாமை

சாமை அரிசி உடலுக்கு வலிமை கொடுக்கும். விந்தணு உற்பத்தி அதிகரிக்கும். சர்க்கரையை கட்டுப்படுத்தும். மாரடைப்பை சரிசெய்யும் உணவாகும் மலச்சிக்கலை ஏற்படுத்தாது. இதில் உணவாக சாமை சாதம், உப்புமா, பொங்கல், சாமை வடை, சாமை முறுக்கு ஆகியவை செய்து சாப்பிடலாம்.

முடிவுரை

நம் முன்னோர்கள் பயன்படுத்திய சிறுதானியங்களை நாம் பயன்படுத்தி வந்தால் கால்சியம், மற்றும் புரதச்சத்து, நார்ச்சத்து மிகுந்த உணவுகளை உட்கொண்டால் இரத்தசோகை, சர்க்கரை நோய் புற்று நோய் ஆகியவைகளில் இருந்து விடுபிட்டு ஆரோக்கியமாக வாழலாம்



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



2-12-2022 இல் - உலக அலைக்கியாங்களில்
 விவகாரணமம்" என்னும் ஆய்வு நூலை
 மத்திய கல்வித்துறை இணை அமைச்சர்
 மரு.சுபாஷ் சர்க்கார் வெளியிட்டார்.

3-12-2022 இல் நூலாசிரியர் தமிழ்ச்செம்மல்
 முனைவர் M.சிவராஜிக்கு காளி தமிழ்ச்சங்கத்தில்
 பிராக்ராஷ் நீதிபரஸ் நினைவுப்பரிசு வழங்கினார்.



காளி
 நூலாசிரியருள்
 தமிழ் சங்க குழுவினர்
 காளி தமிழ் சங்கம்
 பயணக்குழு



பாஷ்ஜி புக ஹவுஸ்

32-புதல் பட்டி, மலர்காடல் புதிய வணிக வளாகம்,
 அழகர் கோட்டை, திருவாரூர்.
 தொலைபேசி: 032 004 (இலாசர்)
 அலைக்கியல்: 99424 41751

ISBN 978-93-86890-89-4

Principal
 Sreejitha Women's Arts and Sciences College
 Phone: 789386 890894

Rs. 400/-



100
YEARS



செம்மொழித் தமிழ்ப் பாடல்களில்
சிறுநூறிய உணவுகள்

[தேசியக் கருத்தரங்கம்]

MILLETS FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS
(National Seminar)



பதிப்பாசிரியர்கள்

தமிழ்ச்சம்மல் பாரதி விருதுகள் Islamic Women's Arts and Science College

முனைவர் ப.சிவராஜி

Vaniyambadi - 635 752.

முனைவர் மு.முஜிபுர்ரகுமாள்

Principal

28. சங்ககால மக்களும் சிறுதானியங்களும் சை.ஜாபர் -94
29. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் அஹாஜிரா பேகம் -98
30. சிறுதானிய செய்முறைப் பயிற்சி இ.மாலா -101
31. சங்க இலக்கியங்களில் தினை முனைவர் அ.அஸ்கர் -105
32. சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் முனைவர் கோ.வெங்கடசிநெடுஞன் -108
33. ஆரோக்கிய வாழ்விற்கு அடித்தளம் - சிறுதானியமே முனைவர் மு.ருக்மணி -111
34. சங்க இலக்கியத்தில் புலவர்கள் காட்டும் உணவுகள் மு. புவனேஸ்வரி -116
35. இலக்கண நூல்களில் சிறு தானியங்கள் முனைவர் ம.சரளாதேவி -118
36. இனி ஒரு விதி செய்வோம் முனைவர் ரா. பிரபா -122
37. செம்மொழி இலக்கியங்கள் காட்டும் சிறுதானியப் பதிவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசித்ரா -127
38. புறநானூற்றில் அறியலாகும் ஏனல் (அ) தினை சி. ஜோதிலட்சுமி -132
39. தமிழ் இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் ரா.மகேஸ்வரன் -135
40. சிறுதானியங்கள் பயன்கள் சி.மோனிகா -137
41. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் த. கற்பகம் -139
42. சிறுதானியங்கள் ஆ. விஜய் ஸ்ரீதர் -141
43. சிறுதானிய உணவும் சீரான வாழ்வும் முனைவர் த.சங்கீதா -144
44. தமிழ் இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் சி. சத்யா -152
45. தமிழர் பண்புகள் நா. தளலட்சுமி -157
46. புறமும் உணவும் முனைவர் இர.சிவசக்தி -160
47. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானிய உணவுகள் கு. தமிழரசி -163
48. அகநானூற்றில் தினை பேரா தி. அனாராதா -166
49. உணர்வும் உணவும் முனைவர் அ.ஜான்சிராணி -168
50. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசாந்தி -173
51. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் முனைவர். வ. கலையரசி -176
52. சங்கத்தமிழரின் உணவுமுறையில் சிறுதானியங்களின் பங்கும் பயனும் முனைவர் கே. இரா. கமலாபுருகன் -181
53. சிறுதானியங்களில் பலகாரம் உணவுகள் திருமதி.க.மகாலட்சுமி -185
54. நல்வாழ்விற்கு சிறுதானியங்கள் மா.நஜ்முன் -189
55. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் காணலாகும் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ந.நிர்மலா -194
56. இடியைத் தாங்கும் தன்மை கொண்ட வரகு முனைவர் ஆர்.நிர்மலா தேவி -197
57. திணையரிசி வரலாறு அதன் பயன்களும் ம.பரிமளாதேவி -203



அகநானூற்றில் தினை

பேராதி. அனாராதா
உதவிப் பேராசிரியர், தமிழகத்தை
இஸ்லாமியா மகளிர் கலை மற்றும்
அறிவியல் கல்லூரி,
வானியம்பாடி

முன்னுரை:

தினைசெட்டாரியா இட்டாலிகா என்றதாவரவியல் பெயருடன் அழைக்கப்படும் இது ஒருவகையானபல் வகைதினைபல நூற்றாண்டுகளாக ஆசிய உணவு வகைகளில் முக்கியஅங்கம் வகிக்கிறது. அதிகசத்துள்ள தானியமான பெரும்பாலும்மனிதர்களுக்கு, விலங்குகளுக்கும் உணவுஆதாரமாகயன்படுத்தப்படுகிறது. மேலும் இதுகம்புவரகு போன்ற சிறுதானியங்களை ஒத்தது. எட்டமின்களும், தாதுபெருட்களும் நிறைந்த இந்தசிறுதானியத்தைசாங்ககாலத்தில் வாழ்ந்தமக்கள் எவ்வாறு பயன்படுத்தி, பயன் பெற்றார்கள் என்பதை இக்கட்டுரையில் காணலாம்.

அகநானூற்றில் தினை

தினைஉணவுகளைநினை

அதற்குஎதுவும் இல்லை இணை (அகநானூறு -392)

என்றதத்துவத்திற்குஏற்பஅகநானூற்றின் நூலில் 392 வதுபாடல் என்னைக் கவர்ந்தது. அந்தபாடல் தலைவியால் விரும்பப்படும் வெற்பன் என்றமலைநாட்டுதலைவனின் வீரத்தைகுறிக்கும்பாடலாகும். இந்தபாடலில் தினையின் சுவையில் மயங்கியயானைஒன்றுதினைவயலில் மேய்வதாகவும்,அதைவெற்பன் கவன் மூலம் கல்லால் தாக்கியதில்வலிதாங்கமுடியாமல் மற்றயானைகளையும் அதட்டிக்கொண்டுஓடுவதாகபாடலில் குறிப்பிடப்பட்டுள்ளது.

“கணமழைபொழிந்தகான்படி இரவில்
தினைமேல் யானை இனன் இரிந்து ஓட
கல் உயர் கழுதில் வேணான் எறிந்த
வல் வாய்க் கவனின் கடுவெடி
ஓல்லென
மறப்பலிஉரளவாரணம் கதற
நனவுறுகட்சியின் நல் மயில் ஆல
மலைஉடன் வெரும் மாக்கல்
வெற்பன்

யிரியநன் ஆகிலோஅரிதேஅராஅன்று”

அவன் மலைநாட்டின் தலைவன் வெற்பன் பெருமழைபொழிந்துகாடே இருண்டுகிடக்கும் நள்ளிரவில் உயர்ந்தகழுதுபந்தலில் இருந்துக் கொண்டுகாவல் காக்கும் சேணான் கவனில் வீசிய,கல்லில் அடிப்பட்டுதினைவயலில் மேய்ந்தயானைதன் இனத்தடன் ஓடும் கவன் கல் பாயும் இடியோசைகேட்டுமறம் கொண்ட புலி உருமும்,காட்டுகோழியின் சேவல் கதறும்,நனவில் நடுக்கம் கண்டதுபோலநல்லமயில் ஆடும். இப்படிமலையேநடுங்கும். இப்படிபட்டமலைநாட்டின் தலைவன் அவன் என்பதுதான் அந்தபாடலில் பொருளாகும். இந்தபாடலின் மூலம் தினைவகைகளின் பெருமையைஅறிந்துக் கொள்ளமுடிகிறது. இந்தபாடலைபடித்தவுடன் தான் தினைஉள்ளிட்டசிறுதானியவகைகளின் பெருமைகுறித்து அறிந்துகொள்ளவேண்டும்.

தினையினைகாவல் காத்தல்

“சென்மதிசிறக்கநின் உள்ளம்

நின்மலை ஆரம் நீவியஅம் பகட்டு

மாப்பினை சாரல் வேங்கைப் படுசினைப்

சுதப்பு முருகு முரண் கொள்ளும் உருவக்

கண்ணியை எரிதின் கொல்லை இறைஞ்சிய ஏனல்” (அகம் - 288)

உன் உள்ளம் வாழ்க! உன் மலையில் விளைந்தசந்தனத்தை உன் மார்பில் பூசிக் கொண்டிருக்கிறாய். உன் மலைச்சாரலில் பூத்தவேங்கைப் பூவைமுருகுப்பெருமான்போலத் தலையில் குடிக்கொண்டிருக்கிறாய் கொளுத்திஉரிட்டவயலில் விளைந்ததினை துன்புறும்பிறான் தோறும் வருகிறாய் உன்னோடுசேர்ந்திருப்பதால் தினைபூவால்



Principal
Isaiamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

கெட்டுதினைவிளைச்சல் பாழாகிறது. இப்பாடலில் மூலம் சங்ககாலத்தில் வாழ்ந்தபெண் களவொழுக்கத்தில் இருப்பதால் திணையிரினைகாவல் காக்கும்பணிகெட்டுவிடுவதாகவும் அப்பயிரின் மீது அவர்கொண்டபற்றினையும் அறியமுடிகிறது.

“அம்மவாழ்தோழிறம் மலை
அமைஅறுத்து இயற்றியவெவ்
வாய்த் தட்டையின் நறுவீரைஆரம் அற அறிந்து
உழுத உளைக் குரல் சிறுதினை
கவர்தலின் இளை அமல்
பெருவரைஅருக்கத்தப் குரீஇ
ஒப்பி ஒங்கு இருஞ் சிலம்பின் ஒள்

இணர் நறுவீ வேங்கைஅம் கவட்டிடைநிவந்த இதணத்து” (அகம் - 388)

தோழிகேள் நாம் நம் மலையின் சந்தனமரங்களைவெட்டிச் சாய்த்து உழுது விதைத்துவிளைந்திருந்ததிணையைக் காத்துக் கொண்டிருந்தோம். பூத்தமணக்கும் வேங்கைமரக்கிளையில் அமைக்கப்பட்டிருந்தபந்தலில் இதனம் ஏறி இருந்துகொண்டு மூங்கிலைஅறுத்துச் செய்யப்பட்டதட்டைக் கருவியில் ஒலிஅருப்பித் திணையைக் கவரும் குருவிகளைஒட்டிக் கொண்டிருந்தோம். ஆண்கள் மட்டுமன்றிபெண்களும் திணைக் கதிர்கள் பால் முற்றிஅறுவடைக்குதயார் ஆகிக் கொண்டிருக்கும் வரைகாவல் காத்துவந்தனர் என்பதை, இப்பாடல் வழி அறியமுடிகிறது.

திணையின் சிறப்பு

திணையின் சிறப்புக் குறித்துபின்வரும் பாடல் கூறுகிறது.

“அடலருந் துப்பின் குருந்தேமுல்லையென்று
இற்றான் அல்லதுபூவும் இல்லை
கருங்கால் வரகே இருங்கதிர்த் திணையே
சிறுகொடிக் கொள்ளேபெறிகிளர்
அவரையொடு இற்றான் அல்லதுஉணவும் இல்லை
துடியன் பாணன் பறையன், கடம்பன் என்று
இற்றன் கல்லதுகுடியும் இல்லை

ஒன்னாத்தெவ்வர் முன்னின்றுவிலங்கி” (அகம் - 335)

சூழ்சி,முல்லை,மருதம்,நெய்தல் என்னும் நான்குபூக்களைதவிரவாழ்வியலைக் குறிக்கும் வேறுபூக்கள் இல்லை.வரகு,தினை,கொள்,அவரைஎன்னும் நான்குஉணவுப் பொருள் அல்லாதவேறுஉணவுப் பொருள் உலகில் வேறு இல்லைஎன்பதையும் திணையின் சிறப்புக் குறித்துக் அறியமுடிகிறது.

“சிறுகட் பன்றிப் பெருந் சின ஒருத்தல்
துறுகட் கண்ணிக் கானவர் உழுத

குலவுக் குரல் ஏனல் மறந்து ஞாங்கர்” (அகநானூறு - 386)

காட்டுப் பன்றியின் ஆண் சிறியகண்ணும் மிகுந்தசினமும் கொண்டதுகானவர் மலைவாழ் மக்கள் பெரிய இடைவெளிவிட்டுக் கட்டியகண்ணிமாலைஅணிந்திருப்பார் அவர்கள் உழுதுவிதைத்துவிளைந்திருந்தவளைந்ததினைக் கதிர்களைஅந்தப் பன்றிகள் தின்னும் பின்னர் அங்கு இருக்கும் கல்லுக் குகையில் உறங்கும் அதுவேங்கைப்புலிவாழும் குகைஎனத் தெரிந்தும் அஞ்சாமல் உறங்கும் திணையைஉணவாகஉட்கொண்டதால் ஏற்படும் வலிமையை இப்பாடல் உணர்த்துகிறது.

முடிவுரை:

“தினைவிதைத்தான் திணை
அறுப்பன் வினைவிதைத்தவன்”

வினைஅறுப்பான் என்னும் பழமொழிக்குஏற்பதிணையினைஉண்டவன் நல்லஉடல் ஆரோக்கியத்தோடு நீண்டஆயுளோடுவாழமுடியும் என்பதையும் சங்ககாலத்தில் வாழ்ந்த மக்கள் தினைக்குகொடுத்த(முக்கியதுவத்தை இதன் மூலம் அறிந்துகொள்ளமுடிகிறது.



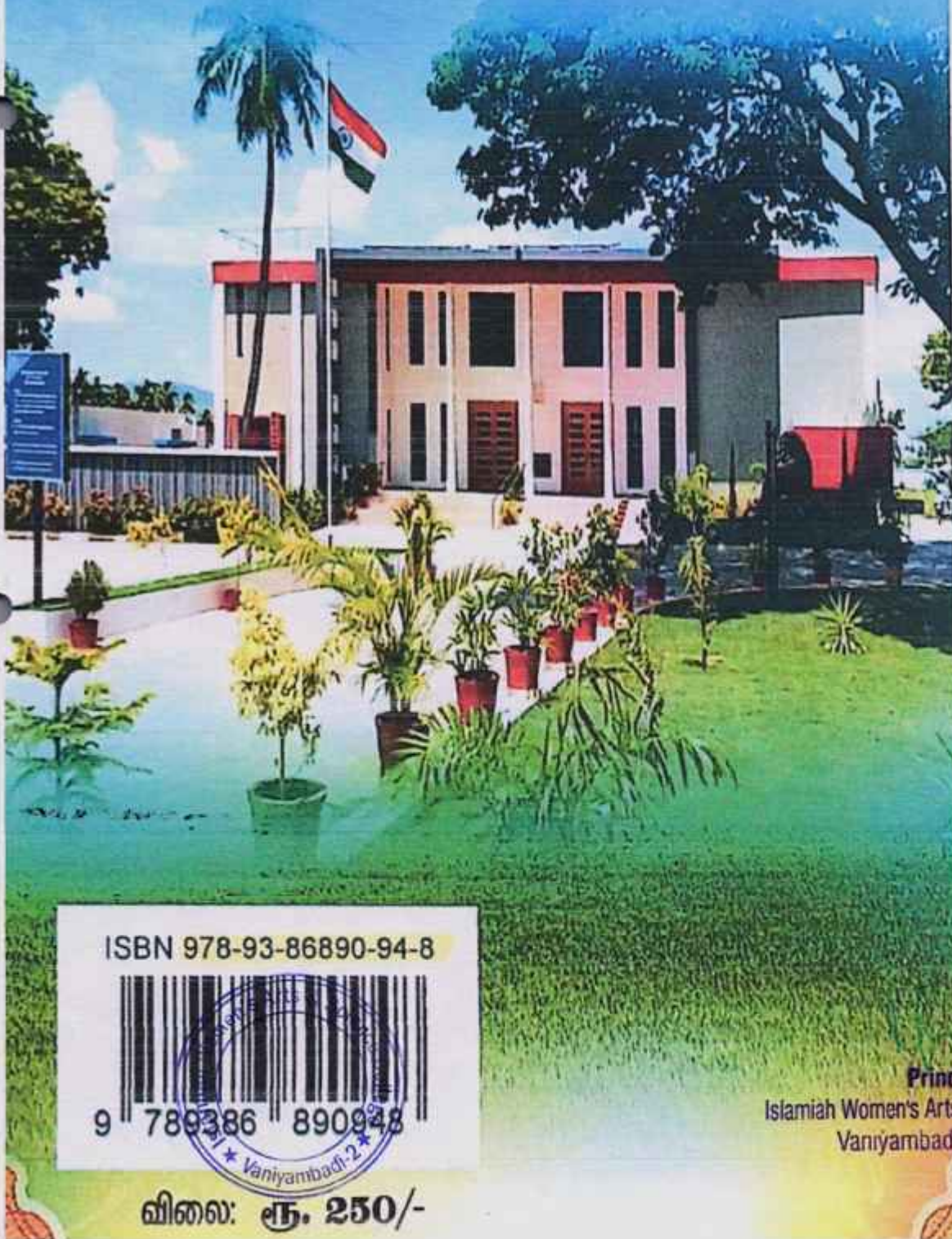
Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

இசுலாமியாக்க் கல்லூரி (தன்னாட்சி),

(தேசியத் தர மதிப்பீட்டுக் குழு 'அ' தகுதி பெற்றது)

வாணியம்பாடி-635752.



ISBN 978-93-86890-94-8



9 789386 890948

Vaniyambadi 2

விலை: ரூ. 250/-

Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



100
YEARS



செம்மொழித் தமிழ்ப் பாடல்களில்
சிறுதானிய உணவுகள்

[தேசியக் கருத்தரங்கம்]

MILLETS FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS
(National Seminar)



பதிப்பாசிரியர்கள்

தமிழ்செய்மலம் பாரதி விருதாளர்

முனைவர் ப.சிவராஜி

முனைவர் மு.முஜிபுர்ரகுமான்



Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

58. சங்க இலக்கியங்கள் காட்டும் சிறுதானிய உணவுகள்
சே.இராஜேஸ்வரி -206
59. சிறுதானியங்களும் அதன் பயன்பாடுகளும் ரா.ரஜலா -211
60. சங்க காலம் முதல் நவீன காலம் வரை - சிறுதானியங்கள்
முனைவர் ல. ரூபா -215
61. சங்க கால தமிழர் உணவு முறையில் சிறந்து விளங்கிய சிறு தானியங்கள்
ச.சாய் தமிழ்வெண்பா -222
62. சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்களின் பயன்பாடுகள்
முனைவர். மா. கிருஷ்ணவேணி -230
63. ஐந்திணைகளில் சிறுதானிய உணவுகள் பேர.மு.சர்மிளா பானு -233
64. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் கோ.தீபா-237
65. மலைபடுகடாமில் சிறுதானியங்கள் மு.உமா -241
66. ஆற்றுப்படை நூல்களில் சிறுதானிய உணவுகள் து. பெருமாள் -246
67. சிறுதானியங்கள் சபிதா பேகம். த -249
68. சிறுதானியங்கள் பற்றிய சங்கச்செய்திகள் பேரா.மு.தில்ஷாத் -254
69. தொல்காப்பியம்காட்டும் சிறுதானியமும் அவற்றின் நன்மைகளும்
ச.நா.சர்தார் -256
70. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்களும் பயன்பாட்டு முறையும்
முனைவர் அ.ஜனார்த்தலி பேகம் -260
71. எட்டுத்தொகை புற நூல்களில் சிறுதானியங்கள் முனைவர் ஞா. செந்தில் -266
72. பத்துப்பாட்டு ஆற்றுப்படை நூல்களில் உணவுமுறைகள் கோ.சந்திரசேகர் -270
73. சங்க இலக்கிய வெறியாட்டுக் களத்தில் சிறுதானியங்கள் பெறுமிடம்
முனைவர் ந.சோமுன் -275
74. சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானிய உணவு முறைகள் முனைவர் சு.இளவரசி -279
75. கம்பின் சிறுதானியங்களின் பயன்கள் சி..சத்யா -284
76. சங்க இலக்கியங்களில் பயன்படுத்தப்பட்ட சிறுதானியங்கள் ஜெ.வைஷ்ணவி -287




Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

சிறுதானியங்கள் பற்றிய சங்கச்செய்திகள்

மு. தி. லக்ஷ்மி
உ. தனிப்பேராசிரியர் (குடிமுத்துறை)
இஸ்லாமிய மகளிர் கலை மற்றும் அறிவியல் கல்லூரி
வானியம்பாடி

முன்னுரை:

தொலபுரங்காலத்தொட்டு உணவுமுறைகளில் சிறுதானியங்கள் முக்கியப் பங்காற்றி வருகின்றது. பெயரில் தான் சிறுதானியம் ஆனால் உடல் நலத்திற்கும் பெரும்பான்மை அளிக்கிறது. சங்க இலக்கியங்களின் மூலம் மக்களின் வாழ்க்கை முறை, பழக்கவழக்கங்கள், பண்பாடு பற்றி அறியமுடிகிறது. அவ்வகையில் பண்டமக்கால மக்கள் சிறுதானியங்களை முக்கிய உணவாகக் கொண்டுள்ளதை அறியலாம்.

தினையின் துணை :

தினை உலகிலேயே அதிகம் உற்பத்தி செய்யப்படும் தானியங்களில் ஒன்று. இது கிழக்காசியாவில் பத்தாயிரம் ஆண்டுகளாகப் பயிரிடப் படுவதாகக் கூறப்படுகிறது. இதற்கு ஏளல், இறடி, கங்கு என்ற வேறுபெயர்களும் உண்டு. சங்க இலக்கியங்களில் தினையும், தினைபுணமும் என்றச் சொல் அதிகமாக எடுத்தாளப்பட்டுள்ளது.

**“கருங்கட் கேழல் உழுதிழுதி நன்னாள்
வருபத நோக்கிக் குறவர்**

உழாஅது வித்தியபருஉக் குறற் சிறுதினை” (புறம்:168)

என்றச் செய்யுளின் மூலம் கிழங்கு உண்பதற்காகப் பன்றிகள் நிலத்தைக் கிளறிப் புழுதியாக்கி இருந்த இடங்களில் மழைக்காலத்தில் தினை விதைத்தனர். தினைபுணத்தைப் பெண்களும் காவல் காத்ததாகக் கூறப்படுகிறது. தினைகளைப் பெரிதும் விரும்பியுண்ணும் கிளிகளிடமிருந்தும் யானைகளிடமிருந்தும் காப்பதற்காக மலைபுச்சியில் பாண் அமைத்து தட்டை, கவண், சிறுபறை முதலியவற்றைக் கொண்டு ஒழியெழுப்பி பாதுகாத்து வந்தனர். இதிலிருந்து தினையின் முக்கியத்துவத்தை அக்காலத்தே மக்கள் போற்றி வளர்த்தனர் என்பதை புறநானூற்றின் வழி அறியலாம். இவ்வாறு நம் முன்னோர்கள் காத்து வளர்த்த தினை உறுதியான ஆரோக்கியத்திற்கும், இதயம் சம்பந்தப்பட்ட நோயைத் தடுக்கவும், மூளை ஆரோக்கியம் பெறவும் துணையாக உள்ளதை அறியலாம்.

வரகு:

பண்டைத்தமிழர்களால் பொதுவாக உட்கொள்ளப்பட்ட ஓர் உணவாகும். அரிசி, கோதுமையைக் காட்டிலும் வரகில் நார்ச்சத்து அதிகமுள்ளது. வரகின் விதை ஆயிரம் வருடம்வரை முளைப்புத்திறன் உடையது. முல்லைநில மக்கள் பாலூன் வரகரிசியைச் சேர்த்து உண்டனர் என்பதை,

**“கருங்கால் வரகே, இருங்கதிர்த் தினையே,
சிறுகொடிக் கொள்ளே, பொறிகிளர் அவரையோடு**

இந்நான் கல்லது குடியும் இல்லை.” (புறம்:335)

புறநானூற்றில் இடம்பெற்ற இச்செய்யுளின் மூலம் வரகும், தினையும் முக்கிய உணவாக இருந்ததை அறியலாம். உடல் எடையைக் குறைக்க இவ்வரகு மிகவும் பயனுள்ளதாகும். வறுட்சி, நஞ்சை என அனைத்துவகை நிலங்களிலும் வளரும் இவ்வரகு கோடைக்காலத்தில் உடலின் சூட்டைத் தணித்து குளிர்ச்சியூட்டக் கூடிய ஓர் உணவாகும்.



Principal

சாமை:

சாமை உண்டால் ஆமை வயது எண்பார்கள். அதனால் தான் இது பூவை காலத்தொட்டு பயன்படுத்தப்படுவதாக நமது கல்வெட்டுகளில் கூறப்படுகிறது சங்ககால மக்கள் இயற்கையாகக் கிடைத்த உணவுகளையே பெரிதும் உண்டு வாழ்ந்தனர்.

“நெல்லோடு நாழி கொண்ட

வானம் வாய்ந்த வாங்குகதிர் சாமை”

என்ற முல்லைப்பாட்டின் வரிகளின் மூலம் சாமை அரிசியை பழங்காலத்தொட்டு சாமானிய மக்களால் விரும்பி வாங்கக்கூடிய பயிராக இருந்ததால் தான் இது சாமை எனப்பெயர் பெற்றது. இது முல்லைநில மக்களின் முக்கிய உணவாக இருந்துள்ளது. சர்க்கரை நோயைக் கட்டுக்குள் கொண்டுவர உதவும் சிறுதானியங்களில் சாமை மிகச்சிறந்த உணவாகக் கூறப்படுகிறது. அரிசரையைக் காட்டிலும் ஏழுமடங்கு நார்ச்சத்து கொண்ட உணவாக சாமை உள்ளது. அதனால்தான் சாமை “தானியங்களின் ராஜா” எனப்படுகிறது.

முடிவுரை:

இதுவரை சங்க நூல்கள் சிலவற்றிலிருந்து சிறுதானியப் பயன்பாடு குறித்து அறிந்தோம். பண்டைத் தமிழர்கள் சிறுதானியங்களை உணவாகக் கொண்டதன் மூலம் நீண்ட ஆயுள் பெற்றிருந்தனர். நம் முன்னோர்கள் கடைப்பிடித்து வந்த மற்ற சாஸ்திர சம்பிரதாயங்களை கடைப்பிடிக்கும் நாம் ஏன் அவர்களின் உணவுப் பழக்கத்தை மட்டும் கடைப்பிடிக்க விட்டுவிட்டோம். சிறுதானியங்களை உண்டு நீண்ட ஆயுள்பெற்று பல சந்ததியினரைக் கண்ட நம் முன்னோர்கள் போல சிறுதானியங்களைப் பயன்படுத்தி பல சந்ததியினர்களைக் காண மட்டுமல்ல பல ஆண்டுகள் நீட்டி வாழ முயற்சி செய்வோம்.




Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

இசுலாமியாக் கல்லூரி (கள்ளாட்சி),

(தேசியத் தர மதிப்பீட்டுக் குழு 'அ' தகுதி பெற்றது)

வானியம்பாடி-635752.



ISBN 978-93-86890-94-8



9 789386 890948

விடை: ரூ. 250/-



Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



செம்மொழிக் தமிழ்ப் பாடல்களில்
சிறுதானிய உணவுகள்

[தேசியக் கருத்தரங்கம்]

MILLETS FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS
(National Seminar)



பதிப்பாசிரியர்கள்

தமிழ்ச்சாம்பல் பறதி விருது

முனைவர் ப.சிவராஜி

முனைவர் மு.முனிபுர்குமார்

Principal

Islamic Women's Arts and Science College
Vanryambadi - 635 752.



28. சங்ககால மக்களும் சிறுதானியங்களும் சை.ஜாபர் -94
29. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் அ.ஹாஜீரா பேசும் -98
30. சிறுதானிய செய்முறைப் பயிற்சி இ.மாலா -101
31. சங்க இலக்கியங்களில் திணை முனைவர் அ.அஸ்கர் -105
32. சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் முனைவர் கோ.வெங்கட கிருஷ்ணன் -108
33. ஆரோக்கிய வாழ்விற்கு அடித்தளம் - சிறுதானியமே முனைவர் முருகாணி -111
34. சங்க இலக்கியத்தில் புலவர்கள் காட்டும் உணவுகள் மு. புவனேஸ்வரி -116
35. இலக்கண நூல்களில் சிறு தானியங்கள் முனைவர் ம.சரளாதேவி -118
36. இனி ஒரு விதி செய்வோம் முனைவர் ரா. பிரபா -122
37. செம்மொழி இலக்கியங்கள் காட்டும் சிறுதானியப் பதிவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசித்ரா -127
38. புறநானூற்றில் அறியலாகும் ஏனல் (அ) திணை சி. ஜோதிலட்சுமி -132
39. தமிழ் இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் ரா.மகேஸ்வரன் -135
40. சிறுதானியங்கள் பயன்கள் சி.மோனிகா -137
41. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் த. கற்பகம் -139
42. சிறுதானியங்கள் ஆ. விஜய் ஸ்ரீதர் -141
43. சிறுதானிய உணவும் சீரான வாழ்வும் முனைவர் த.சங்கீதா -144
44. தமிழ் இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் சி. சத்யா -152
45. தமிழர் பண்புகள் நா. தனலெட்சுமி -157
46. புறமும் உணவும் முனைவர் இர.சிவசக்தி -160
47. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானிய உணவுகள் கு. தமிழரசி -163
48. அகநானூற்றில் திணை பேரா தி. அனூராதா -166
49. உணர்வும் உணவும் முனைவர் அ.ஜான்சிராணி -168
50. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசாந்தி -173
51. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் முனைவர். வ. கலையரசி -176
52. சங்கத்தமிழரின் உணவுமுறையில் சிறுதானியங்களின் பங்கும் பயனும் முனைவர் கே. இரா. கமலாமுருகன் -181
53. சிறுதானியங்களில் பலகாரம் உணவுகள் திருமதி.க.மகாலட்சுமி -185
54. நல்வாழ்விற்கு சிறுதானியங்கள் மா.நஜ்முன் -189
55. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் காணலாகும் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ந.நிர்மலா -194
56. இடியைத் தாங்கும் தன்மை கொண்ட வரகு முனைவர் ஆர்.நிர்மலா தேவி -197
57. திணையரசி வரலாறும் அதன் பயன்களும் ம.பரிமளாதேவி -203



நல்வாழ்விற்கு சிறுதானியங்கள்

நெறியாளர்

முனைவர் கோ. வெங்கடகிருஷ்ணன்,
இணைப்பேராசிரியர், நெறியாளர்,
தமிழ்த்துறை,
இசுலாமியாக் கல்லூரி (தன்னாட்சி),
வாணியம்பாடி.

ஆய்வாளர்

மா.தஜ்முன் M.A., M.Phil., B.Ed., SET.,
பகுதி நேர முனைவர் பட்ட ஆய்வாளர்,
தமிழ்த்துறை,
இசுலாமியாக் கல்லூரி (தன்னாட்சி),
வாணியம்பாடி.
திரும்பத்தூர் (மாவட்டம்).
அலைப்பேசி எண்: 8056509240

முன்னுரை

ஆரோக்கியமான உணவுகளில் முக்கியத்துவம் கொண்டவை சிறுதானியங்களாகும். பாரம்பரிய உணவு முறைகளின் "ராஜாவாக" இடம் பெற்றுள்ளது. பல்வேறு நன்மைகளையும் தன்னகத்தே கொண்டு விளங்குகிறது. பழந்தமிழர்களின் உணவில் பெரும் பங்கினை வகிப்பது சிறுதானியங்கள். ஆரோக்கியமான வாழ்வினை மேம்படுத்தும் உணவுகளாக விளங்கும் சிறுதானியங்கள் பற்றி இக்கட்டுரையில் காண்போம்.

சிறுதானியம்

சிறுதானியம் உருவில் சிறியதாகக் காணப்படும் தானிய வகைகள் வரகு, சாமை, கேழ்வரகு, தினை, குதிரைவாலி, பனி, வரகு தானியங்களாகும். சிறுதானியங்களின் நிறைந்த உணவுகளை உட்கொள்வதுடன் பல்வேறு

189




Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

நோய்களில் இருந்து பாதுகாப்பை பெற முடியும் இன்று. உணவில் எடுத்துக் கொள்ளும் நெல், கோதுமை அதிகளவில் புரதம், நார், இரும்பு, கன்னாம்பு சத்துக்கள் சிறுநாளியங்களில் காணப்படுகின்றன.

ஊட்டச்சத்தின் களஞ்சியம் சிறுநாளியங்கள்

உலகின் பல நாடுகளில் பிரதான உணவாக கருதப்படும் அரிசியில் சத்துக்கள் குறைவாக உள்ளன. சிறுநாளியங்கள் உடலுக்குத் தேவையான அனைத்து சத்துக்களையும் தன்னகத்தே கொண்டு விளங்குகிறது. சிறுநாளியங்களை உணவாக எடுத்துக்கொள்ளும் போது உடலில் நோய் எதிர்ப்பு சக்தி அதிகரிக்கிறது. உடல் பருமன், இருதய நோய்கள் வராமல் தடுக்கிறது.

ஊட்டச்சத்துக்கள் நிறைந்த சிறுநாளியங்கள்

சிறுநாளியங்களில் ஊட்டச்சத்துக்கள் நிறைந்துள்ளன. 15 சதவீதம் புரதம் அதிகளவு நார்ச்சத்தும் கொண்டது. வைட்டமின் ஈ, வைட்டமின் பி, லாம்ப்டக்ஸ், நியாசின், தயமின், ரிபோபிளவின் போன்றவற்றிற்கு மிகப்பெரிய ஆதாரமாக விளங்குகிறது. உடலின் சரியான செயல்பாட்டிற்குத் தேவையான பல ஆரோக்கியமான ஊட்டச்சத்துக்கள் சிறுநாளியங்களில் நிறைந்துள்ளன. இந்த அணுக்களின் உற்பத்திக்கும் சிறுநாளியங்கள் முக்கியப் பங்கு வகிக்கிறது.

சிறுநாளியங்களை உட்கொள்வதால் ஏற்படும் பயன்கள்

- *ஊட்டச்சத்துக்கள் நிறைந்தவை.
- *புற்றுநோய் அபாயத்தைக் குறைக்கிறது.
- *தமனி கோளாறுகளைத் தடுக்கிறது
- *வைட்டமின் 'பி' நிறைந்தது.
- *எடையைக் குறைக்கும்.
- *பசையம் அறவே இல்லை.

பசையம் உள்வாமை நோயைத் தடுக்கும்.

இரத்த அழுத்தத்தைக் குறைக்கும்.



*நார்க்கத்து நிறைந்தது.
*தரைகள் சேதமடைவதைக் குறைக்கிறது.
*நீரிழிவு நோயை கட்டுப்படுத்தும்.

சிறுதானிய வகைகளின் பயன்கள்

சத்துக்கள் நிறைந்த புன்செய் தானியங்கள் சிறியவர்கள் முதல் பெரியவர்கள் வரை யாவரும் உண்ண உகந்தக் கூடிய தானியங்கள். சத்துக்கள் அதிகம் கொண்ட தானியங்கள் சிறுதானியங்கள் இரும்பு, மக்னீசியம், பாஸ்பரஸ், பொட்டாசியம், கால்சியம் போன்ற தனிமங்கள் மிகுதியாக உள்ளது. சிறுதானியங்களாலான உணவு குளுக்கோஸை சிறிது சிறிதாக நீண்ட நேரத்துக்கு வெளியிடுவதால் உடலில் சர்க்கரையின் அளவை கட்டுக்குள் வைத்திருக்க உதவுகிறது.

சிறுதானியங்களில் வரகு

சிறுதானியங்களில் முக்கியமானது வரகு பண்டைய நாகரிக காலத்தில் மிகவும் உட்கொள்ளப்பட்ட உணவு வரகில் மாவுச்சத்தும் குறைவாக காணப்படுவதால் உடல் ஆரோக்கியத்திற்கு உகந்தது. பைட்டிக் அமிலம் குறைந்தும், நார்ச்சத்து மிகுந்தும், இரும்பு, கால்சியம், வைட்டமின் பி கொண்டதாகும். தாதுப்பொருட்களும் அதிகம் கொண்டது. விரைவில் செரிமானம் அடைவதுடன் உடலுக்குத் தேவையான சக்தியைக் குறைக்கிறது. சர்க்கரை வியாதி உள்ளவர்களுக்கு சிறந்த உணவாகும். சர்க்கரையின் அளவை குறைக்கிறது. கல்லீரல் செயல்பாட்டிற்கு நல்லது. கல்லீரலின் செயல்பாடுகளைத் தூண்டி, கண் நரம்பு நோய்களைத் தடுக்கும். மூட்டுவலியை குறைக்க உதவுகிறது. சீரான இரத்த ஓட்டம், இருதயத் துடிப்பிற்கு ஏற்றது. உடல் பருமனைக் குறைக்கும்.

சிறுதானியங்களில் சாமை

சர்க்கரை நோயை கட்டுப்பாட்டில் கொண்டுவர முக்கியப் பங்கு வகிக்கிறது. நார்ச்சத்துக் கொண்டது. நெல் அரிசியைக் காட்டிலும் ஏழு மடங்கு நார்ச்சத்துக் கொண்ட சிறுதானியம் சாமை. உணவாக உட்கொள்ளும் போது நீரிழிவு நோயினை கட்டுப்படுத்தவும், நீரிழிவு நோய் வராமலும் தடுத்தி- சிறந்த வாய்ப்பாக அமைகிறது. சாமையில் இரும்புச்சத்து அதிகம். இரத்த



Principal

சோகை வருவதற்கான வாய்ப்பினை குறைக்கிறது. இளம் பெண்களின் முக்கிய உணவாக சாமை இன்றியமையாததாகும்.

சிறுதானியங்களில் தினை

தொன்றுதொட்டு மக்களால் அதிகளவில் விரும்பி வரவேற்கப்பட்ட தானியவகைகளில் முக்கியத்துவம் கொண்டது. தினை "புனிதத்துவம்" பெற்றது. இனிப்புச் சுவை கொண்டது தானியம் உடலை வலுவாக்கும். வாயு நோயையும் கபத்தையும் போக்கும். பசியை உண்டாக்கும் குணம் கொண்டது. சாதமாகவும், களியாகவும், கஞ்சியாகவும் செய்து உண்ணலாம். மாவாக அரைத்து சூடான பால் சேர்த்து உடல் குளிர்ச்சி அடைந்தவர்களுக்குக் கொடுப்பதினால் நன்மை பயக்கும்.

சிறுதானியங்களில் குதிரைவாலி

குதிரையின் வாலைப் போன்ற கதிர்களால் குதிரைவாலி ஆனது. இவ்வகையான தானியம் மிருதுவானது. குதிரைவாலியில் நார்ச் சத்து, மாவுச் சத்து, கொழுப்புச் சத்து, சுண்ணாம்புச் சத்து, பாஸ்பரஸ், இரும்புச் சத்து உள்ளது. உடலை சீராக வைக்க உதவுகிறது. சர்க்கரையின் அளவை குறைக்க வல்லது.

சிறுதானியங்களில் பனிவரகு

புரதச் சத்து நிறைந்த தானியம் பனிவரகு உணவுகளை விதவிதமாக பனிவரகில் சமைத்து உண்பதால் அஜீரணம், வயிறு உப்புசம், உடல் பருமன் என்றகின்ற பல நோய்கள் குறையும். நோயெதிர்ப்பு சக்தியைக் கொடுக்கக் கூடியது. குழந்தைகள் முதல் பெரியவர்கள் வரை அனைவரும் விரும்பி உண்ணக் கூடியது.

சிறுதானியங்களில் கம்பு

வறட்சி ஏற்பட்ட காலங்களில் மக்களின் பசியைப் போக்கும் உணவுப் பொருளாக கம்பு மிகவும் பயனுள்ள உணவுப் பொருளாகும். நீண்ட நேரம் ஓரிடத்தில் இருந்து வேலை செய்பவர்கள் அதிக மன அழுத்தம்



கொண்ட வர்களின் உடலானது உஷ்ணமடையும். இவர்கள் கம்பை கஞ்சியாகக்
கால்சி காலை வேளைகளில் அருந்தி வந்தால் உடல் குடு குறையும்.
சிறுதானியங்களில் கேழ்வரகு

கேழ்வரகு மிகவும் சத்தான தானியங்களுள் ஒன்றாகும். உடலை
ஆரோக்கியமானதாகவும் உடல் எடையைக் கட்டுப்பாட்டாலும் பாாமிக்க
உதவும். கேழ்வரகு ஈடு இணையில்லா சுண்ணாம்பு (கால்சியம்) சத்தினைப்
பெற்றுள்ளது. கேழ்வரகில் கால்சியம் அதிகம் நிறைந்து இருப்பதால்
எலும்புகள் வலுப்படும். கேழ்வரகில் இயற்கையாக இரும்புச் சத்து உள்ளது.
இரத்த சோகை நோயை குணப்படுத்த உதவுகிறது. கேழ்வரகு உண்பதை
வழக்கமாக வைத்துக் கொண்டால், ஊட்டச் சத்துக் குறைபாடுகள் போன்ற
பல நோய்கள் உடலை அணுகாதவாறு பார்த்துக் கொள்ளலாம்.

சிறுதானியங்களில் சோளம்

புரதம், கொழுப்பு, மாவுச் சத்து, இரும்புச் சத்து, கால்சியம், தயாமின்,
நயாசின், தாது உப்புக்கள், நார்ச் சத்து கொண்டுள்ள சோளம் உடலில் உள்ள
நீரினைப் பெருக்கும் சக்தியைக் கொண்டுள்ளது. இவ்வாறு நீரினைப்
பெருக்கும் சக்தியைக் கொண்டுள்ள
"வெள்ளை இளவரசி" உடலில் உள்ள நச்சுக்களையும் கற்களையும்
கரைக்கக்கூடிய தன்மையைக் கொண்டிருக்கிறாள். சோள உணவை
வாத்திற்கு இரண்டு முதல் மூன்று நாட்கள் சிறு தானியங்களுடன் தனியாக
எடுத்துக் கொள்வதால் உடலில் உள்ள சிறுநீரகப் பித்தப்பை கற்கள் சீராக
கரைய தொடங்கும்.

முடிவுரை

பழந்தமிழர்கள் ஆரோக்கியமாகவும், திடமாகவும், முதுமையிலும்
இளமையாகவும் வாழ்ந்ததற்கு உணவு மிகவும் முக்கிய காரணமாக
அமைந்துள்ளது. முன்னோர்களின் உணவு வகைகளின் வழக்கத்தை மீண்டும்
பழக்கத்திற்கு கொண்டு வர வேண்டும். இவ்வாறு, சிறப்பு வாய்ந்த
சிறுதானியங்களை உண்டு ஆரோக்கியமான வாழ்வை வாழ்வோம்.



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

இசுலாமியாக்க் கல்லூரி (வள்ளாட்சி),

(தேசியத் தர மதிப்பீட்டுக் குழு 'அ' தகுதி பெற்றது)

வாணியம்பாடி-635752.



ISBN 978-93-86890-94-8



9 789386 890948

விலை: ரூ. 250/-



[Handwritten Signature]

Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



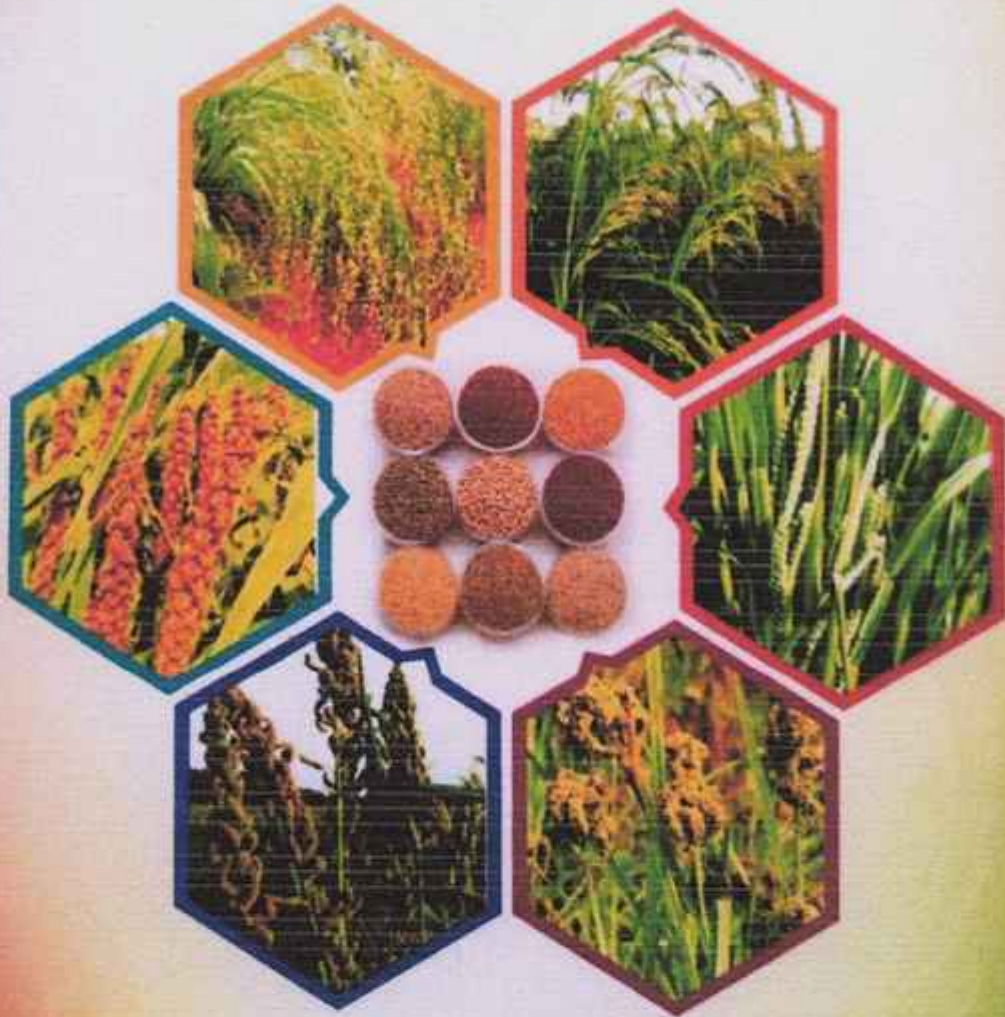
100
YEARS



செம்மொழிக் தமிழ்ப் பாடல்களில்
சிறுநாளிய உணவுகள்

[தேசியக் கருத்தரங்கம்]

MILLETS FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS
(National Seminar)



பதிப்பாசிரியர்கள்

தமிழ்சொயல் பாரதி விநாயகம்
முனைவர் ப.சிவராஜி
முனைவர் மு.முனிபுரகுமாரன்

Principal

Stamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



28. சங்ககால மக்களும் சிறுதானியங்களும் சை ஜாபர் -94
29. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் அண்ணாஜிா பேசும் -98
30. சிறுதானிய செய்முறைப் பயிற்சி இமலா 101
31. சங்க இலக்கியங்களில் திணை முனைவர் அ.அன்கர் -105
32. சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் முனைவர் கோ வெங்கட சிந்ஷணன் -108
33. ஆரோக்கிய வாழ்விற்கு அடித்தளம் - சிறுதானியம் முனைவர் மு.நாசர்ணி -111
34. சங்க இலக்கியத்தில் புலவர்கள் காட்டும் உணவுகள் மு. புவனேஸ்வரி -116
35. இலக்கண நூல்களில் சிறு தானியங்கள் முனைவர் ம.சரணாதேவி -118
36. இனி ஒரு விதி செய்வோம் முனைவர் ரா. பிரபா -122
37. செம்மொழி இலக்கியங்கள் காட்டும் சிறுதானியப் பதிவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசித்ரா -127
38. புறநானூற்றில் அறியலாகும் ஏனல் (அ) திணை சி. ஜோதிலக்ஷி -132
39. தமிழ் இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் ரா.மகேஸ்வரன் -135
40. சிறுதானியங்கள் பயன்கள் சி.மோனிகா -137
41. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் த. கற்பகம் -139
42. சிறுதானியங்கள் ஆ. விஜய் ஸ்ரீதர் -141
43. சிறுதானிய உணவும் சீரான வாழ்வும் முனைவர் த.சங்கீதா -144
44. தமிழ் இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் சி. சத்யா -152
45. தமிழர் பண்புகள் நா. தனலெட்சுமி -157
46. புறமும் உணவும் முனைவர் இர.சிவசக்தி -160
47. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானிய உணவுகள் கு. தமிழரசி -163
48. அகநானூற்றில் திணை பேரா தி. அனுராதா -166
49. உணர்வும் உணவும் முனைவர் அ.ஜான்சிராணி -168
50. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசாந்தி -173
51. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் முனைவர். வ. கலையரசி -176
52. சங்கத்தமிழரின் உணவுமுறையில் சிறுதானியங்களின் பங்கும் பயனும் முனைவர் கே. இரா. கமலாமுருகன் -181
53. சிறுதானியங்களில் பலகாரம் உணவுகள் திருமதி.க.மகாலக்ஷி -185
54. நல்வாழ்விற்கு சிறுதானியங்கள் மா.நஜ்முன் -189
55. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் காணலாகும் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ந.நிர்மலா -194
56. இடியைத் தாங்கும் தன்மை கொண்ட வரகு முனைவர் ஆர்.நிர்மலா தேவி -197
57. திணையரிசி வகையும் அதன் பயன்களும் ம.பரிமலாதேவி -203



[Handwritten Signature]

Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள்

அ. ஜாஜீரா பேரம். எம். ஏ. எம். '1957
உ. தவிப் பேராசிரியர், தமிழ்நாடு
இஸ்லாமிய மகளிர் கலை மற்றும் அறிவியல் கல்வி
வாணிப்பாளி 635771

முன்னுரை

சங்கம் வைத்து தமிழை வளர்த்த காலத்தில் பல்வேறு புலவர்களால் பாடப்பட்ட நூல்கள் சங்க இலக்கியங்கள் என்று அழைக்கப்படுகின்றன. இந்த சங்க இலக்கியங்களை பாடும் தொகையும் என்று பிரிப்பர். 'பாட்டு' என்பது பத்துப்பாட்டைத் தொகை என்பது எட்டுத்தொகையையும் குறிக்கும். இதில் எட்டுத்தொகையின் இடம்பெற்றுள்ள சிறுதானியங்களைக் குறித்து ஆராய்வதே இக்கட்டுரையின் நோக்கமாகும்.

தொகை நூல்கள்

பல்வேறு காலங்களில் பல்வேறு புலவர்களால் பாடப்பட்ட பாடல்கள், பின்னரில் அவ்வரையறையின் அடிப்படையிலும், திணை அடிப்படையிலும் தொகுக்கப்பட்டதாக தொகை நூல்கள் என்று அழைக்கப்படுகின்றன. இத்தொகை நூல்களில் எட்டு நூல்கள் உள்ளன என்பதை,

"நற்றிணை நல்லகுறுத்தொகை ஐங்குறுநூறு
ஒத்த பதிற்றுப்பத்து ஒங்கு பரிபாடல்
கற்றறிந்தார் ஏத்தம் கலியோடு அகம்புறம் என்று
இத்திறத்த எட்டுத்தொகை"

என பழம்பாடல் ஒன்று எடுத்துரைக்கிறது.

சிறுதானியங்கள்

உலகில் படைக்கப்பட்ட ஒவ்வொரு உயிரினத்திற்கும் தேவையான உணவு யூரியில்லாது தான் விளைவிக்கப்படுகிறது. இயற்கையாக விளைவிக்கப்படுகின்ற உணவுகள் நிலத்தின் தன்மை, காலநிலை, நட்பவெப்ப நிலை முதலியவற்றால் உணவு பொருள்களின் உருவமும், தன்மையும் சத்துகளும் வேறுபடுகின்றன.

"உணவென்ப படுவது நிலத்தோடு நீரே" (புறம்:18)

என்ற பாடல் வரியின் மூலம் உணவின் தன்மையானது நிலத்தையும், நீரையும் சார்ந்தே அமைகிறது என்பதை அறியமுடிகிறது. சங்க கால மக்களின் வாழ்க்கை முறை இயற்கையோடு சார்ந்து இருந்தது. இயற்கையோடு ஒன்றி வாழ்ந்து வந்த அவர்கள் இயற்கையின் தன்மைக்கேற்ப தங்களுடைய உணவு விளைச்சலையும் செய்தனர்.

வாணம் பார்த்த பூமி என்று அழைக்கப்படுகின்ற புன்செய் நிலங்களில் தானியப் பயிர்களை பயிர் செய்தனர். தானியப் பயிர்கள் நீரின் அளவை குறைவாக எடுத்தல் கொண்டு சத்து நிறைந்த உணவுப்பயிராக உள்ளது. புன்செய் நிலங்களில் மானாவாயியாக தானியப் பயிர்கள் பயிரிடப்பட்டதை,

"புல்லேணை முதல் புறவுசேந்திருந்த
புன்புலச் சீறார், நெல்வினையாதே
வரகும் திணையும் உள்ளவை எல்லாம்" (புறம்: 328:1-3)

என்ற பாடல் முல்லை நிலப்பகுதியின் புன்செய் நிலங்களைப்போல சிறுதானியப் பயிர்களைப் பயிரிடுவது, வரகும் திணையும் பாட்டுமே வினையும் என்று குறிப்பிடப்பட்டுள்ளது. இதில் சாணம், சாடி, சோளம், குதிரை வால், நெடுவரகு முதலிய தானியப் பயிர்கள் உட்கொண்ட சிறுபதக இலக்கியம் சிறுதானியங்கள் என்று அழைக்கப்பட்டன.



கொடை தூல்களில் சிறுதானிய வளர்ப்பு

சிறுதானியங்களில் ஒன்றான தினை குறிஞ்சி நல்லதும் மலையை மயிர் பருகி உருவாகும். மயிர்ப்பாட்டு மலையை மயிர் பருகி உருவாகும். மயிர்ப்பாட்டு மலையை மயிர் பருகி உருவாகும்.

"பொனியோல் சிறுதினை" (குறுந்:105-1)

என்றும் காட்டுப் பகுதியில் இருந்த மரங்களை வெட்டிப்பாட்டு கூட இடத்தில் விளைந்த தினைபயனை புகளையான இலைகளாகக் கொண்ட சிவந்த நிறத்தில் இருந்துவந்து விளகும்.

"ஸந்தாட் செந்தினை" (குறுந்: 198-2)

என்ற பாடலிலும், மேலும் மலைச்சாரலில் இருந்த சந்தன மரத்தை வெட்டி உருகி தினை விதைகளை விதைத்துள்ளனர். விதைத்து விளைந்த தினைக்கதிர்களை களந்த செல்ல கிள்கள் வரும்போது அதை தட்டை என்ற கருவி கொண்டு ஒட்டியுள்ளனர் என்ற செய்தியை.

"நம்மலை அமைஅறுத்து இயற்றிய வெவ்வாய்த் தட்டையின் நறுவினா ஆரம் அறந்திது உருத உளைக்குரல் சிறுதினை கவர்தலின்" (அகம்: 388:1-5)

என்ற பாடலும், பழங்கொல்லையாகிய மேட்டுநிலப்பகுதியில் சிவந்த தினை பயிர் பட்டபாட்டு செய்தி வளர்ந்திருந்த காலத்தில், காட்டுப் பன்றியும், பிளந்த வாய்ப்புடைய பல்லியும் தினைக்கதிர்களை தின்பதற்கு வரும் ஆதனை வீட்டுவதற்காக கானவன் பரண் மீது நீண்ட கூடாகிய விளக்கை கொண்டு விளையாடும் என்பதை.

" முதைச் சுவர் கலித்த முரிச் செந்தினை ஓங்கு வணர்ப் பெருங் குரல் உணியி, பாங்கிப் பருவாய்ப் பல்லிப்பாடு ஓர்த்து குறுகும் புருவைப் பன்றி வருதிறம் நோக்கி

கடுங் கைக் கானவன் கழுதாமிசைக் கொளியி" (அகம்:88:1-5)

என்றும் அகநானூற்றில் தற்ப்பட்டபாட்டுள்ளன. இதன் மூலம் குறிஞ்சி நல்லதும் தினைப் பயிர்ப்பாட்டதை நாம் அறிந்து கொள்ள முடிகிறது. மற்றொரு சிறுதானியம் பயிரான வரகு முல்லை நிலத்தில் விளைந்ததை.

"செவ்விகொள் வரகின் செஞ்சுவர் கலித்த" (குறுந்:282)

என்ற பாடலடி காட்டுகிறது. தொடக்கக் கால மக்கள் பயிர்ப்பாட்டுவதை அறியாத காலத்தில், கிழங்குகளைத் தின்பதற்காக பன்றிகளால் தோண்டப்பட்டு புழுதியாக்கப்பட்ட நிலங்களில் தினை விதைகளை விதைத்துள்ளனர். இதனை.

"கடுங்கட் கேழல் உழுதபுழி நன்னாள் வருபதநோக்கிக் குறவர் உழாஅது வீத்திய பருஉக் குறற் சிறுதினை (புறம்:168)

என்ற பாடலின் மூலம் அறிந்து கொள்ளலாம். மேலும்,

"..... சிறுதினை மறுகால் கொழுங்கொடி அவரை பூக்கும் அரும்பனி அற்சிறம்" (குறுந்:82:4-6)

என்ற குறுந்தொகைப் பாடலில் தினை முன்புளிக் காலமாகிய மரங்கழி மரத்தில் விளைந்து, மறுகாலும் பயன்தரக்கூடியது என்றும் கூறப்பட்டுள்ளது.

சிறுதானிய உணவு

மேலும் தினை உணவு சிறுதானியங்கள் பயிர்ப்பாட்டாலும், சங்ககால மக்கள் விருந்தினர்களை இவற்றையே அதிக அளவில் உணவாகப் பயன்படுத்தியுள்ளனர். முல்லை



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College Vaniyambadi - 635 752.

நில மக்கள் வரகினை விளைவித்த உணவாகப் பயன்படுத்திக் கொண்டுள்ள என்பதை
புறநாணாறு.

"மாபுதல் சேராவரகிணர் சிறப்பு" (ஈங்குறு:496)

என்று கூறுகிறது. திரிமரம் என்ற கருவி கொண்டு வரகினைத் திருகி, முறந்தினை
புடைத்து, பாறை உரலிலே இட்டு, குற்றி, அரிசியாக்கி, கனை நீரைக் கொண்டு சமைத்து
பாலூன் பகுத்துண்டுள்ளனர். மேலும் வரகினால் சமைத்த சோற்றில் வெண்ணெய் திட்டு
செய்முறி ஆட்டன் தயிரோடு புழிசலைக் கலந்து உண்டனர். மேற்கண்ட இரண்டு
செய்திகளும், அகநானூற்றில்.

"கவைக்கரிவரகின் கால் தொகுபொங்கழி (அகம்:393)

"இதைப்புனைவரகின் அவைப்புமாண் அரிசியொடு (அகம்:394)

என்ற பாடல்களில் குறிப்பிடப்பட்டுள்ளன. 'வரகு' என்ற சிறுதானியத்தில் சோறாக்கி
அதனை 'முன்னைக்கரை' என்னும் கீரைச் சமையலூன் சேர்த்து உண்டர் என்ற
செய்தியை.

**குறுநறு முஞ்சைக் கொழுங்கட் குற்றடகு
புன்பல வரகின் சொன்றியொடு பெறாஉம் (புறம்:197:10-12)**

புறநானூறு கூறுகிறது. சங்க கால மக்கள் சிறுதானியங்களை தாம் உணவாக
உண்பதோடு மட்டுமல்லாமல், தெய்வங்களுக்காகவும் படைத்துள்ளனர் என்பதை.

**"புனைவன் துடவை பொன்போல் சிறுதினை
கடிவுண் கடவுட்கு இட்ட சில் குரல்
அறியாது உண்ட மஞ்சை ஆடுமகள்
வெறிவுறு வண்பின் வெய்துற்று நடுங்கும்" (குறுந்:105:1-4)**

என்ற பாடலில், அறுவடை செய்யும் போது தினைக் கதிர்கள் முழுவதும் அறுக்காமல்
சில கதிர்களை மலை நிலக் கடவுள் முருகனுக்கு விட்டு வைத்தனர். அதனை
அறியாமல் உண்ட மயில் தேவராட்டி வெறியுற்று ஆடுகின்ற அழகைப்போன்று
வெம்மையற்ற ஆடியது என்று குறுந்தொகையில் குறிப்பிடப்பட்டுள்ளது.

**"கருங்கால் வரகே இருங்கதிர்த் தினையே
சிறுகொடிக் கொள்ளே பொறிகிளர்
அவரையோடு"**

இந்நான் கல்லது உணாவும் இல்லை (புறம்:335:4-6)

வரகு, தினை, கொள்ளு, அவரை ஆகியவையே எங்கள் உணவு, மற்றவை எங்கள்
உணவு அல்ல என்று புறநானூற்றின் பாடல் மூலம் சிறுதானிய உணவு சங்க கால
மக்களின் வாழ்வில் முதன்மையான இடத்தைப் பெற்றுள்ளது என்பதை உணரமுடிகிறது.

முடிவுரை

தமிழ்க் கருவுலங்களாகத் திகழும் எட்டுத்தொகை நூல்கள் தமிழர்களின்
வாழ்க்கை நெறிமுறைகளைச் சிறப்பாக எடுத்துரைக்கின்றன. வாழ்வியல் என்னும் போது
நாம் நோய் நொடியின்றி ஆரோக்கியமாக வாழ்வதற்கு உணவு மிக முக்கிய
பங்காற்றுகிறது. அதனை உணர்ந்த நம் முன்னோர்களாகிய சங்க கால மக்கள் சிறு
தானிய உணவிற்கு முக்கியத்துவம் கொடுத்த அதையே தம் உணவாக
பயன்படுத்தியுள்ளனர். நாமும் நம் முன்னோர்கள் பயன்படுத்திய உணவு முறையைப்
பின்பற்றி ஆரோக்கியமான வாழ்விற்கு வழி வகை செய்வோம்.



Principal

**Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.**

இசுலாமியாக்க் கல்லூரி (தள்ளாட்சி),

(தேசியத் தர மதிப்பீட்டுக் குழு 'அ' தகுதி பெற்றது)

வானியம்பாடி-635752.



ISBN 978-93-86890-94-8



9 789386 890948

விலை: ரூ. 250/-



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



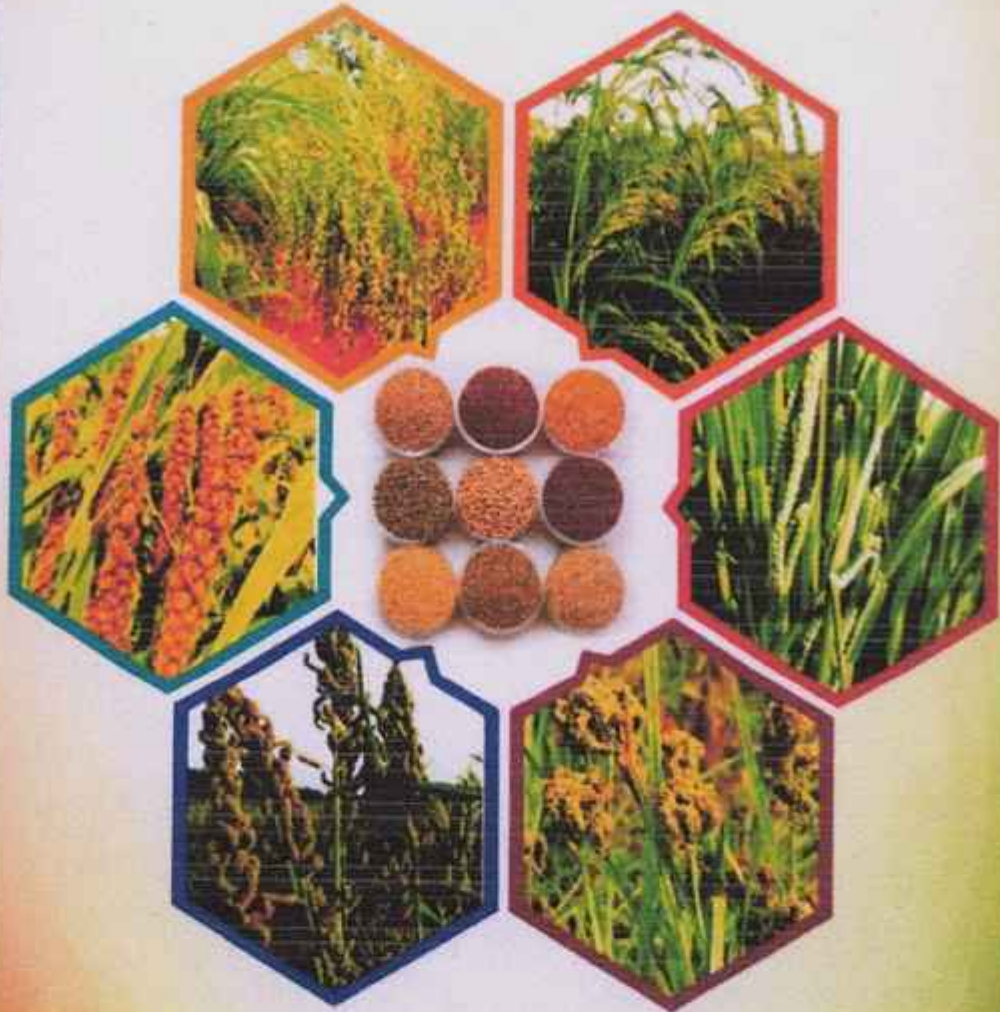
100
YEARS



செம்மொழித் தமிழ்ப் பாடல்களில்
சிறுதானிய உணவுகள்

[தேசியக் கருத்தரங்கம்]

MILLETS FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS
(National Seminar)



பதிப்பாசிரியர்கள்

தமிழ்ச்செய்யல் பாரதி விநாயகர்

முனைவர் ப.சிவராஜி

முனைவர் மு.முனிபுரராமன்



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

28. சங்ககால மக்களும் சிறுதானியங்களும் ஊரஜாபர் -94
29. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் அணாதிரா கேசம் -98
30. சிறுதானிய செய்முறையியற்சி இயலா -101
31. சங்க இலக்கியங்களில் திணை முனைவர் அ.கஸ்கர் -105
32. சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் முனைவர் கோ.வெங்க.சிந்தாமன் -108
33. ஆரியாக்கிய வாழ்விற்கு அடித்தளம் - சிறுதானியம் முனைவர் மு.சுக்ரணி -111
34. சங்க இலக்கியத்தில் புலவர்கள் காட்டும் உணவுகள் மு. புவனேஸ்வரி -116
35. இலக்கண நூல்களில் சிறு தானியங்கள் முனைவர் ம.சரளாதேவி -118
36. இனி ஒரு விதி செய்வோம் முனைவர் ரா. பிரபா -122
37. செம்மொழி இலக்கியங்கள் காட்டும் சிறுதானியப் பதிவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசித்ரா -127
38. புறநானூற்றில் அறியலாகும் ஏனல் (அ) திணை சி. ஜோதிலட்சுமி -132
39. தமிழ் இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் ரா.மகேசர்வரன் -135
40. சிறுதானியங்கள் பயன்கள் சி.மோனிகா -137
41. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் த. கற்பகம் -139
42. சிறுதானியங்கள் ஆ. விஜய் ஸ்ரீதர் -141
43. சிறுதானிய உணவும் சீரான வாழ்வும் முனைவர் த.சங்கீதா -144
44. தமிழ் இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் சி. சத்யா -152
45. தமிழர் பண்புகள் நா. தனலெட்சுமி -157
46. புறமும் உணவும் முனைவர் இர.சிவசக்தி -160
47. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானிய உணவுகள் கு. தமிழரசி -163
48. அகநானூற்றில் திணை பேரா தி. அனூராதா -166
49. உணர்வும் உணவும் முனைவர் அ.ஜான்சிராணி -168
50. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசாந்தி -173
51. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் முனைவர். வ. கலையரசி -176
52. சங்கத்தமிழரின் உணவுமுறையில் சிறுதானியங்களின் பங்கும் பயனும் முனைவர் கே. இரா. கமலாமுருகன் -181
53. சிறுதானியங்களில் பலகாரம் உணவுகள் திருமதி.க.மகாலட்சுமி -185
54. நல்வாழ்விற்கு சிறுதானியங்கள் மா.நஜ்ஜூன் -189
55. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் காணலாகும் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ந.நிர்மலா -194
56. இடியைத் தாங்கும் தன்மை கொண்ட வரகு முனைவர் ஆர்.நிர்மலா தேவி -197
57. திணையரிசி வரலாறும் அதன் பயன்களும் ம.பரிமளாதேவி -203



சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள்

ந. சந்திரன்,
உதவி பேராசிரியர்,
தமிழ்த்துறை, இஸ்லாமிய மகாவி
கலை மற்றும் அறிவியல் கல்லூரி,
வாணிப்பாடி
Cell: 9025370257

முன்னுரை

சிறுதானியம் (millet) என்பது வரகு, சாமை, திணை, குதிரைவால், கம்புகேழ்வரகு, சோளம் ஆகிய உருவில் சிறியதாக உள்ள தானிய வகைகளைக் குறிக்கும்.

சிறுதானியங்கள் பழந்தமிழர் உணவில் பெரும் பங்கு வகித்தது என்பதை பல்வேறு சங்க இலக்கியங்கள் வாயிலாக அறியமுடிகிறது.

சிறுதானியங்கள் என்பது ஏதோ வழக்கொழிந்த தானியங்கள் அல்ல. நம் பழக்க வழக்கங்களுக்கு ஏற்ற தானியங்கள். ஏதோ நம் தென் தமிழ் நாட்டிற்கோ, தாய்த்திரு நாட்டிற்கோ மட்டும் உரியது என்று நினைக்க வேண்டாம். பனிவரகு, சோளம், கம்பு ஆகிய இச்சிறுதானியங்கள் மங்கோலியா, சீனா, இரஷ்யா, தெற்காசியா என்று உலகின் எல்லாப்பகுதிகளிலும், 'புல்லரி' சியாக பயன்படுத்துகின்றனர்.

சங்க இலக்கியத்தில் திணை

நமது சங்கஇலக்கியங்களில் அதிகமாக குறிப்பிடும் சிறுதானியம் வரகரிசியாகும். பழந்தமிழரின் அடிப்படையான உணவாக வரகரிசி திகழ்ந்துள்ளது. வரகுக்கு 7 அடுக்குத் தோல் உண்டு. இதை பறவைகள், ஆடு, மாடுகளால் உண்ண முடியாது.

இடையர்கள் வரகுத் தானியத்தின் வைக்கோள் கற்றைகளை, தாம் ஆங்காங்கே தூக்கிச் சென்று, அதனை தங்க உதவும் சிறு குடில்களுக்கு வேய்ந்தனர். என்கிறது பெரும்பாணாற்றுப்படை இலக்கியம்.

வரகரிசியின் பயன்பாடு

“நெடுங்குரல் பூளைப் பூவி னன்ன
குறுந்தாள் வரகின் குறளவீழ்ச் சொன்றிப்
புகரிணர் வேங்கை விகன் டன்ன
அவரை வான்புழக் காட்டிப் பயில்வற்
நின்றவை மூரல் பெருவீர்”

வரகரிசி சோற்றை பயன்படுத்தியமையை உணர முடிகின்றது. பழந்தமிழரின் அடிப்படை உணவாக வரகரிசி திகழ்ந்துள்ளது. வரகுக்கு ஏழு அடுக்குத் தோல் உண்டு. இதைப் பறவைகள், ஆடு மாடுகள் உண்ண இயலாது. வறட்சி, நஞ்சை என அனைத்து வகை நிலங்களிலும் வளரும். இதன் விதை ஆயிரம் வருடம் வரைக்கும் சேர்ந்துள்ள சர்க்கரையின் அளவை கட்டுப்படுத்தி மிதமான அளவுடன் பராமரிக்கிறது. கண்களில் ஏற்படவிருக்கும் நரம்பு நோய்களை முற்றிலும் தடுக்கும் தன்மை கொண்டது.

பண்டைய உணவுப் பண்பாட்டில் வரகரிசிச் சோறு முதன்மையான இடம் பெற்றுத் திகழ்ந்ததை ஒளவையின் தனிப்பாடல் திரட்டில்,

“வரகரிசிச் சோறும் வழதுணங்காய் வாட்டும்
முரமுரென வேபளித்த மோரும் - திரமுடனே
பல்வேளாள் பூதன் புரிந்துவிருந் திட்டசோறு
எல்லா எலகும் பெறும்”

என்ற பாடலடியின் மூலமாக, பல்வேளாறைச் சேர்ந்த பூதன் என்பவன் ஓளவைக்கு உணவளித்த செய்தியைக் காணலாம். அவன் அளித்த விருந்து இவ்வுலகையே பரிசாக வழங்கியதற்கு ஒப்பானதாம். அப்படியென்றால் எந்த அளவிற்கு ஓளவைக்கு அவ்வளவு கவையானதாக அமைந்த உணவை தந்திருப்பதை அறிய முடிகின்றது.




Principal

திணை அளாப்பு

அன்றைய நிலையில் சிறுதானியங்களில் ஒன்றான திணையை குறித்து நவாபான மகலையை ஒரு நாள் நினைவில் பயிற்சி செய்து பாதுகாத்தார் வந்துள்ளனர். திணை பொன்றும் உணவு என்பதை "பொன்றோல் சிறுதிணை" குறித்தொழையில் மாங்களை வெட்டி உட்காட்டுதல் விளைவிக்கப்பட்ட திணையை "பொன்றா செந்திணை" என்று சொல்லும் தெளிவுபடுத்துகின்றன. திணை முன்பணிக்காலமான மாங்கடு எண்ணெய்களில் விளையக் கூடியது மேலும் மாறுகாலம் பயன்பாட்டிற்குரியது அன்றைய நிலைமையில் மாங்கடு அவசரமாக பயிற்சி செய்யப்பட்டது.

"..... சிறுதிணை மாறுகால்
கொழுங்கொடி அவரை பூக்கும்
அருப்பினி அறிசிறும்"

திணையின் அடிப்பகுதி கரும்பின் அடிப்பகுதியோல் காணப்படும். மேலும் நானியின் காலமோல் காணப்படும்.

திணையும், பண்பாடும்

திணை விதைத்து அதனைப் பாதுகாத்து அறுவடை செய்து அருளை உணவுவந்து உணவாகப் பயன்படுத்திய பண்பாடும் பயன்பாடும் போற்றத்தக்கதாகும்.

"புளவன் தடவை பொன்றோல் சிறுதிணை
கழவுண் கடவுக்கு இட்ட சில் குரல்
..... மஞ்சை ஆடுமகள்
வேறிவறு வண்பின் வெய்கற்று நடுங்கும்"

என்ற அடிகளில் தமக்குப் பிடித்த உணவை, தாம் வணங்கும் கடவுளுக்கு படையலிடுவதை செய்தியும், திணையாகிய உணவுக்கும் உயர்ந்து இடமளித்து பாதுகாத்தும் பண்பாட்டையும் பாதுகாத்து வாழ்ந்து வந்துள்ளனர். உணவின் வழி மக்களின் பண்பாட்டை அறிந்து கொள்ள முடியும்.

முடிவுரை

மனித குலத்தின் உணவுத் தொடர்பான தேடலே அவர்களது பண்பாட்டு வளர்ச்சிக்கு வழிவகுத்தது. இதனையே "உண்டி முதற்றே உலகு" என்ற கூறுகின்றனர். சங்க இலக்கியங்களில் காணப்படும் உணவு கலாச்சாரம் தமிழர்களின் பண்பாட்டு வளர்ச்சிக்குச் சான்றாகும். இலக்கியத்தில் "உணவு" என்பதற்குக் காணப்படும் குறிப்பு பெரும் ஆச்சரியத்தைத் தருவதாக உள்ளது. "உணவென்படுவது நிலத்தொடு நினை" என்பதை அது இந்தப் புரிதல் மிக மிக நுட்பமானதும், மிகவும் ஆச்சரியப்படுத்தக்கூடிய ஆதம். ஒவ்வொரு உணவிலுடையக் கூறும், நிலத்தையும் நீரையும் சார்ந்திருக்கிறது என்ற புரிதல் சங்க இலக்கியகாலத்திலேயே தமிழர்களிடம் இருந்திருக்கிறது.

மேலும் உண்ணாதல் என்பது ஒர் உடல் சார்ந்தத் தேவையாக இல்லாமல் சமூகம் சார்ந்த செயலாகவே சங்ககாலத்தில் இருந்து இருக்கிறது.



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

இசுலாமியாக்க் கல்லூரி (வள்ளாட்சி),

(தேசியத் தர மதிப்பீட்டுக் குழு 'அ' தகுதி பெற்றது)

வாணியம்பாடி-635752.



ISBN 978-93-86890-94-8



9 789386 890948

விலை: ரூ. 350/-



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



100
YEARS+



செம்மொழித் தமிழ்ப் பாடல்களில்
சிறுதானிய உணவுகள்

[தேசியக் கருத்தரங்கம்]

MILLETS FOODS IN CLASSICAL TAMIL SONGS
(National Seminar)



பதிப்பாசிரியர்கள்
தமிழ்ச்சம்மல் பாரதி வீரதாள்
முனைவர் ப.சிவராஜி
முனைவர் மு.முஜிபுர்ரகமான்

Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



28. சங்ககால மக்களும் சிறுதானியங்களும் சை ஜோபர் -94
29. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் அண்ணாஜிரா பேசும் -98
30. சிறுதானிய செய்முறைப் பயிற்சி இ.மனவன் -101
31. சங்க இலக்கியங்களில் திணை முனைவர் அ.அஸ்கர் -105
32. சங்க இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் முனைவர் கோ.வெங்க.கிருஷ்ணன் -108
33. ஆரோக்கிய வாழ்விற்கு அடித்தளம் - சிறுதானியம் முனைவர் முருகமணி -111
34. சங்க இலக்கியத்தில் புலவர்கள் காட்டும் உணவுகள் மு. புவனேஸ்வரி -116
35. இலக்கண நூல்களில் சிறு தானியங்கள் முனைவர் ம.சரளாதேவி -118
36. இனி ஒரு விதி செய்வோம் முனைவர் ரா. பிரபா -122
37. செம்மொழி இலக்கியங்கள் காட்டும் சிறுதானியப் பதிவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசித்ரா -127
38. ஸ்ரீநானூற்றில் அறியலாகும் ஏனல் (அ) திணை சி. ஜோதிட்கமி -132
39. தமிழ் இலக்கியங்களில் சிறுதானியங்கள் ராமகேஸ்வரன் -135
40. சிறுதானியங்கள் பயன்கள் சி.மோனிகா -137
41. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் த. கற்பகம் -139
42. சிறுதானியங்கள் ஆ. விஜய் ஸ்ரீதர் -141
43. சிறுதானிய உணவும் சீரான வாழ்வும் முனைவர் த.சங்கீதா -144
44. தமிழ் இலக்கியத்தில் சிறுதானியங்கள் சி. சத்யா -152
45. தமிழர் பண்புகள் நா. தனலெட்கமி -157
46. புறமும் உணவும் முனைவர் இர.சிவசக்தி -160
47. சங்க இலக்கியத்தில் சிறுதானிய உணவுகள் கு. தமிழரசி -163
48. அகநானூற்றில் திணை பேரா தி. அனுராதா -166
49. உணர்வும் உணவும் முனைவர் அ.ஜான்சிராணி -168
50. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ஜெ. ஜெயசாந்தி -173
51. எட்டுத்தொகையில் சிறுதானியங்கள் முனைவர். வ. கலையரசி -176
52. சங்கத்தமிழரின் உணவுமுறையில் சிறுதானியங்களின் பங்கும் பயனும் முனைவர் கே. இரா. கமலாமுருகன் -181
53. சிறுதானியங்களில் பலகாரம் உணவுகள் திருமதி.க.மகாலட்சுமி -185
54. நல்வாழ்விற்கு சிறுதானியங்கள் மா.நஜ்முன் -189
55. பெரும்பாணாற்றுப்படையில் காணலாகும் சிறுதானிய உணவுகள் முனைவர் ந.நிர்மலா -194
56. இடியைத் தாங்கும் தன்மை கொண்ட வரகு முனைவர் ஆர்.நிர்மலா தேவி -197
57. திணையரிசி வரலாறும் அதன் பயன்களும் ம.பரிமளாதேவி -203



இவ் மக்கள் வாழ்வை விவகரிப்பது உணவாகப் பயன்படுத்திக் கொள்ளலாம் என்பது
 இயல்பாகும்.

"மழைத் தோண்டியின் சிறப்பு" (முந்தைய-196)

என்ற கருத்துக் கிளப்பும் கவிதை கொண்டு வாழ்வைத் திருத்தி, முந்தைய-
 புது சிந்தனை மனமில்லாதது, அறிவுமிகவும், கவிதை மீறியும் கொண்டு சமீபத்த
 பாலின் பகுத்தெடுத்ததால் வேறு வாழ்வை சமைத்து சோழியில் கொண்டுவந்து
 செய்துள்ள அந்த நவீனப் புழிபிழைக் கவிதை உணவாக கொண்டுவந்து கொண்டு
 செய்துள்ள அக்கவிதை.

"கவையகவியின் கால் தொகுப்பொங்குறி (அகம்:393)

"இதைப்புவளரின் அவையாழாண் அரிசிபொடு (அகம்:394)

என்ற பாடல்களில் அறிவுப் பாடுகளும், 'வாழ்' என்ற சிறுதானியத்தில் சோழாக்கி
 அகவை முன்னகரணம் என்றும் கவிதை சமைப்பதுடன் சேர்த்து உணவாக ஏற்று
 கொண்டது.

**குறுநறு முல்லைக் கொழுங்கட் குற்றாகு
 புன்பல வாசின் சொன்றிபொடு பெறுஉம் (புறம்:197:10-12)**

முந்தைய கருத்துக் கவிதை கவிதை மக்கள் சிறுதானியங்களை நாம் உணவாக
 உணவாகப் பயன்படுத்தும், தொழில்நுட்பங்களும் படைத்துள்ளனர் என்பதை.

**"புவன் துடவை பொன்போல் சிறுதினை
 கடிவுண் கடவுட்கு இட்ட சில குரல்
 அறிபாது உண்ட மஞ்சை ஆடுமகள்
 வெறிவறு வண்டின் வெய்தற்று நடுங்கும்" (குறுந்:105:1-4)**

என்ற பாடலில், அழகை செய்யும் போது தினைக் கதிர்கள் முழுவதும் அழக்காமல்
 சில கதிர்களை மலை நிலக் கடவுள் முருகனுக்கு விட்டு வைத்தனர். அதனை
 அறிபாமல் உண்ட மயில் தேவராட்டி வெறிபற்று ஆடுகின்ற அழகையே
 கொண்டுவந்து அழகு என்ற குறுந்தொகையில் குறிப்பிடப்பட்டுள்ளது.

**"கருங்கால் வரகே இருங்கதிர் தினையே
 சிறுகொடிக்கொள்ளே பொறிகிளர்
 அவரைபோடு"**

இந்நான் கல்லது உணாவும் இல்லை (புறம்:335:4-6)

வாத, தினை, கொள்ளு, அவரை ஆகியவையே எங்கள் உணவு, மற்றவை எங்க
 உணவு அல்ல என்று புறநானூற்றின் பாடல் மூலம் சிறுதானிய உணவு சங்க கால
 மக்களின் வாழ்வில் முதன்மையான இடத்தைப் பெற்றுள்ளது என்பதை உணரமுடிகிறது.

முடிவுரை

தமிழக கருவுல்களாகத் திகழும் எட்டுத்தொகை நூல்கள் தமிழகின்
 வாழ்க்கை நெறிமுறைகளைச் சிறப்பாக எடுத்துரைக்கின்றன. வாழ்வியல் என்றும் போது
 நாம் செய்ய வேண்டிய ஆரோக்கியமாக வாழ்வதற்கு உணவு மிக முக்கிய
 பங்காற்றுகிறது. அதனை உணர்த்த நம் முன்னோர்களாகிய சங்க கால மக்கள் சிறு
 தானிய உணவிற்கு முக்கியத்துவம் கொடுத்து அதையே தம் உணவாக
 பயன்படுத்தியுள்ளனர். நாமும் நம் முன்னோர்கள் பயன்படுத்திய உணவு முறையைப்
 பின்பற்றி ஆரோக்கியமான வாழ்விற்கு வழி வகை செய்யோம்.

சிறுதானிய செய்முறைப் பயிற்சி



இ.மாலை...எம்.ஏ.பி.எம்...எம்.பி.எல்...
 உதவிப் பேராசிரியர்
 தமிழ்நாடு
 Principal
 Islamiah Women's Arts and Science College
 Vaniyambadi - 635 752.

உணவு தானியங்களில் அளவில் சிறிய விறைகளை, கொண்வை சிறுதானியங்கள் என்று அழைக்கிறோம். பயிர்ப்பிய உணவு வகைகளில் உடலுக்குத் தேவையான அனைத்து உபச்சர்த்தினை சிறுதானியங்கள் அளிக்கின்றன. அந்த நாலத்தில் நாம் முன்னோர்கள் சிறுதானியத்தில் செய்த உணவையே உண்டு வாழ்த்து வந்தனர்.

தானியங்களின் பெயர் மற்றும் பயன்கள்

குதிரவாலி

கால்சியம், இரும்புச்சத்து, வைட்டமின் பி நிறைந்தது. எலும்புகளை வலுவாக்கும். ரூட்டுவலியைப் போக்கும்.

கேழ்வரகு

உடல் உஷ்ணத்தை சமநிலையில் வைத்திருக்கும் குடலுக்கு வலிமை அளிக்கும். செரிமானத்தை மேம்படுத்தும்.

வரகு

கல்லீரலின் செயல்பாடுகளைத் தூண்டும். மாதவிடாய் கோளாறுகளை சீராக்கும். கண் நரம்புகளுக்கு ஏற்றது.

தினை

குடல்புண் மற்றும் வயிற்றுப்புண்களை குணமாக்கும். வைட்டமின் பி, பாஸ்பரஸ், கால்சியம் நிறைந்தது. எலும்புகளை வலுவாக்கும்.

சாமை

எலும்புகளுக்கு இடையில் உள்ள தசைகளை வலிமைப்பெறச் செய்கிறது. இனப்பெருக்க உறுப்புகளை வலுவாக்கும். சர்க்கரை நோயாளிகளுக்கு ஏற்றது.

கம்பு

கால்சியம் எலும்புகளை வலுவூட்டும். இரும்புச்சத்து இரத்த சோகையைப் போக்குகிறது. மலச்சிக்கலை நீக்கி வயிற்றுப்புண்ணை குணமாக்குகிறது.

சோளம்

உடல் பருமனைக் குறைக்கும். வயிற்றுப்புண்ணை ஆற்றும். வாய் நாற்றத்தைப் போக்கும். புரதம், இரும்பு, கால்சியம் சத்துக்கள் உள்ளன.

பனிவரகு

கால்சியம் எலும்பு மற்றும் முட்டுகளை வலுவாக்கும். நார்ச்சத்து செரிமானத்தை மேம்படுத்தும். சர்க்கரை நோயாளிகளுக்கு ஏற்றது.

உணவே மருந்து

கம்பு உடலுக்கு தெம்பு
தினை இரயத்திற்கு துணை
சாமை உண்டால் ஆமை வயது
வரகு உண்டால் வருங்காலம் பார்க்கலாம்




Principal

கேள்விக் சர்க்கரையே விலகு
குதிரை வாலி பெற குதிரை வாலி
சோளம் நீக்கு சோளம்
பன்வகு புற்றுநோயே விலகு

குதிரை வாலி

வளரும் குழந்தைகளுக்கு குதிரைவாலி அரிசிவாய் தினசரி உணவாக சமைத்து சாப்பிட கொடுத்து வந்தால் நாள் முழுவதும் சுறுசுறுப்பாகவும், ஆற்றலுடனும் இருப்பார்கள். குதிரைவாலியை சாப்பிட்டு வந்தால் சர்க்கரை நோய் கட்டுக்குள் இருக்கும். கண் சம்பந்தமான பிரச்சனைகளை சரி செய்யும் பீட்டா கரோட்டின் இதில் அதிகமாக உள்ளது. செரிமான பிரச்சனைகள், இந்தத் சோகை உள்ளிட்டவற்றை குணப்படுத்துகிறது.

குதிரைவாலி பாயாசம்

தேவையான பொருட்கள்

100 கிராம் குதிரைவாலி அரிசி $\frac{1}{2}$ கப் மில்கமெய்ட்
2 லிட்டர் பால் . தேவையான அளவு சர்க்கரை

தாளிக்க

3 மேஜைக்கரண்டி நெய்
2 மேஜைக் கரண்டி முந்திரி
2 மேஜைக் கரண்டி பாதாம்

செய்முறை

ஒரு அடிகனமான பாத்திரத்தில் குதிரை வாலி அரிசியைக் கழுவி சேர்க்கவும். இதோடு காய வைத்த பாலை சேர்த்து அடுப்பைப் பற்ற வைத்து மிதமான தீயில் அரிசி வேகும் வரை கிளறிகொண்டே வேகவைக்கவும். அரிசி வெந்தபின் தேவைப்படும் அளவு சர்க்கரை கரைந்தபின் மில்க் மெய்டு சேர்த்து கலக்கவும். தாளிக்க நெய் சேர்த்து உருகியதும் நீளமான நறுக்கிய முந்திரி மற்றும் பாதாம் சேர்த்து மிதமான தீயில் பொன்னிறமாக வறுத்து பாயாசத்தில் சேர்த்துக் கலக்கவும்.

சோளம் காய்கறிகள் சூப்

தேவையான பொருட்கள்

150 கிராம் இனிப்பு சோளம் - 1 கேரட் பொடியாக நறுக்கியது
150 கிராம் பொடியாக நறுக்கியது - 150 கிராம் பொடியாக நறுக்கிய பீன்ஸ் - 2
தேக்கரண்டி கான்பீளவர் மாவு -1 தேக்கரண்டி மிளகுத்தாள் - தேவையான அளவு உப்பு
- தேவையான அளவு தண்ணீர்

அரைக்க 50 கிராம் இனிப்பு சோளம்

செய்முறை

முதலில் சோளத்தை இட்லி பாத்திரத்தில் வைத்து 10 நிமிடங்கள் வேக வைத்து எடுக்கவும். கேரட் மற்றும் பீன்ஸை பொடியாக நறுக்கி வைக்கவும். பிறகு ஒரு பாத்திரத்தில் 3 டம்ளர் தண்ணீர் ஊற்றி கொதிக்க விடவும். தண்ணீர் நன்றாக கொதித்தவுடன் பொடியாக நறுக்கிய கேரட்டை சேர்த்து வேக விடவும். ஐந்து நிமிடம் கழித்து பீன்ஸ் சேர்த்து வேகவிடவும் தேவையான அளவு உப்பு சேர்த்துக் கொள்ளவும். காய்கறி வெந்தவுடன் அரைத்த சோளம் விழுதை அதனுடன் சேர்த்து நன்றாக வேகவிடவும். மிளகுத்தாள் சேர்க்கவும். பிறகு ஒரு கப்பில் 2 ஸ்பூன் கான்பீளவர் மாவு சிறிதளவு தண்ணீர் சேர்த்து கலந்து அதையும் சூப்பில் சேர்த்து வேகவிடவும். 5 நிமிடம் கரண்டி வைத்து நன்றாக கலந்து விட்டு இறுக்கவும். சுவையான மற்றும் நோய் எதிர்ப்பு சக்தியை அதிகரிக்கும் சோளம் காய்கறி சூப் தயார். உடலுக்கு நல்ல தெம்பு அளிக்கும் சத்தான சூப்.

கம்பு பிரியாணி



102

Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 600 752.

தேவையான பொருட்கள்

1/2 கப் தேக்கரண்டி	கம்பு	அரிசி	4 கடுகு	4 மேஜைக்கரண்டி	ஆலிவ் தேக்கரண்டி	ஆயில் சீரகம்
1 தேக்கரண்டி	பெருங்காயப்பொடி	1 அங்குலம்	இலவங்கப்பட்டை	1/2 கப் வெங்காயம்	1 மேஜை கரண்டி	கறிவேப்பிலை
10 கிராம்	காய்கறிகள்	4 பச்சை மிளகாய்	1/2 கப் பச்சை குடை மிளகாய்	1 கப் பச்சை பட்டாணி + கேரட்	1/2 கப் தக்காளி துண்டுகள்	1 மேஜைக்கரண்டி கரம் மசாலா
10 கிராம்	புதினா இலைகள்	1/4 கப் புதினா இலைகள்	1/4 கப் கொத்தமல்லி	2 மேஜைக்கரண்டி	20 முந்திரி வறுத்தது	

செய்முறை

முதலில் கம்பு வாசனை வரும் வரை வறுக்க வேண்டும். இதை பின் ஒரு சூக்கர் பாத்திரத்தில் 4 கப் கொதிக்கும் நீரில் 20 நிமிடங்கள் வேக வைத்து எடுத்துக் கொள்ள வேண்டும். ஒரு வாணலியில் மிதமான தீயில் ஆலிவ் ஆயில் குடு செய்து கடுகை போடுங்கள். வறுத்த பின் சீரகம் பெருங்காயப்பொடி, கிராம்பு, இலவங்கப்பட்டை, ஏலக்காய், கறிவேப்பிலை, புதினா போடவும் 2 நிமிடம். வெங்காயம் சேர்த்து கிளறவும் 4 நிமிடங்கள். இஞ்சி புண்டு பேஸ்ட் தக்காளி சேர்த்து நன்றாக வதங்கிய பின் பச்சை மிளகாய், பச்சை குடை மிளகாய், காலில் பளவர், பச்சை பட்டாணி, கேரட் சேர்த்து கிளற 4 நிமிடங்கள். 1 கப் நீர் சேர்க்கவும் நன்றாக கொதித்தவுடன் மசாலா பொடியும் சேர்த்து, வேக வைத்த கம்பு சேர்க்கவும். முடி 5 நிமிடங்கள் வேக வைக்கவும். தயிர், உப்பு சேர்த்து 2 நிமிடங்கள் அடுப்பின் மேல் வைத்து நெய் சேர்க்கவும். வறுத்த முந்திரி, கொத்தமல்லி போட்டு அலங்கரிக்கவும்.

ராகி

இதய நோயை குணப்படுத்துவது முதல் நிழிவு நோயை கட்டுப்படுத்துவது என உடலுக்கு ஆற்றலை அளிக்கும். ராகி மாலை வைத்து, பி.பி. லட்டு, கேக், பான்கேக் போன்ற ஹெல்தியான டீசீடுகள் செய்யலாம். நம் முன்னோர்களின் ஆரோக்கியத்திற்குப் பெரிதும் உதவியாக இருந்தது.

ராகி மிளகு ரிப்பன் பக்கோடா

தேவையான பொருட்கள்

1 கப் ராகி மாவு - 1/4 கப் அரிசி மாவு - 1 டீபீன் ஸ்பூன் மிளகுத்தாள் - 3 டீபீன் ஸ்பூன் சூடான எண்ணெய் - தேவையான அளவு உப்பு - மொரிப்பதற்கு எண்ணெய்

சமையல் குறிப்புகள்

- ஒரு பாத்திரத்தில் ராகி மாவு, அரிசி மாவு, உப்பு சேர்த்து சலித்து வைத்து கொள்ளவும்.
- அத்துடன் ஓமம், சூடான எண்ணெய் சேர்த்து கொஞ்சம் கொஞ்சமாக தண்ணீர் சேர்த்து கெட்டியாக பிசைந்து ராகி பக்கோடா மாவு தயார் செய்து வைக்கவும்.
- பின்னர் வாணலியில் எண்ணெய் ஊற்றி, ரிப்பன் பக்கோடா முறுக்கு அச்சில் மாலை சேர்த்து எண்ணெய் காய்ந்ததும் பிழியவும்.
- பக்கோடா நன்கு பொரிந்ததும் ஒரு முறை திருப்பி விட்டு எடுத்தால் பக்கோடா தயார்.
- இந்த ராகி மிளகு ரிப்பன் பக்கோடா மொறு மொறுப்பாக மிளகு காரத்துடன் மீகவும் கவையாக இருக்கும்.

சாமை தட்டுவடை

தேவையான பொருட்கள்



கால் கிலோ சாமை - 100 சிராம் பொட்டுக் கடலை - ஒரு ஸ்பூன் கடலைப்பருப்பு -
உப்பு தேவையான அளவு - ஒரு ஸ்பூன் கறியா எண்ணெய் - எண்ணெய் பொரிப்பதற்கு
தேவையான அளவு

சமையல் குறிப்புகள்

1. முதலில் சாமை அரிசியை நன்றாக கழுவி சுத்தம் செய்து குறு மணிநேரம் ஊறு வைக்க வேண்டும்.
2. மூன்று மணி நேரம் கழித்து சாமையை ஒரு மிக்ஸி ஜாரில் சேர்த்து நன்கு பேஸ்ட் ஆக அரைத்து எடுத்துக் கொள்ள வேண்டும்.
3. பொட்டுக் கடலையையும் மிக்ஸி ஜாரில் சேர்த்து நன்றாக பொடித்து சலித்து எடுத்துக்கொள்ள வேண்டும்.
4. அரைத்த சாமை அரிசி மாவுடன் பொட்டுக்கடலை, உப்பு, கருப்பு எள்ளு, ஊறுவைத்து கடலைப் பருப்பு ஆகியவற்றைச் சேர்த்து நன்றாக மாவு பதத்திற்கு பிசையவும்.
5. இந்த மாவுடன் 2 ஸ்பூன் வெண்ணெயை உருக்கி சூடாக சேர்த்து பிசைய வேண்டும்.
6. அதில் எண்ணெய் ஊற்றி சூடானதும் சிறு சிறு உருண்டைகளாக கையில் எடுத்து தட்டி எண்ணெயில் பொரித்து எடுக்க வேண்டும்.
7. சத்தான சாமை அரிசியில் செய்த தட்டு வுடை தயார்.



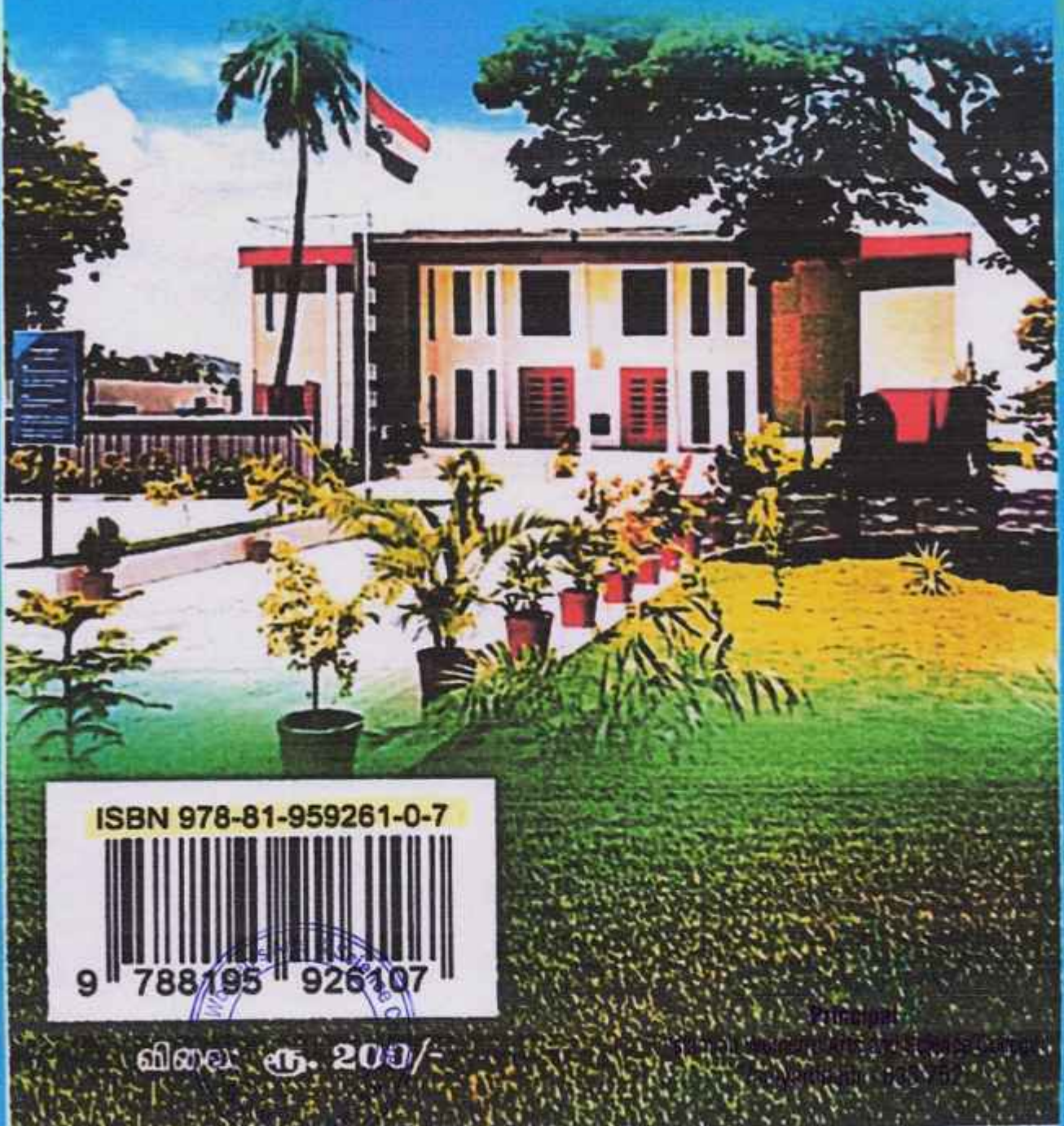
Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

இசுலாமியாக் கல்லூரி (தன்னாட்சி),

(தேசிய தர மதிப்பீட்டுக் குழு 'அ' தகுதி பெற்றது)

வாணியம்பாடி-635752.



ISBN 978-81-959261-0-7



9 788195 926107

விலை ரூ. 200/-

Applying Deep Learning and Transfer Learning Techniques for Improving Animal Intrusion Detection in Agriculture Farms

R. Saraswathi
Department of Master of
Computer Applications,
Sreenivasa Institute of Technology
and Management Studies,
Chittoor, Andhra Pradesh, India.
saras.phd01@gmail.com

Mr.D.Tamilarasan
Department of Master of
Computer Applications,
Sri Venkateswara College of
Engineering and Technology,
Chittoor, Andhra Pradesh, India.
tamilarasanckd@gmail.com

G. Shobarani
Department of Artificial
Intelligence,
Islamiah Women's Arts and
Science College
Vaniyambadi, Thirupattur,
Tamil Nadu, India.
gshoba8@gmail.com

A.Subramani
Department of Computer Science,
M.V.Muthiah Government Arts
College for Women,
Dindigul, Tamilnadu, India.
subramani.appavu@gmail.com

Abstract—Due to the nature of farmlands or provincial landscapes, monitoring is required to keep unauthorized persons out of the region and to safeguard the district from wildlife. Various techniques point straight towards perception, which is primarily for human gatecrashers, but we sometimes forget that the primary opponents of such farmers are the animals who trash the crops. Crop damage caused by monster attacks is one of the most serious dangers to collect yield. Crop striking is becoming one of the most distant human-natural life conflicts as created land expands into formerly untamed life domain. The principle is compelling and forceful checking of the wild creatures' squarely at home. This research paper is focused to develop computational techniques for identifying the animals that swoop into the agricultural area. Because there are so many various kinds of organisms, genuinely recognizing them may be a difficult task. In this paper, we have used a camera to capture routine images of the surrounding area and to observe the entire homestead at regular intervals. With the aid of further developed learning models, we can distinguish between different stages of a creature's development and play appropriate noises to frighten them off. The various convolutional brain network libraries and ideas that went into creating the model are acknowledged in this study. We have worked on the path of creature interruption discovery in agribusiness areas using deep learning and move learning techniques.

Keywords— *Animal Intrusion Detection, Deep Learning, Transfer Learning, Image processing, CNN, VGG-16, VGG-19, and Mobile Net.*

I. INTRODUCTION

Ranchers are concerned about their harvests being impacted by wild animals that intrude on their pastures. Wild animal involvement has long been a source of concern for farmers. Wild pigs, deer, wild bison, elephants, tigers, monkeys, and other animals are likely to pose a danger to crops. These animals might profit from crops and, moreover, traverse the field with almost no farmer, causing harm to those harvests. As a result, the farmer's experience fundamental disaster and extra financial security will be required to deal with the aftermath of the harm. Regardless, natural life cordial development is frequently less viable. As a result, efforts have

been undertaken to produce customized structures suitable for differentiating wild species in the gather without disrupting the developing movement. For example, in Germany, an acknowledgement framework based on infrared sensors has been fully funded to reduce wild life mortality [1]. [2] Describes a UAV-based construction for a roe deer stoop area. The creators illustrate how warm imaging may be used to recognize roe deer stoops based on increased film, however the region is not yet completed completely.

Constant profound learning computations are used here to differentiate an object with the help of profound convolutional brain organization. It aids in identifying wild creature interruptions to crops. For this project, we will require a few cameras installed in horticultural areas so that it is evident who is accessing the area. Our framework will recognize the animal and notify the rancher that a certain animal has been added to his harvests. Ranchers may now easily conduct the next stage to occupy such creatures from his crops. The destruction of crops by wild animals is one of the main cultural challenges facing farmers today. Farmers have long been concerned about the disruptive power of wild animals. An array of animals, including deer, wild pigs, moles, elephants, monkeys, and other species, pose a risk to the final product. These animals may gain from crops, but they may also roam the field unchecked, harming the crop's productivity. This might result in a significant drop in yield, necessitating more financial verification to control the injury's effects. While using his development, every farmer should be aware of the presence of animals in the area and ensure that they are protected from any anticipated difficulties. This matter should be addressed as soon as possible, and a workable solution should be devised and implemented. As a result, this paper attempts to address this issue.

Deep Neural Networks are a collection of computations that have established new records for accuracy in a few basic topics; Convolutional brain organization (CNN) is a type of profound brain organization that is commonly used for studying visual images. In comparison to previous image grouping algorithms, CNNs use really unobtrusive

Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

preprocessing. This independence from previous knowledge and human interference in highlight design is a critical benefit of Convolutional brain network (CNN). They have a few applications in the realm of image and video recognition, proposal frameworks, picture order, and clinical image management.

The major contribution of the paper as follows:

Our main goals have been to conserve wild animals by keeping them out of agricultural fields and by driving them away rather than killing them.

This exploratory study also aims to defend people from attacks by creatures. In the discipline of Profound Learning, we are cultivating an observing and repulsing framework for crop defense against creature attacks using a coordinated technique.

Section 2 delves into the existing literature and contextualizes the related work. Following that, Section 3 articulates the Proposed Methodology in detail, outlining the approach undertaken. Section 4 meticulously presents the obtained Results and engages in an in-depth Discussion. Finally, Section 5 encapsulates the Conclusions drawn from the findings, providing a comprehensive summary and insights.

II. RELATED WORK

Manual methods, such as building various types of barriers and employing standard anti-agents, are appealing, but they are not cost effective. Growing work is undoubtedly not the best solution to this problem [8]. Projects were first built up to use controls and sensors and other innovations to organically drive the animals. Connecting a camera to a Raspberry Pi module is one such method. A variety of wild animals are captured with the camera and sent to the Raspberry Pi module. When an image is captured by the raspberry pi, it is compared to a database picture. If the wild creature is recognized after comparing images, it sends commands to the GSM (Worldwide Framework for Portable correspondence) module. GSM was utilized to deliver the message to the homestead's owner. Connect the raspberry pi to the speaker to hear the outcome [1].

Yu et al 2013 [1] suggested a mechanized species recognition technique that makes use of a neighborhoods cell-organized LBP (Nearby Twofold Example) inclusion and a worldwide thick Filter (Scaleinvariant Element Change) descriptor for highlight extraction. Additionally, use sparse coding spatial pyramid matching (ScSPM) to differentiate thick Filter descriptor and cell-organized LBP as a neighboring element. Worldwide features include maximum pooling and weighted scanty coding with a multi-scale pyramid bit. The dataset comprises 18 species from two unique locations, and the support vector machine calculation organizes and tests it. Even in difficult conditions, our method achieves roughly 82% precision on real-time creature distinguishing evidence.

In light of image processing and AI approaches, Radha Krishnan et al 2018[2] suggested a creature interruption finding methodology. A creature's image is divided using a watershed computation to extract distinct items in the image and to determine if any dangerous creatures are found in the division. This computation aids to create a barrier that is the form only when the evident district meets certain markers. The Gabor change is extensively used in distinguishing a district

from text in order to perceive look in distinct frequencies. Straight SVM is a directed learning computation used to prepare and organise text and hypertext. This method for discovering creature interruptions achieves an overall average of roughly 54.32%.

Suganthi et al. [23] and Sailesh et al. [6] both depict ways to recognise elephant violation in order to prevent rural calamities. According to Suganthi et al., a camera trap takes a snapshot and a Google Vision Programming interface is used to determine whether an elephant is nearby. Sailesh and his colleagues utilise a camera linked to a Raspberry Pi device that continuously collects photographs in the hopes of detecting elephants in them. The two tactics include obstacles that might be used to fight off elephants, such as playing commotions or turning serious regions of strength for on.

Kiran et al. [3] proposed an IoT-based system designed for detecting intrusions by creatures. Using a Passive Infrared (PIR) sensor, movement is detected, triggering a camera to capture images of the creature. This sensor relays signals to the camera via an Arduino Uno microcontroller. The acquired image is then categorized among existing samples and stored within the data repository. When the system recognizes a wild animal, such as an elephant or a panther, specific responses are triggered: an intense light is emitted upon detecting an elephant, while a disruptive noise is generated to deter a panther. Additionally, the system sends pre-defined SMS alerts to forestry authorities and property owners through a GSM module, ensuring timely notifications.

Pooja et al. [2] and Prajna et al. [17] employ Inactive Infrared (PIR) sensors to detect wildlife presence. While Prajna et al. integrate motion tracking within a camera trap and cross-reference captured images with an existing dataset to categorize the creature, Pooja et al. gauge the creature's size and type based on the number of activated motion sensors. These distinct approaches cater to varied responses based on the identified species, which may involve deploying specific sounds, flashing lights, or even water spray mechanisms to deter animals from encroaching further into farms.

Angadi et al. [1] introduced the interruption location paradigm, which shares similarities with the methodologies outlined in this study. They implemented Convolutional Neural Networks (CNNs) for object recognition within camera traps to identify animals upon detection. Leveraging the Single Shot Multi-box Detection model [14] for object recognition, their system triggers an alert message to the owner upon detecting wildlife in the captured images, guiding them to take necessary actions. The entire operation is managed by a Raspberry Pi PC stationed alongside the camera trap. This system, akin to the proposed study, demonstrates the effective use of CNNs for object recognition in camera traps, with an added layer of alerting the owner upon detecting wildlife in the images captured. The integration of the Single Shot Multi-box Detection model enables swift and accurate identification of objects, prompting necessary actions through alert messages to the concerned owner. The Raspberry Pi PC acts as the central processing unit, managing all operations seamlessly from the location of the camera trap.

Each option examined has a number of drawbacks. Frameworks designed to identify creature disruptions, in particular, should enable precise species identification. Creatures react to enhancements in surprising ways; for example, a wild hog may be scared off by obvious

Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

commotions, yet an elephant may be astonished and go on the attack. Prior to distributing notifications, it is critical to recognise the species as well as determine its aims to ensure fewer fake advantages. Furthermore, it is unclear how frequently these devices may provide erroneous notifications. It's also unclear if the frameworks can inform the client whether preventing the monster was successful after a warning rings.

III. PROPOSED WORK

The assault of wild animals on private property and at traffic crossings has been mentioned several times in the India Times [5]. The important goal in these circumstances is to drive away wild animals without endangering human or creature life. The suggested method overcomes these challenges since it only requires normal programming code maintenance, as opposed to manual procedures that involve effort and frameworks with equipment to recognize animals that want repair on occasion. The prospect of Profound Learning (DL) using Convolutional Brain Organization (CNN) method takes into account the recognition of wild species when photographed. Figure 1 depicts our planned work design. The correct repellent commotions can be played to quickly drive away any critters that are there.

A. Deep Learning Approach

Because the previously described difficulty persisted despite all efforts, we used profound understanding to autonomously drive the animals away. In our work, we used tools like Keras and Tensorflow to do the necessary preprocessing processes and provide a plausible result based on the model's recognised outcome. The algorithm here analyses and forecasts the camera casings, and the appropriate creature repulsing sound is played to terrify the distinguishing creature away. The data comes from the CCTV (Closed Circuit Television) architecture.

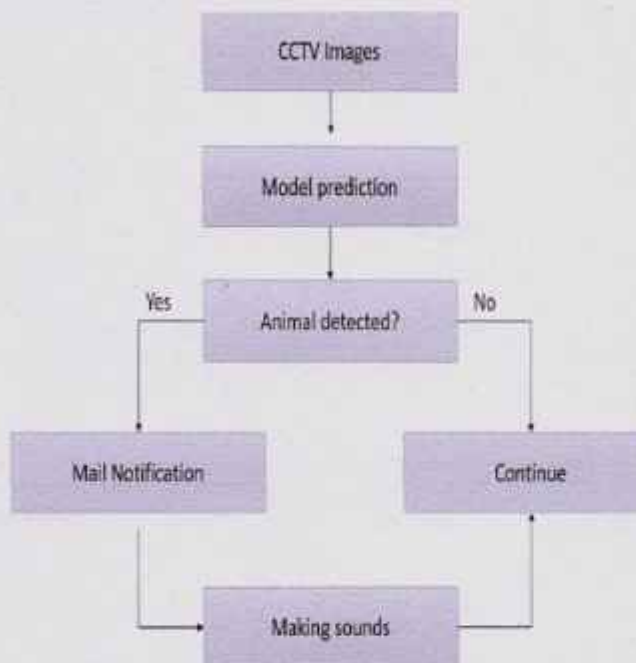


Fig 1 Proposed work architecture



B. Dataset

A photo dataset was used to create our model. We physically gathered information on ten different critter kinds Giraffe, Deer, 500 Camel, 500 Cow, 500 Hare, 500 Pig, 500 Pony, 500 Monkey, 500 Tiger, and 500 Elephant are among the 10 classes examined since we believe these animals constitute a threat to Indian agriculture and human survival. The dataset is divided into two sections: preparing data and testing data.

C. Image Processing

The equations are an exception to the prescribed For this case, we gathered 10 distinct class images and created 10 envelopes with class names, saving each picture in its own organiser. We want to read the images using that whole path and focus on the class name using that organiser name as well. Using 'os.walkdir', acquire the photos path, browse the images using opencv, then delete the class names using split capability. We receive driftnet pixel images when physically acquiring the information, but models can not recognise different pixels. Following scanning the images, turn the images into then mould each image into a certain shape. Then we have class names in object design that need to be converted into mathematical information. We used Mark Encoder to convert all out information into mathematical information and split the information 70% train and 30% test.

D. CNN Model

After finished the picture handling and information parting straightforwardly send the information to the model before that need to characterize CNN design. First import model successive then input layer in this layer fix the information shape pictures and give the actuate capability too. Then add input layer there simply add 32 channel and (5,5) kerner size, Maxpooling and dropouts. This dropout is assist our model with staying away from overfitting. Again added two info layers with 64 and 128 channels, 5,5 piece size, same maxpooling and nonconformists with Relu actuation capability. We utilize Relu by default since if we use Tanh or Sigmod, we would experience a vanishing slope issue. To avoid this, we employ Relu enactment capability. Smooth the data and create thick layers using RELU enactment before defining the outcome layer with softmax actuation. In this result layer, we characterized the total number of classes that exist. When the model construction is done, order it. In this sequence, the stage must characterize the disaster, execution metric, and enhancer. In this case, we are working on the multi-class grouping problem, thus we utilize categorical_crossentropy as a misfortune capacity and exactness as a metric. We may select the best model based on exactness and misfortune. We acquire precision for each age after fitting the model. Plot the disarray metric to confirm the conclusion and determine which class will be incorrectly or correctly categorized.

E. Transfer Learning Models

We are seeking to move forward by utilising this so that we can predict accurately. In CNN, we characterise our engineering as information layers and thick layers, although for move learning, there is no compelling need to characterise whatever is now produced on a large number of informative indexes by just changing the input layer and out layer and retraining it on our unique data. VGG-16, VGG19, and MobileNet were all tried. In this case, we download the corresponding VGG-16 model structure

Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

keras.applications.vgg16 and modify the information and result layers as needed. After bringing in the vgg16 weight with our feedback shape (224,224,3), declare the yield layer. Finally, organise and fit the model to ensure accuracy.VGG-19 model is also the same as vgg16 import. Download the loads, characterise the result layer based on the number class, and then aggregate it. Import the MobileNet model from keras.applications.mobilenet and get the loads using this library as is. Gather the model and fit it using categorical_crossentropy as the error and accuracy as the metric. Following the preparation of these three models, plot the exactness, misfortune plot for each class, and disarray metric.

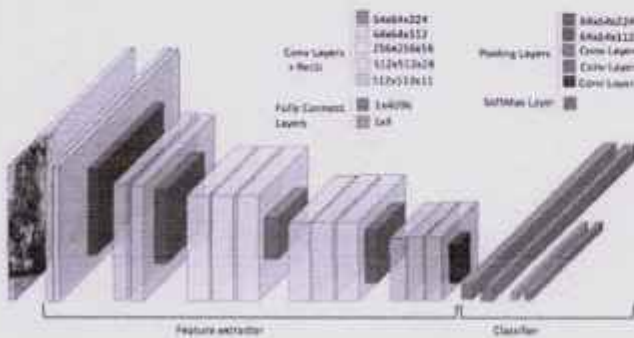


Fig 2 VGG-16 Model architecture

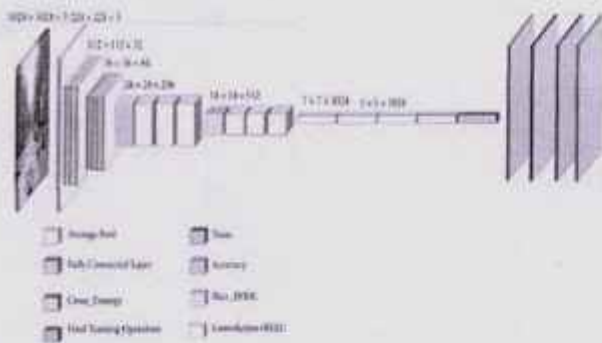


Fig 3 Mobile Net architecture

IV. RESULT AND DISCUSSIONS

Afterward, the proposed model will curate datasets comprising images of monkeys, pigs, and elephants, employing Convolutional Neural Networks (CNNs) for brain organization and motion learning models. The trained model will be employed via the driver code to compare preprocessed photographs with new test images obtained from live captures. Upon identification of any of the animals in the live feed, an alarming sound is generated through speakers to deter their presence. Multiple test images are utilized to assess the model's precision in identifying their respective classes.

Fig 4 CNN model confusion metric plot.

Fig 5 CNN model train and test accuracy plot per each epoch

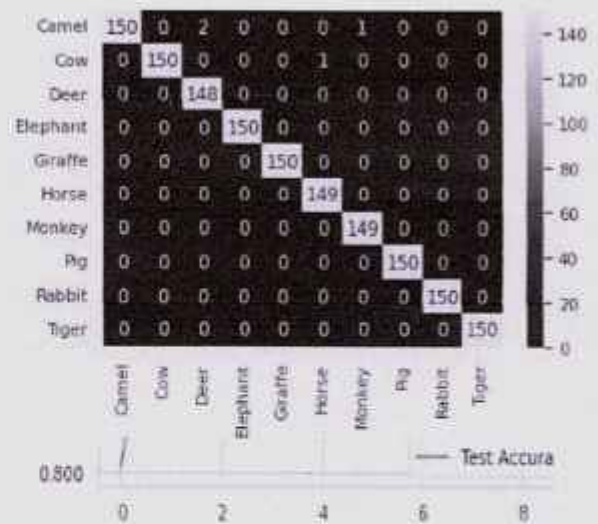


Fig 6 VGG-16 model confusion metric plot

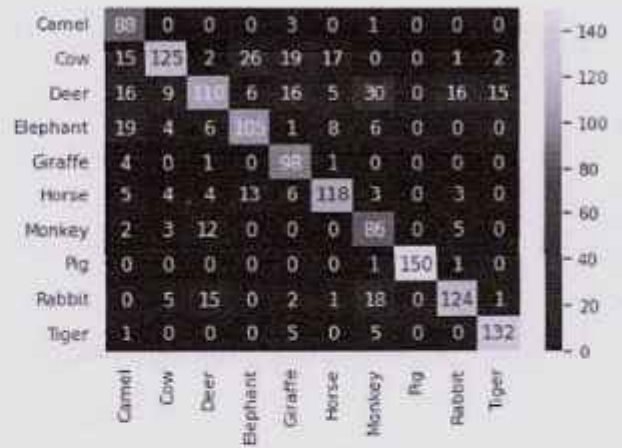
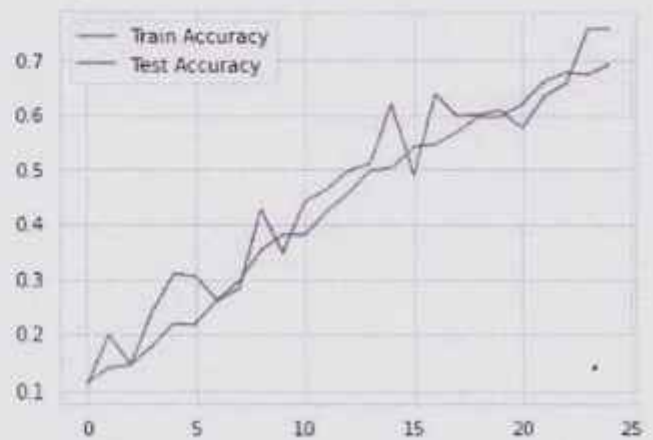


Fig 7 VGG-16 model train and test accuracy plot per each epoch



Principal
Principal
Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

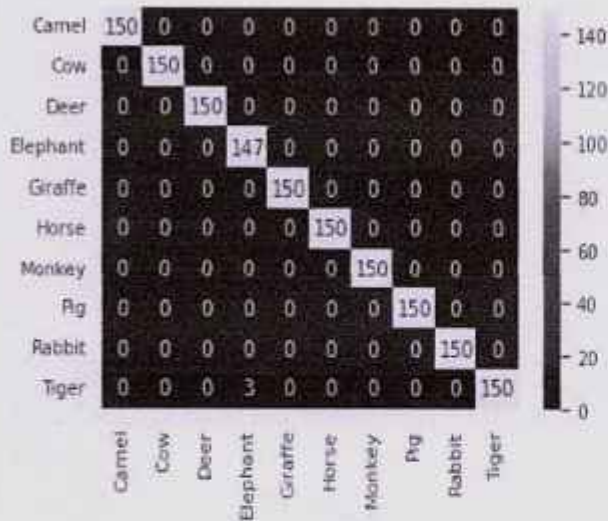


Fig 8 VGG-19 Model confusion metric

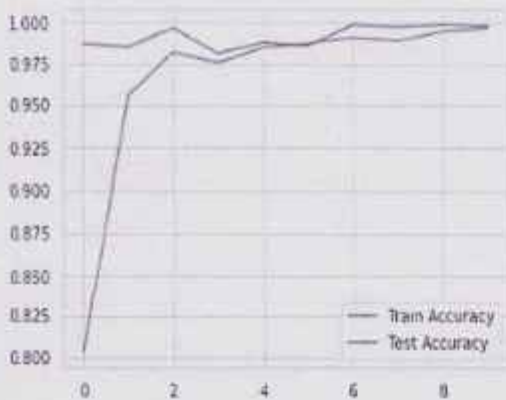


Fig 9 VGG-19 model train and test accuracy plot per each epoch



Fig 10 MobileNet model confusion matrix plot

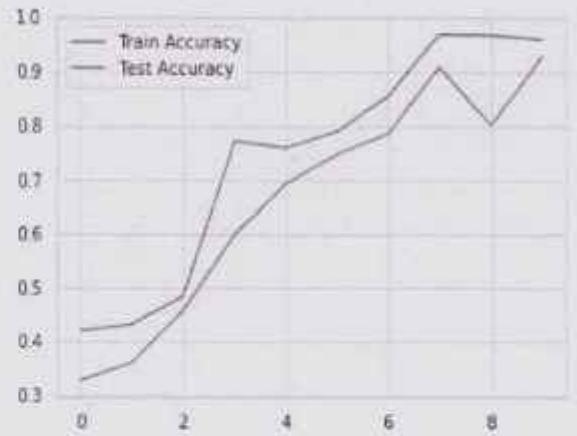


Fig 11 Mobilenet model train and test accuracy plot per each epoch

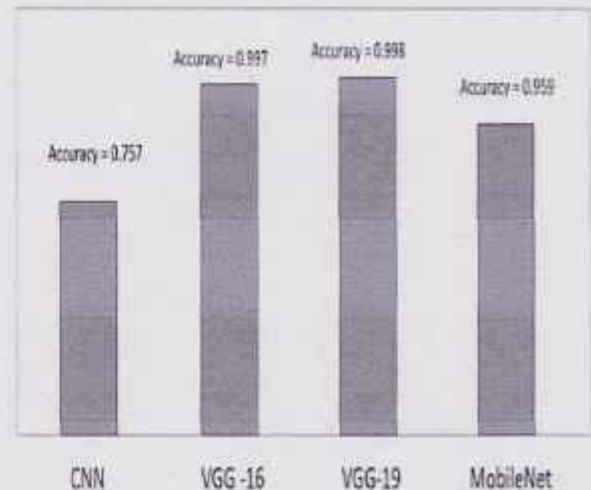


Fig 12 All the models comparison plot

Utilizing CNN we got 75% exactness yet this precision isn't an adequate number of we are attempting to foresee with 100 percent precision so we proceed with move learning model vgg-16. Foresee 99.7% utilizing Vgg-16 we can check in fig 6 disarray framework and fig 7 train exactness and test precision plot per each class. Then attempted VGG-19, It is likewise like VGG-16 and gave 99.8 % exactness find in fig 8 and fig 9. VG Finally, we tried a mobilenet model with this model and obtained 95.9%, as shown in figures 10 and 11. Finally, we anticipate 99.8% precision by employing the vgg-19 model. We are completing this model as a defined model and saving it. In the organisation stage, use opencv to acquire images from the camera and apply a stored model to the image to predict the class. When the model foresees any creature, it just sends one email to the famer. Figure 12 depicts the correlation exactness examination between four models, with VGG-19 serving as our final model.G-19 somewhat better than VGG-16 little distinction just there.



Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

V. CONCLUSION

Damage to crops caused by wildlife has emerged as a critical cultural issue. It's crucial for ranchers to acknowledge the sanctity of animals as living beings and safeguard their food sources. This issue demands immediate assessment and thoughtful remedies. This initiative bears substantial social importance by aiding ranchers in safeguarding their crops, mitigating substantial financial losses, and relieving them from futile attempts to protect their farms.

REFERENCES

- [1] Santhiya S, Dhamodharan Y, KaviPriya NE., Santhosh CS and Surekha M. 'A Smart Farmland Using Raspberry Pi Crop Prevention and Animal Intrusion Detection System'. *International Research Journal of Engineering and Technology (IRJET)*, 2018; 05(03)
- [2] Andavarapu N and Vatsavayi VK. Wild-animal recognition in agriculture farms using WCOHOG for agro-security. *International Journal of Computational Intelligence Research*, 2017; 13(9): 2247-2257.
- [3] Duhart C, Dublon G, Mayton B, and Paradiso J. 'Deep Learning Locally Trained Wildlife Sensing in Real Acoustic Wetland Environment'. In Thampi SM, Marques O, Krishnan S, Ciunzo D and Kolekar MH (eds.), *Advances in Signal Processing and Intelligent Recognition Systems*, 2019: 3-14.
- [4] Jordan MI and Jacobs RA. Hierarchies of adaptive experts. 'Advances in Neural Information Processing Systems', 1992: 985-992.
- [5] He, K., Zhang, X., Ren, S., Sun, J.: Deep residual learning for image recognition. In: 2016 IEEE Conference on Computer Vision and Pattern Recognition (CVPR), pp. 770-778 (June 2016). <https://doi.org/10.1109/CVPR.2016>.
- [6] Hermans, A., Beyer, L., Leibe, B.: In defense of the triplet loss for person reidentification. arXiv preprint arXiv:1703.07737 (2017) of Innovations, K.T.N.: Animal intrusion detection and repellent system. Online (2020). <http://aniders.com/>
- [7] K. S., Balina, H.V., T. S., P. V.P.: Detection of wild elephants using image processing on raspberry pi3. *International Journal of Computer Science and Mobile Computing* 8(2), 104-115 (2019).
- [8] Karanth, K.K., Kudalkar, S.: History, location, and species matter: Insights for human-wildlife conflict mitigation from india. *Human Dimensions of Wildlife* 22(4), 331-346 (2017). <https://doi.org/10.1080/10871209.2017.1334106>.
- [9] Kuznetsova, A., Rom, H., Alldrin, N., Uijlings, J., Krasin, L., Pont-Tuset, J., Kamali, S., Popov, S., Mallocci, M., Kolesnikov, A., et al.: The open images dataset v4. *International Journal of Computer Vision* 128(7), 1956-1981 (Mar 2020)
- [10] K'orschens, M., Denzler, J.: Elephants: A fine-grained dataset for elephant re-identification. In: 2019 IEEE/CVF International Conference on Computer Vision Workshop (ICCVW), pp. 263-270 (Oct 2019). <https://doi.org/10.1109/ICCVW.2019.00035>.
- [11] K'orschens, M., Barz, B., Denzler, J.: Towards automatic identification of elephants in the wild. arXiv preprint arXiv:1812.04418 (2018).
- [12] Li, S., Li, J., Lin, W., Tang, H.: Amur tiger re-identification in the wild. arXiv preprint arXiv:1906.05586 (2019).
- [13] Lin, T.Y., Maire, M., Belongie, S., Hays, J., Perona, P., Ramanan, D., Doll'ar, P., Zitnick, C.L.: Microsoft coco: Common objects in context. In: *Computer Vision - ECCV 2014*, pp. 740-755. Springer International Publishing, Cham (2014)
- [14] Liu, C., Zhang, R., Guo, L.: Part-pose guided amur tiger re-identification. In: 2019 IEEE/CVF International Conference on Computer Vision Workshop (ICCVW), pp. 315-322 (2019). <https://doi.org/10.1109/ICCVW.2019.00042>
- [15] Liu, W., Anguelov, D., Erhan, D., Szegedy, C., Reed, S., Fu, C.Y., Berg, A.C.: Ssd: Single shot multibox detector. In: *Leibe, Publishing, Cham* (2016). https://doi.org/10.1007/978-3-319-46448-0_2
- [16] Loo, H., Gu, Y., Liao, X., Lai, S., Jung, W.: Bag of tricks and a strong baseline for deep person re-identification. In: *The IEEE Conference on Computer Vision and Pattern Recognition (CVPR) Workshops* (June 2019)
- [17] Ministry of Environment Forest and Climate Change: Human animal conflict, rajyasabhaunstarred question no-222 (02 2018), <https://rajyasabha.nic.in/rsnew/Questions/QRresult.aspx>
- [18] P., B.S. S., Divya, M.: Iot-based wild animal intrusion detection system. *International Journal of Engineering Research & Technology (IJERT) ICRIT - 2018 6(15)* (2018)
- [19] Reddy, A., Vanamamalai, A., Gupta, S., Karanth, K.: Human-wildlife conflict in karnataka (2020)
- [20] Dr.R.Saraswathi,Ms.G.Shobarani and Mr.S Veera devi,Heartdisease classification using supervised machine learning algorithms,IEEE explore 2022.




Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



ISLAMIAH WOMEN'S ARTS AND SCIENCE COLLEGE

Accredited by NAAC with "B" Grade
Recognised by the UGC under section 2(f) and 12(B) of UGC Act 1956
Permanently Affiliated with Thiruvalluvar University and
Approved by the Government of Tamil Nadu

10, By Pass Road, New Town, Vaniyambadi, Tirupattur Dt., Tamil Nadu, India.

TWO DAY INTERNATIONAL CONFERENCE *Proceedings and Papers of*

REVOLUTIONIZING THE ENGLISH CLASSROOM: THE IMPACT OF CONTEMPORARY TECHNOLOGIES



26th & 27th September 2023

Organised by:

PG & RESEARCH DEPARTMENT OF ENGLISH

ISLAMIAH WOMEN'S ARTS AND SCIENCE COLLEGE, VANIYAMBADI.

EDITORS

Dr. A. MEENAZ BANU, M.A., M.Phil., B.Ed., Ph.D.
Asst. Prof & Head, Dept. of English,
Islamiah Women's Arts & Science College,
Vaniyambadi.


Dr. C. DEEPA, M.A., M.Phil., B.Ed., Ph.D.
Asst. Prof. Dept. of English,
Islamiah Women's Arts & Science College,
Vaniyambadi.

Dr. K. SURESH, M.A., M.Phil., B.Ed., Ph.D.
Assistant Professor of English,
Vels Institute of Science, Technology and Advanced Studies
(Vistas Palavaram), Chennai
Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



13.	The Image of Liberal Woman In Preethi Shenoy's "The Secret Wish List" - A Post Modernistic Approach <i>K. Thangam, Dr. K. Suresh</i>	90
14.	Moral Rectitude and Benevolence in Sudha Murthy's The Bird with Golden Wings <i>S. Keerthana Priya, Dr. K. Suresh</i>	95
15.	Unravelling Postmodern Themes in Philip Roth's Zuckerman Novels: An In-Depth Exploration <i>Mr. Sam Surya S</i>	100
16.	The Digital Imprint on Contemporary Literature: A Comprehensive Analysis of Artificial Intelligence and Virtual Reality In "The Circle" And "Ready Player One" <i>Mrs. R Rekha</i>	109
17.	Unveiling Subaltern Voices: An Analysis of Female Agency in Manju Kapur's 'Difficult Daughters' <i>Keerthana</i>	125
18.	Unveiling The Subaltern Feminist Discourse in Jhumpa Lahiri's 'The Lowland' <i>Ms Riya S</i>	130
19.	Teaching English Listening and Speaking Skills of Tertiary-Level Learners Through Stand-Up Talk Shows <i>Mr Srinath D</i>	135
20.	The Untold Story of Gandhari: A Woman of Strength, Sacrifice and Resilience <i>M. Siva Selvi , Dr. P. Preethi</i>	147
21.	An Analytical Perspective on The Predicament of Witnessing Trauma and Child Abuse in Hanya Yanagihara's a Little Life <i>S. Swarna Latha, Dr. P. Preethi</i>	155
22.	Exploring The Boundless Realms of Virtual Reality: A Glimpse into The Future <i>Dr. Aarief Bashir Khan</i>	165




Principal
 Islamiyah Women's Arts and Science College
 Vaniyambadi - 635 752.

EXPLORING THE BOUNDLESS REALMS OF VIRTUAL REALITY: A GLIMPSE INTO THE FUTURE

Dr. Aarief Bashir Khan

Librarian, Islamiah Women's Arts & Science College, Vaniyambadi

Abstract

In an age characterized by digital transformation, the concept of libraries has evolved beyond physical repositories of books to encompass virtual spaces that democratize access to information. This abstract explores the emergence of virtual libraries as dynamic platforms for knowledge dissemination and collaboration.

Virtual libraries leverage digital technologies to provide users with unfettered access to vast repositories of multimedia resources, including e-books, academic journals, audiovisual materials, and archival collections. By transcending geographical boundaries, these platforms democratize access to information, fostering educational equity and empowering learners of all backgrounds.

Moreover, virtual libraries serve as collaborative spaces where users can engage in scholarly discourse, share resources, and collaborate on research projects irrespective of physical proximity. Through features such as virtual study rooms, online forums, and collaborative document editing tools, these platforms facilitate interdisciplinary collaboration and knowledge exchange.

In addition to serving traditional academic and research communities, virtual libraries play a crucial role in supporting remote learning initiatives and promoting digital literacy skills. As educational institutions increasingly adopt online learning modalities, virtual libraries serve as indispensable resources for students, educators, and lifelong learners alike.

However, challenges such as digital divide, information overload, and preservation of digital resources underscore the importance of thoughtful design and sustainable management practices in virtual library development.

In summary, this abstract elucidates the significance of virtual libraries as transformative tools for information access, collaboration, and lifelong learning in the digital age. As these platforms continue to evolve, their role in shaping the future of knowledge dissemination and academic discourse remains paramount.

ISBN: 978-81-967219-6-1




165

Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

Keywords: Virtual Library, Digital Transformation, Information Access, Knowledge Dissemination, Collaboration Platforms, Online Resources, Educational Equity, Digital Literacy, Remote Learning, Research Accessibility.

INTRODUCTION:

Virtual Reality (VR) has emerged as a transformative technology, offering users an immersive and interactive experience that blurs the lines between the digital and physical worlds. As technology continues to advance, VR is becoming more accessible, sophisticated, and widespread, revolutionizing various industries and shaping the way we interact with information and entertainment. Virtual Reality (VR) has evolved from a niche technology into a transformative force that is reshaping the way we experience and interact with the digital world. With its immersive capabilities, VR has found applications in various fields, including gaming, healthcare, education, and business. This article delves into the multifaceted realms of virtual reality, exploring its current state, potential future developments, and the impact it has on our lives.

THE EVOLUTION OF VIRTUAL REALITY

The concept of virtual reality has been around for decades, with early attempts dating back to the 1960s. However, it wasn't until recent years that technological advancements catapulted VR into the mainstream. Today's VR systems combine powerful hardware, such as high-resolution displays and motion sensors, with sophisticated software to create immersive and realistic experiences.

One of the key drivers behind the recent surge in VR popularity is the advent of consumer-friendly devices like the Oculus Rift, HTC Vive, and PlayStation VR. These headsets provide users with a sense of presence in a digital environment, allowing them to interact with the virtual world in ways that were previously unimaginable.

ISBN: 978-81-967219-6-1



[Handwritten Signature]
Principal

166

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

UNDERSTANDING VIRTUAL REALITY:

Virtual Reality refers to a computer-generated environment that simulates a physical presence, allowing users to interact with a three-dimensional space. This simulated reality is typically experienced through specialized VR headsets, which track the user's movements and adjust the virtual environment accordingly, creating a sense of immersion and presence.

APPLICATIONS OF VIRTUAL REALITY

1. Gaming and Entertainment:

VR has revolutionized the gaming industry, providing gamers with an unprecedented level of immersion. Titles like Beat Saber, Half-Life: Alyx, and Skyrim VR showcase the potential of VR in delivering captivating gaming experiences.

2. Education and Training:

VR is increasingly being used in education and training programs. From medical simulations for surgical training to virtual field trips for students, VR enhances learning by providing realistic, hands-on experiences in a safe and controlled environment.

3. Healthcare:

In healthcare, VR is utilized for therapeutic purposes, pain management, and exposure therapy. VR experiences can help patients relax, alleviate pain, and even treat conditions such as PTSD by exposing individuals to controlled virtual environments.

4. Business and Collaboration:

Virtual Reality has also found applications in the business world, enabling remote collaboration and virtual meetings. Platforms like Spatial and AltspaceVR allow users to

ISBN: 978-81-967219-3-1



Principal 167

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

interact with colleagues and clients in a shared virtual space, transcending geographical boundaries.

5. Architecture and Design:

Architects and designers leverage VR to create immersive walkthroughs of buildings and interiors before they are constructed. This allows stakeholders to visualize and provide feedback on designs, leading to more informed decision-making.

FUTURE DEVELOPMENTS AND CHALLENGES

The future of virtual reality holds promise for even more groundbreaking developments. Advancements in haptic feedback technology aim to enhance the sense of touch, allowing users to feel and interact with virtual objects. Eye-tracking technology is another area of focus, enabling more natural and intuitive interactions within virtual environments.

However, challenges persist. Issues like motion sickness, limited content availability, and the high cost of quality VR hardware remain hurdles that the industry must overcome to achieve widespread adoption.

While VR has made significant strides, challenges such as motion sickness, hardware limitations, and the need for more compelling content persist. However, ongoing research and development efforts are addressing these issues.

1. Hardware Advancements:

Continued improvements in hardware, including higher resolution displays, more accurate tracking systems, and lighter, more comfortable headsets, are enhancing the overall VR experience.

ISBN: 978-81-967204-6-1



A handwritten signature in green ink, appearing to be "LW".

Principal

Istamia Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

2. Content Expansion:

The success of VR is intricately tied to the availability of diverse and engaging content. As developers continue to create innovative experiences, the appeal and adoption of VR are expected to grow.

3. Integration with Augmented Reality (AR):

The convergence of VR and AR technologies holds great promise. While VR immerses users in virtual worlds, AR overlays digital information onto the real world. The integration of these technologies could lead to more seamless and versatile experiences.

CONCLUSION

Virtual reality has come a long way, transforming from a futuristic concept into a tangible and powerful technology with widespread applications. As the industry continues to innovate and address challenges, the potential for VR to revolutionize various aspects of our lives is truly limitless. Whether it's redefining how we play games, learn, or work, virtual reality is undoubtedly a force to be reckoned with, offering a glimpse into the exciting possibilities of the digital future. With ongoing research and innovation, we can anticipate even more sophisticated and accessible VR experiences, unlocking the full potential of this transformative technology.

References:

1. Steuer, J. (1992). Defining Virtual Reality: Dimensions Determining Telepresence. *Journal of Communication*, 42(4), 73-93.
2. Oculus. (2020). Oculus Rift. [<https://www.oculus.com/rift/>]
3. HTC. (2020). VIVE Virtual Reality System. [<https://www.vive.com/>]

ISBN: 978-81-967219-6-1



A handwritten signature in green ink, appearing to be "Jm".

Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

4. PlayStation. (2020). PlayStation VR. [<https://www.playstation.com/en-us/explore/playstation-vr/>]
5. Freeman, D., Reeve, S., Robinson, A., Ehlers, A., Clark, D., Spanlang, B., & Slater, M. (2017). Virtual reality in the assessment, understanding, and treatment of mental health disorders. *Psychological Medicine*, 47(14), 2393–2400.
6. Oculus. (n.d.). Retrieved from <https://www.oculus.com/>
7. HTC Vive. (n.d.). Retrieved from <https://www.vive.com/>
8. Spatial. (n.d.). Retrieved from <https://spatial.io/>
9. AltspaceVR. (n.d.). Retrieved from <https://altvr.com/>

ISBN: 978-81-967219-6-1



Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

170



NATIONAL SEMINAR ON

PREPARING HR FOR THE FUTURE AI DRIVEN SKILLS DEVELOPMENT AND TRAINING INITIATIVES

Sponsored by
Indian Council of Social Science Research (ICSSR)

19th & 20th OCTOBER 2023

SEMINAR PROCEEDINGS

LET'S TALK ABOUT
THE FUTURE

VOLUME : 4

ORGANIZED BY

PG & Research

Department of Management Studies
Marudhar Kesari Jain College for Women
Vaniyambadi

Principal

Islamic Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

* Vaniyambadi-2 *

INDEX

No.	Title & Author 's	Page No.
1	REVOLUTIONIZING RESOURCE RECOVERY: A PROFOUND EXAMINATION OF AI-POWERED TROUBLESHOOTING IN PETROLEUM AND CHEMICAL ENGINEERING DRILLING OPERATIONS - Aslam Abdullah Mohammed & Magendira Mani Vinayagam	1
2	ARTIFICIAL INTELLIGENCE IN LIFE SCIENCE EDUCATION: A REVIEW - Dr. K. Prabu	10
3	AN AI BASED APPROACH FOR DIAGNOSIS OF DENTAL CARIES – A COMPREHENSIVE REVIEW - Ayesha Sabeen M, Dr. V. Magendira Mani and Dr. M. Charumathy	18
4	A STUDY ON ORGANISATION CULTURE AND CLIMATE OF RUMANA LEATHER COMPANY IN AMBUR - D.Mahalakshmi & Dr. K.A. Maria John Joseph,	24
5	A STUDY ON DISCIPLINE AND PERFORMANCE EMPLOYEES IN LEATHER INDUSTRIES SITUATED IN CHENNAI - Dr. K. Uma Parameswari	30
6	NEED FOR DEVELOPMENT OF ARTIFICIAL INTELLIGENCE INTEGRATED SKILLS AMONG EXISTING AND FUTURE - Dr.K.S.Jeyalakshmi, Dr.B.Subashini & Dr. CMA. A. Aruna Devi	42
7	PROFESSIONAL DEVELOPMENT THROUGH EXPERIENTIAL LEARNING - Ms. J.P. Prathiba	51
8	A STUDY ON "EMPLOYABILITY SKILLS AND ASSOCIATED TRAINING NEEDS IN THE ORGANIZATIONS – INFORMATION TECHNOLOGY INDUSTRY" - Ms. Lakshmi.k & Dr. S. Siyamala Devi	57
9	TRAINING AND DEVELOPMENT - Aarthi.B	62
10	AN AMALGAMATION OF HR AND AUTOMATION :A	69



ISBN Number : 978-81-964545-1-7

Principal

A STUDY ON ORGANISATION CULTURE AND CLIMATE OF RUMANA LEATHER COMPANY IN AMBUR

D. Mahalakshmi

Assistant Professor of Commerce

Islamiah Women's Arts and Science College, Vaniyambadi.

Cum Research Scholar, Sacred Heart College (Autonomous), Tirupattur.

and

Dr. K.A. Marin John Joseph,

Research Supervisor, Associate Professor & Head

Sacred Heart College (Autonomous), Tirupattur

Abstract

Organizational climate and culture varies from organization to organization and from time to time in case of the same organization. Organizational climate and culture have positive or negative effects on employee behavior and their performance. This also describes the different dimensions of the culture which have impact on organizational performance. Research shows that if employees are engaged and having the same norms and attitude as per organizations have, can increase the overall organization goals.

Keywords: Organizational Theory, Attitude, Climate, Culture,

Organizational theory

Tyson and Jackson- organizational theory like a guide for decisions, a set of explanations and statement based on research and experience, which describe different kinds of working relationships and their consequences.

Mr. Stephen P. Robbins- organizations culture is relatively uniform perception held of the organizations it has common characteristics, it is descriptive, it can distinguish one organization from another and it integrates individual, group and organization system variables.

Attitudes

Attitude reflect how one feels about something. It exhibit predisposition to respond.

It refers to beliefs relating to a specific object or situation. These are ones personal experiences.



ISBN Number : 978-81-964545-1-7

Page 24

Principal

**Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.**

Organizations culture

It is set of shared values, beliefs and norms that influence the way employees think, feel, and behave in the workplace (Aheini, 2011). Organizational culture has four functions: gives members a sense of identity, increase their commitment, reinforces organizational values, and serves as a control mechanism for shaping behavior (Nelson and Quick 2011)

DIMENSION OF ORGNISATIONS CULTURE

1. Individual Autonomy:

The individual's freedom to exercise his or her duty

2. Position Structure

Different types of levels like top, middle, lower level of the job responsibility.

3. Reward Orientation

Reward produced to individuals for honest, hard work, Achievement.

4. Team work and Coordination

It is sense of team spirit among the members of an organization.

5. Conflict

Conflict present between individuals and the willingness to be honest and open about interpersonal differences.

6. Development

The development of the employees allows scope for growth and application of new ideas and methods.

7. Risk

Individual feel free to try out ideas and otherwise take risks without fears.

8. Control

Control over the behavior of organizational members is formalized.

CLIMATE

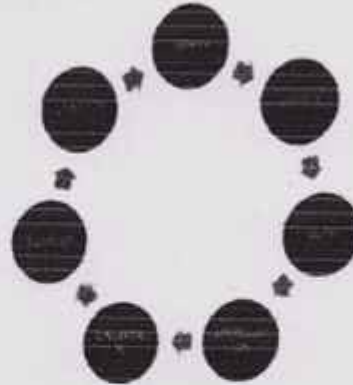
Every organization in this universe is unique like finger points. Each one is different from one's, different from others. In its culture, traditions, norms, standards, methods of action and they all constitute climate for its people.



Ch
Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

MEASURE THE ORGANISATION



(Litwin & Stringer)

TYPES OF CULTURE

1. Dominant culture and sub culture

A set of core values that are shared by a majority of the organizational members. It guide the day to day behavior of employees.

Subcultures

A set of values that are shared by the members of a division or department on the basis of problems or experience of particular department.

2. Strong and Weak culture

It is characterized by the organizations. The degree of sharedness depends on two factors like orientation and rewards. Orientation programmes are organized to tell about the organizations philosophy and method of operation for new comers. Rewards for handworks and honest person.

Weak culture:

It is usually characterized by high turnover of employees.

Statement of the problem

The organizational culture and climate is major determinant to employee satisfaction or dissatisfaction. There is adequate empirical evidence linking working place conditions to climate and culture. The success of change strategy of a transformational leader thus depended upon his sensitivity to culture specific complexities and nuances operating within their organizational identified a below the




Principal

average level o HRD climate in India.

Objectives

1. To study employee's attitude towards colleagues in the organization.
2. To know employee opinion towards leadership practices in the organization.
3. To study the various dimension of organization climate and culture provide by management.
4. To study the satisfaction towards organizational climate and culture.

Need of the study

The organizations to establish well-constructed and favourable work climate and culture to the works because employees production greatest tools to cultivated maximum production from them/ this study very helpful to the management can take necessary steps from climate and culture ,attitude they will support to the management.

Limitation

1. The study only in Rumana leather company In Ambur
2. .it is not possible to generalize the results.
3. Respondents are selected as per the researcher's convenience.
4. The sample size (50 respondents only)
5. Respondents had dearness to give their suggestions due to removal from job in their company.

Methodology of the study

This research report presents methodology of the study which includes collection of data, sampling design, data analysis and interpreting.

Selection of sample 50

Tools of data collections percentage analysis.

Collection of data

Data collected from both primary and secondary data.

1. **Primary data** collected with help of the questionnaire.
2. **Secondary data** collected from books, journals, articles, magazine etc.




Principal

Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

REVIEW

Wigs and Lawrise (2011), this study reveals that the quantitative improvements are called making a difference which means transferring learning to on the job performance, and reductions, quality improvements as listed by are employee competency development, employee motivation development and organizations climate development.

Shanker, this study reveals that the factors may include job descriptions, Organizational structural format, performance evaluation and standards, leadership style, challenges and innovations, organizational value and culture and so on Schneider and richer, are of the view that the climate construct provides a useful alternative to motivational explanations of behavior at work and adds a needed emphasis on the important of group phenomena in organizational research.

Data analysis

Employee's perception about management

SA-Strongly Agree A-Agree DA-Disagree SDA-Strongly Disagree

S.no	Employee's perception	SA %	A%	%DA	SDA%
1.	Employee's equally treated	80	20	nil	Nil
2	Motivation to achieve target	13	80	7	nil
3	Gives opportunities	29	42	28	1
4	Utilizes skills	52	20	27	1
5	Relationship management and employee	26	38	34	2
6	Employee treated with respect	45	23	28	4
7	Training oriented programmes	36	44	27	3
8	Employee's suggestions	37	31	28	4
9	Communication regarding senior manager	37	36	24	3
10	Understanding our team	44	24	31	1

- Employee equally treated From the above table established more than four fifty (100%) of the respondents said employees are equally treated.
- (93%) of the respondents are agree that Motivation to achieve target quickly.



- (71%) Most of the respondent are said that management Gives opportunities to all
- (72%) of the respondents are agreed that utilized skill in proper manner.
- (64%) of the respondents are feel that a good Relationship between management and employees.
- (68%) of the respondents are said that Employees treated with respect.
- (80%) of the respondents are said that management provide more Training oriented programmes.
- (68%) of the respondents are said that management always get suggestions from Employee's.
- (73%) of the respondents are agreed good Communication between senior manager and Employees.
- (68%) of the respondents are agreed that Understanding our team members.

Conclusion

Organisational Climate refers to organizations prevailing atmosphere, mood and psychological environment. This analysis represents collective perceptions, attitudes and behaviours of its members. It focuses on the current perceptions and experiences of employees within the organization.

REFERENCE

1. Organization theory and behavior by V.S.P. Rao
2. Organizational theory and behavior by Mr.Pradeepkumar 3rd revised edition, Kedarnath Ram Nath and co published.
3. Organizational behavior test and cases 4th edition, Dr. S.S. Khanka, publisher S.Chand
4. https://ebrary.net/3030/management/organizational_culture
5. <https://studyres.com/doc/3142594/organizational-climate-and-culture>
6. <http://www.yourarticlelibrary.com/organization/organisational-climate-meaning-characteristics-and-factors/53226>
7. <https://www.heflo.com/blog/hr/organizational-climate-definition/>
8. <https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC3835442/>



Principal

Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.



**K.M.G. COLLEGE OF ARTS & SCIENCE,
GUDIYATTAM**

**Permanently Affiliated to Thiruvalluvar University and
Recognized by UGC under section 2(f) & 12(B) of the
UGC Act 1956
Accredited by NAAC (2nd Cycle) with (CGPA of 3.24/4)
'A' Grade**



ISBN: 978-81-952402-7-2

Volume 3 / August 2023

**One Day International Conference on
"Modern Management Equipped With Technologies" - MMET2k23**



Organized by
Department of Business Administration & IQAC
K.M.G. COLLEGE OF ARTS & SCIENCE, GUDIYATTAM
Permanently Affiliated to Thiruvalluvar University and
Recognized by UGC under section 2(f) & 12(B) of the UGC Act 1956
Accredited by NAAC (2nd Cycle) with (CGPA of 3.24/4) 'A' Grade




Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

MULTIDISCIPLINARY RESEARCH PROCEEDINGS

Volume 3

August 2023

ISBN: 978-81-952402-7-2

DEPARTMENT OF BUSINESS ADMINISTRATION

**ONE DAY INTERNATIONAL CONFERENCE ON
"MODERN MANAGEMENT EQUIPPED WITH TECHNOLOGIES"**

MMET2K23

Volume 3

CHIEF EDITOR

Dr. M. Senthilraj

Principal, K.M.G. College of Arts & Science, Gudiyattam

EDITORS

Dr. R. Manikandan

Head & Asst. Prof. of Business Administration

Dr. P. Shankar

Asst. Prof. of Business Administration

K.M.G. College of Arts & Science, Gudiyattam



**K.M.G. COLLEGE OF ARTS & SCIENCE
GUDIYATTAM**




Principal
Islamiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

CONTENTS

S. No	Title & Author Name	Page No
1	TECHNICAL SKILLS REQUIREMENT FOR MODERN MANAGEMENT Dr. M. Senthilraj, Principal, K.M.G. College of Arts and Science, Gudiyattam Dr. R. Manikandan, Head & Asst. Prof. of Business Administration, K.M.G. College of Arts and Science, Gudiyattam	1-4
2	A STUDY ON CUSTOMER SATISFACTION IN E-BANKING M. Elakkiya, Research Scholar in Commerce, Periyar University Dr. Mary J Priyadharisini, Asst. Prof of Commerce, Unique College of Arts & Science, Karapattu.	5-7
3	A STUDY ON EMPLOYEES SAFETY AND HEALTH HAZARDS OF LEATHER COMPANY WITH REFERENCE TO C.M.HUSSAIN MUBARAK & CO Prof. D. Mahalakshmi, Asst. Prof. of Commerce, Islamiah Women's Arts & Science College Dr. K. A. Maria John Joseph, Research Supervisor, Head & Associate Prof. of Commerce, Sacred Heart College (A), Tirupattur	8-12
4	A STUDY ON MODERN TECHNOLOGY AS A SERVICE Mrs. V. Priyanka, Research Scholar, DKM College for Women, Vellore. Dr. A. Sudarvizhi, Head & Asst. Prof. of Commerce, DKM College for Women, Vellore.	13-16
5	IMPACT OF ARTIFICIAL INTELLIGENCE IN MODERN MANAGEMENT Sharmi U , II BBA, KMG College of Arts and Science , Gudiyatham, Vellore.	17-22
6	BENEFITS AND ADVANTAGES OF ORGANIZATIONAL COMMITMENT Dr. M. Senthilraj, Principal, K.M.G. College of Arts and Science, Gudiyattam B. Vasanthi, Research Scholar & Asst. Prof. of Commerce, MKJC for Women, Vaniyambadi	23-25
7	DIGITAL FASHION: A CREATION OF MODERN TECHNOLOGY M. Mahalakshmi, Research Scholar-Commerce, DKM College for Women, Vellore. Dr. G. Bhavani, Asst. Prof. & Research Supervisor of Commerce, DKM College for Women, Vellore.	26-29
8	IMPACT OF ARTIFICIAL INTELLIGENCE IN MODERN MANGEMENT Jothika R, III BBA, K.M.G. College of Arts and Science, Gudiyattam	30-32
9	A STUDY ON MODERN TECHNOLOGY IN EDUCATION Dr. P. Anandi, Asst. Prof. of Commerce, MKJC for Women, Vaniyambadi	33-34
10	IMPACT OF ARTIFICIAL INTELLIGENCE ON MODERN MANAGEMENT Gayathri. P, Research Scholar-Commerce, K.M.G. College of Arts and Science, Gudiyattam Dr. Saravanan. D, Asst. Prof. & Research Supervisor of Commerce, K.M.G. College of Arts and Science, Gudiyattam.	35-38
11	IMPACT OF MODERN TECHNOLOGY ON MANAGEMENT Santhosh, III- B.COM, K.M.G. College of Arts and Science, Gudiyattam	39-42
12	A STUDY ON CONTEMPORARY TECHNOLOGY AND ITS APPLICATION IN VARIOUS SECTORS Balakrishna. A, Asst. Prof. of Commerce, Sri Bhagawan Mahaveer Jain First Grade College - K G F Meghashree D G, M. Com, Sri Bhagawan Mahaveer Jain First Grade College - K G F	43-45
13	INDIAN MANAGEMENT SYSTEM V/S JAPANESE MANAGEMENT SYSTEM K. Lakshmi Priya, III BBA, K.M.G. College of Arts and Science, Gudiyattam	46-48
14	A STUDY ON CONSUMER PREFERENCE TOWARDS ORGANIC SKIN CARE PRODUCTS IN TIRUPATTUR DISTRICT M. Geetha, Research Scholar & Asst. Prof. of Commerce, MKJ College for Women, Vaniyambadi Dr. M. Senthilraj, Principal & Research Supervisor, K.M.G. College of Arts and Science, Gudiyattam	49-54

**A STUDY ON EMPLOYEES SAFETY AND HEALTH HAZARDS OF LEATHER COMPANY
WITH REFERENCE TO C.M.HUSSAIN MUBARAK & CO**

D.MAHALAKSHMI

*Assistant Professor, Department of Commerce
Islamiah Women's Arts and Science College,
Vaniyambadi.*

Dr. K.A. Maria John Joseph,

*Research Supervisor, Associate Professor & Head
Sacred Heart College (Autonomous), Tirupattur*

ABSTRACT

The main objectives of this research paper are to acquire knowledge of health and safety of employees in organizations. This research Measure the existing safety standards health hazards of the organization, Determine the effectiveness of safety and health among the organization. Determine the safety process among the employees. Analyze the employees' health hazards in workplace. It is necessary to take into consideration the aspects health and safety of the employees.

Keywords: Employees safety, health, hazards , work place.

INTRODUCTION

Today's business environment is characterized by fast, dramatic and unexpected changes. Therefore, the employees not only have to performers in the traditional sense, but also adopt the environment by means of safety and health at workplace. The employees' safety and health activities are necessary for improving their working conditions and their economics and living standards. Labour health, safety is the important measures of promoting the efficiency of employees. The various health and safety measures provided by the employer will have immediate impact on the health, physical mental efficiency and job satisfaction. The leadership is where also understanding and helping employees is a must also means having an interest in generalizing the state of health among employees, and this is reflected in their high quality of life. Health and safety procedures at work are important for the well-being of both employers and employees. It is highly essential for employers to take the necessary steps to protect employees of today's corporate community. Government recognizes that safety and health of workers has a positive impact on productivity and economic and social development. Prevention is an integral part of economic activities as highly safety and health standard at work is as important as good business performance for new as well as existing industries .India has an enormous population with more than 40 million in the working population. The health needs of these populations also differ according to the industry of work.

OBJECTIVES OF THE STUDY

- 1) To measure the existing safety standards health hazards of the organization.
- 2) To determine the effectiveness of safety and health among the organization.
- 3) To determine the safety process among the employees.
- 4) To analyze the employees health hazards in workplace.

STATEMENT OF THE PROBLEM:

Human resources are the most important asset of any organization out of all the factors of production like land, capital, fixed assets, etc. Human factor is the only living factor which activities the other positive factors of production. In today's highly competitive world, the achievement of organizational goals rests completely in the hands of the people working in the organization. A company may have most sophisticated machinery, equipment and technology, but in the absence of human elements, these resources cannot be utilized. A competitive organization must have highly skilled and knowledgeable workers and that is why the need for proper management of human resources arises. Hence, the present study was undertaken to know the health and safety measures adopted and provided to the employees in C.M.Hussain Mubarak & Co.



Principal

Islamiah Women's Arts and Science College

Vaniyambadi - 635 752.

IMPORTANCE OF THE STUDY

Managing health and safety at work is a matter of the following facts:

- Developing health and safety policies by conducting risk assessments which identify hazards and assess the risk attached to them.
- Carry out health and safety audits and inspection.
- Implementing industrial health programmes.
- Managing stress.
- Preventing accidents.
- Measuring health and safety performance.

SCOPE OF THE STUDY

The achievement of the highest standards of health and safety in the work place is important because the elimination or at least minimization of health and safety hazards and risks is the moral as well as the legal responsibility of employers. Therefore, proper attention to health and safety of the employees is important as illness and injuries cause suffering and loss to individuals and their dependents and it damages the organization's reputation. Hence, the present study was undertaken to analyze the health and safety measures provided to the employees in C.M.Hussain Mubarak & Co.

LIMITATIONS OF THE STUDY

- 1) The study was purely based on the opinion of the employees which might be biased.
- 2) The study was conducted for a limited period of 10 days.
- 3) Due to lack of time, the sample was restricted to 50.
- 4) The company is working on shift basis system, so all shift working employees did not take part in the sample.
- 5) The study is geographically restricted to C.M.Hussain Mubarak & Co.

LOGASAKTHI. K and RAJAGOPAL. K (2013)¹ in their study on "Employee Health, Safety and Welfare Measures of Industry in the view of Salem region", labour health, safety and welfare are the measures of promoting the efficiency of labour. The various welfare measures provided by the employer will have immediate impact on the health, physical and mental efficiency alertness, morale and overall efficiency of the worker and thereby contributing to the higher productivity. Some of the facilities and services which fall within the preview of labour welfare include adequate canteen facilities, accommodation arrangements, and recreational facilities, medical facilities transportation facilities for traveling from & to the place of work. The study highlighted the welfare measures taken in the industry, the employees' satisfaction level, and to identify the overall quality of work life of the employees. The management provided all the health safety and welfares to the employees that helped to produce better performance in the work and working environment

PRABAKAR S. (2013)² in his study on "Employees Satisfaction & Welfare Measures- A case study with special reference to Don Bosco College of Arts & Science, Sogathur, Dharmapuri", every individual has certain needs and motives which he/she wants to fulfill. Any job which fulfills their needs and motives give him satisfaction. There are some situational factors responsible for job satisfaction. The important causes of job satisfaction are wage incentive systems, the work environment, length of working hours, behaviour of the supervisor, security, scope for promotion, recognition of merit and health and safety measures. Besides proper evaluation of work, impartial behavior and social relationship with co-workers etc. are also contributory factors. The term welfare proposes many ideas, meanings and connotations, such as the state of well-being, health, safety, happiness, prosperity and the development of human resources. As a total concept of welfare, it is a desirable state of existence involving physical, mental, moral and emotional well-being. The social concept of welfare implies the welfare of man, his family, and his community. Welfare is called a relative concept, for it is related to time and space. Changes in it have an impact on the system of welfare as well. Welfare is also a positive concept. In order to establish a minimum level of welfare, it demands certain

minimum acceptable conditions of existence, biologically and socially which are relevant health and safety of the employees. The study concludes that labour welfare measures certain points have been identified that some employees are satisfied and some are not satisfied with the present welfare measures.

EMPLOYEE HEALTH & SAFETY

- Health is a state of physical, mental and social well being of an individual. It is not concerned only with absence of diseases.
- The W.H.O has defined health as "a state of complete physical, mental and social well-being and not merely the absence of disease or infirmity."
- Safety refers to freedom from the occurrence or risk of injury and loss. Employee safety is primarily the responsibility of the management. It refers to the protection of workers from the danger of industrial or occupational accidents.
- "Health and safety means safe working practices, following guidelines, regulations and procedures, fire safety, and the maintenance of a safe working environment."
- As defined by the World Health Organization (WHO) "occupational health deals with all aspects of health and safety in the workplace and has a strong focus on primary prevention of hazards."
- Occupational health is a multidisciplinary field of healthcare concerned with enabling an individual to undertake their occupation, in the way that causes least harm to their health.

DATA ANALYSIS AND INTERPRETATION

• RESEARCH METHODOLOGY:

Research Methodology is the systematic way to solve research problem. It may be understood as a science of studying how research is done scientifically.

• RESEARCH DESIGN:

Research design is the specification of the method and procedure for acquiring the information needed. The research design followed for this research study is "Analytical method".

• SAMPLE DESIGN:

Sample element: Employees of C.M.Hussain Mubarak & Co.

Sample size : 50 Respondents

Types of study : Analytical study

Sample media : Questionnaire

Sample method : Convenience Sampling

Sample tools : Percentage Analysis

RESULT AND DISCUSSION

- ❖ A Majority of 100% of the respondents were male.
- ❖ A Majority of 56% of the respondents were between the age group of 30-40 years.
- ❖ A Majority of 34% of the respondents education was graduate.
- ❖ A Majority of 54% of the respondents work duration were between 7-10 hours.
- ❖ A Majority of 50% of the respondents monthly income were between Rs.15000-30000.
- ❖ A Majority of 50% of the respondents experience were between 5-10 years.
- ❖ A Majority of 36% of the respondents designation was machine operator.
- ❖ A Majority of 40% of the respondents department was manufacturing department.
- ❖ A Majority of 58% of the respondents accept that they have health and safety programme.
- ❖ A Majority of 58% of the respondents accept that they have first aid kit on site.
- ❖ A Majority of 64% of the respondents accept that they have first aid officer.
- ❖ A Majority of 68% of the respondents accept that they were aware of the hazards in workplace.
- ❖ A Majority of 56% of the respondents believe that the workplace is safe.
- ❖ A Majority of 62% of the respondents believe that emergency doors on the premises opened at all times during the work hours.

Principal

Istambiah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.

- ❖ A Majority of 62% of the respondents believe that windows and ventilation are adequate.
- ❖ A Majority of 68% of the respondents accept that they interact with chemicals and other hazardous substances.
- ❖ A Majority of 56% of the respondents accept that fire extinguishers are properly located.
- ❖ A Majority of 62% of the respondents accept that they provide training about safe and healthy work practices.
- ❖ A Majority of 48% of the respondents believe they face chemical hazards on the job.
- ❖ A Majority of 56% of the respondents believe immediate life saving procedure is first aid.
- ❖ A Majority of 40% of the respondents believe by wearing safety equipment is the first step of avoiding accident in work place.
- ❖ A Majority of 90% of the respondents accept red colour indicates the prohibition sign and danger alarm.
- ❖ A Majority of 56% of the respondents accept all of these is the purpose of first aid.
- ❖ A Majority of 88% of the respondents accept always drinking water facility available inside the work place.
- ❖ A Majority of 100% of the respondents accept medical personnel readily available for advice and consultation on work related health issues.
- ❖ A Majority of 94% of the respondents accept that employees have knowledge during emergency situations.
- ❖ A Majority of 42% of the respondents believe concentrate on your work is the personal safety.
- ❖ A Majority of 96% of the respondents agree that company provide medical facility to the workers.
- ❖ A Majority of 64% of the respondents believe noise is mechanical occupational hazards.
- ❖ A Majority of 34% of the respondents believe insufficient preparation and none of these is the example of a personal factor that can lead to an accident.
- ❖ A Majority of 52% of the respondents believe by putting proper barriers at the edge of the work floor can prevent falling hazards at the edge of a work floor.
- ❖ A Majority of 30% of the respondents believe keep the workplace tidy and keep passage clear is the best safety rule.
- ❖ A Majority of 54% of the respondents believe all of these is the primary purpose of employee's safety programme.

SUGGESTION

This study reviewed the employees' safety and health hazards in leather company. In this research the consequences of the safety and health hazards has focused especially on the safety training, health measures of individual employees. The company has to recruit more female employees. Company provide more awareness to the employees about the hazards in the work place and make believe to the employees that there work place is safe. Company make sure that emergency doors on your premises opened at all time. The exits should be easily accessible and kept clear from obstruction for easy escape in case of emergency. Provide windows and better ventilations facility to employees. Company ensure that the fire extinguishers properly locate on your workplace. Provide training programs about safe and healthy work practices and train employees well. Company must provide health and safety training to their employees from time to time. Employees must be trained in first aid as well to create a safe work environment. Reward employees for safe behaviour rewards are an easy way to encourage workplace safety. Giving out of small rewards to employees who follow safety policies keep them engaged, which can make a big difference in reducing workplace injuries. Use labels and signs labels signs are a cheap and effective way to communicate important information. These tools are good reminders and warnings for even the most experienced worker. Keep things clean a messy workplace can lead to unnecessary accidents. Conduct regular inspections to check for potential dangers such as tangled cord, messy floors, and disorganised tools. Make sure employees have the right tools and have regular equipment inspections. Encourage stretch break it is an easy way to improve workplace ergonomics and employee health. Taking even five minutes to stretch can ease tension and reducing injuries. Use machine and tools correctly hence the company should provide how to use the tools at right way and give proper precautions all the time. Have regular meetings on workplace safety to

review safety rules and discuss prevention keep workplace safety. It is responsibility of company to protect your employees and provide a safe workplace. Apart from improving workplace safety, employers must also cover the employees under a medical insurance policy. In case of a medical emergency, they can avail the best treatment without worrying about exorbitant hospital bills. Company should keep records of all first aid treatment, inspections, incident investigations, and training activities. This information can help to identify trends in unsafe conditions or work procedures. Company make prioritize mental, psychological, and physical health of employees. Company should provide guidance to new employees experienced team members should always offer guidance to newer employees, Educating them organization's safety cultures. Company should provide personal protective equipment like gloves, safety glasses, earplugs, hard hats, and steel-toe boots. Company should provide proper drinking water facility, rest room facility and encourage proper hygiene.

CONCLUSION

This survey was intended to assist the organization in identifying the key work place issue on health and safety as perceived by employees, in order to develop the safety and health strategies to address and improve the quality of working conditions for leather company employees. The result of the study indicates that the organizations concentrated towards development of safety and health measures in the workplace, these are mostly associated with employees' well-being. Therefore it is important for employers to establish well working conditions that promote a positive consequence on safety and health among the employees. A healthy employee will be more safety conscious, regular to work, productive and become more efficient in his work. Health and safety are important as it protects the wellbeing of employees and makes good business sense. Workplaces which neglect health safety risk prosecution, may lose staff, and may increase costs and reduce profitability. Therefore, the healthy worker becomes more confident, always happy and cheerful. Hence, he becomes a great asset for an organization. The study revealed that the health and safety facilities provided by the C.M. Hussain Mubarak & Co are mostly utilized by all the employees and are also satisfied.

REFERENCE

1. **Logasakthi. K and Rajagopal. K (2013)**, "A Study On Employee Health, Safety And Welfare Measures of Chemical Industry in the View Of Salem Region", International Journal of Research in Business Management (IJRBM) Vol. 1, Issue 1, June 2013, 1-10 , Impact Journals.
2. **Prabakar S. (2013)**, "Employees Satisfaction & Welfare Measures- A Case Study With Special Reference to Don Bosco College Of Arts & Science, Sogathur, Dharmapuri", Asia Pacific Journal of Research , October 2013, Volume: III, Special Issue: X

BIBLIOGRAPHY

- 1) S. Mohan, R. Elangovan, "HRM" Regal publication, Newdelhi , 2011.
- 2) Dr. Shoeb Ahmad, "HRM" Discovery publishing house PVD.Ltd, tilak was an, Newdelhi , 2015.
- 3) Sultan Chand and Sons, "HRM" Dr. C.B. Gupta, Newdelhi, 2015.
- 4) Priyanka Goel, "HRM" Atlantic, Newdelhi, 2019.

REFERENCE WEBSITE

- WWW.Google.Com
- WWW.innspub.Com
- WWW.academicjournals.Org
- WWW.allbusiness.Com
- WWW.Starjournal.Org




Principal

Islamiah Women's Arts and Science College

Vaniyambadi - 635 752.

MMET 2K23

International Conference



9 788195 240272



A handwritten signature in green ink, appearing to be "Umm".

Principal

**Islamiyah Women's Arts and Science College
Vaniyambadi - 635 752.**